بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجود حق اللہ ھل تری الدیار فی دیر الشھود

نغمہ توحید

بدرگاہ

ربِ محمد حمید

حمد باری تعالیٰ

مرتبہ

صوفی محمد عبد الغفار ظفر صابری رضوی

مکتبہ رضویہ ۱۱۱ - اچنت گڑھ انجمن شیڈ لاہور

نام کتاب ———————— نغمۂ توحید
موضوع ———————— حمد و مناجات
مرتبہ ———————— محمد عبد الغفار ظفر صابری

تعداد ———————— ایک ہزار
طباعت ———————— آفسیٹ
مطبع ———————— اشرفی آفسیٹ پریس
فیصل آباد

تاریخ طباعت ———————— ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ
قیمت ———————— ۱۸ روپے

مکتبہ حبیب ۵۶/۴۷ علامہ اقبال کالونی سمندری روڈ فیصل آباد

مکتبہ اشرفیہ: مدینہ مارکیٹ، مریدکے (شیخوپورہ)

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

حق اللہ حق حق

بنام

بنامِ اُو کہ اُو نامے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

اللہ حق ہے

ھدیہ

عارف باللہ قطبِ وقت قلندرِ زماں
شہسوارِ میدانِ حقیقت "حضرت ڈاکٹر
حکیم صوفی حبیب الرحمٰن صاحب برق
قادری چشتی سہروردی نقشبندی، اویسی
صابری نظامی قدوسی، قدس سرہ العزیز
لدھیانوی" کی بارگاہ میں والدین کریمین
کی وساطت سے ہدیہ عقیدت پیش
کرتا ہوں!

ظفر صابری

حق حق حق اللہ

بفیضان

امام المتکلمین، زینتِ بزمِ عارفین، رونقِ
محفلِ سالکین۔ رہبرِ راہِ یقین، نورِ دیدۂ
سراج الحق والدین، پاسبانِ دینِ مصطفےٰ
نائبِ غوث الوریٰ۔ حاصلِ باغِ رضا

محدثِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا ابوالفضل

محمد سردار احمد صاحب قادری

چشتی، سہروردی، نقشبندی،
صابری، سراجی، رضوی قدس سرہ العزیز

بانی

دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد

ظفر صابری

حق اللہ حق

تشکر

برادر عزیز مولانا محمد عبد الحکیم صاحب شرف قادری

مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری

ہیڈ ماسٹر عبد الستار صاحب شاد گکھڑ والا

اور شاعر اہلسنت جناب صائم چشتی صاحب

کا ممنون ہوں

جنہوں نے :-

نغمۂ توحید

کی ترتیب و تدوین

میں میرے ساتھ تعاون فرمایا

دعا ہے کہ

ربِّ محمد بجاہ محمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انہیں دارین میں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے

آمین ثم آمین

ببرکتہ جمیع الاولیاء والکاملین۔

غلام رسول

ضیاء بزدار

حق اللہ

عرضِ مؤلف

بلا عرض و غرض

خود تمہیں شورید گی رستہ دکھاتی جائے گی
تم وہاں تک آ تو جاؤ ہم جہاں تک آ گئے

سگِ گدائے متکبر

نظر منا

جل شانہٗ
اللہ
حق ہے تنہا

تقریظ

استاذ العلماء فخر المدرسین شارح بخاری حضرت علامہ مولانا **غلام رسول صاحب**

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد، صدر جماعت اہل سنت پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین!

اما بعد!

میں نے منظومہ نعت توحید، حمدِ باری تعالیٰ، مناجات اور نعتِ رسالت کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا۔ علامہ ظفر القادری والصابری نے جانفشانی سے مقتدر اعاظم شعراء کے کلام جمع کر کے عظیم خدمت انجام دی ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے ورد سے دنیا و آخرت میں ہر مشکل آسان ہو جائے۔ اشعار کی جاذبیت غیر متشکک ہونے کے ساتھ ساتھ مفرح الارواح ہے اور ان میں روح کی غذائیت بھرپور ہے۔ مستدعی ہوں کہ مولا کریم سید الانبیاء، امام المرسلین کے صدقہ سے اسے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

العبد غلام رسول غفرلہ
خادم الحدیث جامعہ رضویہ
فیصل آباد

اللہ

حق حق

جناب سید مسرور الحسن صاحب مسرور بدایونی

مسلمان کے ایمان کی نشانی خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا پورا یقین ہے یقین ہی وہ نعمت ہے جو عزم کو مستحکم بناتا ہے جب خدا اور اس کے رسول پر یقین مستحکم ہو تو مسلمان مسلمان کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

اب اس یقین کو پرکھنے کی ہمارے پاس کونسی کسوٹی ہے جس سے ہم اندازہ لگائیں کہ فلاں شخص کا ایمان مستحکم اور عزم پختہ ہے اس کیلئے ہمیں الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ مسلمان جس کے لبوں سے الفاظ نکل رہے ہیں یہ اس کے ایمان کے کہاں تک ساتھی ہیں الفاظ ادا کرنے کیلئے دو ہی ذریعے ہیں۔ ایک نظم اور ایک نثر جو تقریر کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے نثر کی بہ نسبت نظم کا اظہار زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ اس میں صرف دو مصرعوں میں ایک پوری تقریر ایک پوری کتاب ایک پورا مضمون پیش کر دیا جاتا ہے، لہٰذا اکابرین اہل سنت وجماعت نے دونوں طریقے انجام دیئے، جن کو تقریر و تحریر آتی تھی اس نے تقریر و تحریر سے یقین کو مستحکم خود بنایا اور دوسروں کو اس کی تلقین کی' ان میں بہت سے اکابرین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے جذبات کو پیش کرنے کیلئے نظم کا راستہ اختیار کیا اور ایسے ایسے مضامین اپنے اشعار میں پیش کئے جو وحدانیت اور رسالت کے کافی وسیع و عریض مضمون کو دو چار اشعار میں پیش کر دیا۔ بلکہ بعض نے تو صرف دو مصرعوں میں ہی ایسی بات قاری تک پہونچا دی، کہ پڑھنے والا حیران ہو گیا، کہ اگر اس شعر پر غور کیا جائے تو پوری ایک کتاب بن سکتی ہے،

میں یہ نہیں کہتا کہ نثر اور تقریر میں کوئی وزن نہیں ہوتا وہ بھی اپنی جگہ پر بڑی فائدہ مند اور جذبات کو عوام تک پہونچانے میں پورا پورا حق ادا کرتی ہیں۔

نثر یا تقریر لوگوں کی زبان زد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک طویل مضمون اپنی آغوش میں سمیٹے ہوتی ہیں، اس کے برعکس نظم کے اشعار بہت جلد لوگوں کو حفظ ہو جاتے ہیں اور لوگ پھر ان اشعار سے

حمد یہ نعتیہ شکل میں حضور رب العالمین یا رحمۃ للعالمین اپنی گزارش آنکھیں بند کر کے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

حمد نعت مناجات نظم کی ایسی صنف ہے کہ اس میں براہ راست خدا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ ہوتا ہے۔ اس لیئے اس کے لکھنے میں بھی بڑی احتیاط کرنی پڑتی ہے اور اس طرح حمد و نعت کو ہر شخص نہیں اپنا سکتا، اس لیئے کہ ان کو لکھتے وقت بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے مثلاً اگر حمد لکھی جا رہی ہے تو خداوند قدوس کی بڑائی اسکی وحدانیت کا پورا پورا خیال رکھنا پڑے گا، یا مثلاً نعت لکھنے کیلیئے قلم اٹھایا گیا تو اب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اس حد تک کہ حضور خداوند قدوس کے پیارے محبوب ہیں، اس کے نیک بندے ہیں اور ان کا حکم ہم لوگوں کی فلاح و بہبود کیلیئے ہے، کہ اگر ہم اس کو مانیں گے تو نیکی کی طرف جائیں گے اور اگر نہیں مانیں گے تو برائی کیطرف ہمارا رخ ہو گا، لہذا نعت لکھتے وقت اس بات کو لازمی مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر دنیا کی دوسری تمام ہستیوں سے افضل ہے لیکن خدائے پاک سے افضل نہیں۔

اس کے بعد مناجات آجاتی ہے جو اکثر اپنے دلوں کا حال اپنے لئے فلاح و بہبود اور نیکی مانگی جاتی ہے جو پیش تو خدا کے سامنے کی جاتی ہے مگر اس میں وسیلہ انبیاء علیہم السلام، پیغمبرانِ عظام اولیائے کرام بزرگانِ دین کا ہوتا ہے، لہذا اس میں یہ ملحوظ رکھنا پڑتا ہے کہ مناجات لکھنے والا اپنی حد سے تو تجاوز نہیں کر رہا ہے۔

مناجات لکھتے وقت ہمیں، حاجت، وسیلہ سب سے پہلے اپنے سامنے لکھنا پڑتا ہے، مثلاً حضرت مخدوم علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک فارسی مناجات کا مطلع ہے۔

خدایا بجز تو الٰہے ندارم　　بجز ذات پاکت پناہے ندارم

اسی صورت سے چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، نظامیہ، علیٰ ھذا القیاس یہ تمام سلسلے اور بھی ہیں جن کا ایک شجرہ ہوتا ہے جس میں بزرگانِ دین کے واسطے سے اپنے اور دنیا کے

لئے اچھائی مانگی جاتی ہے ۔

اس قسم کی کچھ مناجاتیں کچھ شجرۂ مبارکہ مولنا عبدالغفار ظفر صابری صاحب جاروب کش دربارِ محدث اعظم پاکستان مولائی آقائی سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اوراق پارینہ سے حاصل کر کے ایک جگہ جمع کئے ہیں اور اس کتاب کا نام انہوں نے نغمہ توحید رکھا ہے اس میں کچھ حمد و مناجات اور کچھ شجرہ مبارکہ ہیں ۔

مولنا مذکور کی یہ بہت بڑی ہمت ہے کہ انہوں نے مختلف شعرائے اکرام کے ان مبارک اور اثر پیدا کرنیوالے شجرہ مبارکہ اور حمد باری تعالیٰ کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے ۔

اس پر آشوب دور میں جبکہ ہر چیز پر مہنگائی کے بادل منڈلا رہے ہیں ۔ ایک کتاب کا چھاپنا بڑی اہم ذمہ داری ہے مگر مولنا ظفر کی ہمت ہے کہ وہ برابر بڑھے جا رہے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس میں استقامت عطا فرمائے ۔ آمین !

یہ ایک نیک قدم ہے جو مولنا نے اپنے مستحکم یقین کے ساتھ آگے بڑھایا ہے ۔ اب مجھ جیسے بے بضاعت انسان سے اس پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی میں ان مناجاتوں شجروں اور نعتوں پر جو بڑے بڑے اساتذہ کی ہیں ۔ کہنہ مشقی کے ساتھ ساتھ وہ تمام حضرات دردِ دل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے ، وہ جس وقت اس طرف قلم اٹھاتے تو ان کے ذہن میں مضامین غیب سے آتے تھے ۔ اب ان غیب سے آئے ہوئے مضامین پر مسرور بدایونی جیسی کم علم کم ورہستی کیا تحریر کرے سوائے اس کے کہ ان بزرگوں کو خراجِ عقیدت ان الفاظ میں پیش کرے کہ اللہ رب العزت ان تمام بزرگوں کو جنہوں نے تیرے ، تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے اولیائے اکرام اور تیرے نیک بندوں کے وسیلے سے جو کچھ مانگا ہے عنایت فرمائے آمین ثم آمین ! حضرت صوفی عبدالغفار صاحب ظفر کو چونکہ خود بھی شاعری سے بے تحاشہ اُنس ہے ۔ انہوں نے خود بھی شجرہ مبارکہ تحریر فرمایا ہے ۔

صوفی صاحب کی شاعری دینی ہے اور تصوف سے بھری ہوتی ہے ۔ میں نے

ان کے اکثر اشعار سنے ہیں، ان کا کلام سننے کے بعد دل میں ایک سرور ایک روحانیت پیدا ہوتی ہے اکثر اتنا سوز و گداز ہوتا ہے کہ رقت طاری ہو جاتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم واقعی احکم الحاکمین کے حضور کھڑے ہیں اور اپنے بزرگوں کے توسل سے اسے اپنی التجا سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکے اس شوق کو دن دونا رات چوگنا کرے، اور وہ اس سے بڑھکر دینی خدمت انجام دیں، وہ اپنے وہ اپنے شجرے میں اپنے مرشد کا اس طرح واسطہ دیتے ہیں۔

نورِ عرفاں یا خدا اپنے کرم سے کر عطا
پیر کامل سرِّ حق محبوبِ خدا کے واسطے

آخر میں میں صوفی صاحب کا بیحد ممنون ہوں کہ انھوں نے مجھے ایک نیک کام میں اپنے ساتھ شامل کیا ورنہ، من آنم کہ من دانم

سرور بہرائچی
۷-۱۱-۸۱ء

حق اللہ ہو

حرفِ آگہی

جناب عبدالستار صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر ڈائنی مڈل پرائمری سکول اسلام نگر فیصل آباد روڈ چک نمبر ۹۹ ج ب گٹ والا

برسوں پہلے کی بات ہے کہ میں ایک دیہاتی سکول میں پڑھتا تھا ان دنوں علامہ اقبال کا بہت شہرہ تھا: "بانگِ درا" میرے ہاتھ لگی تو میں نے بصد اشتیاق چند اشعار نظم و غزل سے یاد کر لیے۔ ان اشعار میں مشہور مطلع بھی تھا۔

ے تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں' (اقبالؒ)

یہ اس شعر کا کمال ہے یا میرے حافظے کی خوبی میں کچھ نہیں کہہ سکتا بہرحال یہ شعر مجھے آج تک یاد ہے۔ میں اسے مدتوں تک پڑھتا رہا سر دھنتا رہا! جہاں تک اس شعر کے مفاہیم کا تعلق ہے مجھے برسوں تک ان سے کچھ زیادہ آگہی نہ تھی۔ بس اتنا پتہ تھا کہ یہ شعر علامہ اقبالؒ کی تخلیق ہے اور عشق و محبت کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔

لڑکپن گیا، جوانی آئی، یہ شعر وردِ زبان رہا۔ پھر جوانی بھی مہمان عزیز کی طرح رخصت ہوئی اور داغِ مفارقت دے گئی۔ بڑھاپا آیا اس طویل عرصے میں ہزار ہا اشعار نظر سے گذرے خود بھی شعر کہنے کا شوق ہوا۔ شعر کہے۔ مشاعروں میں گئے۔ اساتذہ کی زبانی ان کا کلام سنا۔ اس شعر کا جادو ملاحظہ ہو علامہ کا یہ شعر جوں کا توں دماغ میں محفوظ رہا۔ ممکن ہے تحریک زمانہ کے ساتھ اس شعر کی وسعتوں میں اضافہ ہوا ہو۔ مگر میں نے اس پہلو پر کبھی غور نہیں کیا۔

میں جب کبھی اس شعر کو خلوت و جلوت میں پڑھتا جھوم جاتا۔ دل کو کیف و سرور محسوس ہوتا کبھی شعر کا پھول نگہِ تصور میں مہکتا تو مشامِ جاں کو معطر کر جاتا۔ اب جبکہ عمر چھپن برس ہو گئی ہے اور موت ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے علامہ کا یہ شعر سراپا تشریح بن کر انسانی روپ میں میری نظروں کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔ میں ریاضِ حفظ کا صلہ تصور کروں یا اسے اپنی خوش نصیبی جانوں۔ بہرحال یہ ایک بھرپور حقیقت ہے۔ اسے حسنِ اتفاق بھی کہا جا سکتا ہے۔ میری ملاقات مولانا عبد الغفار ظفر صابری سے ہوئی جنہوں نے اپنی فکری اور عملی توانائیوں کو ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوبِ ربّ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے چمنستان مدحت کی کلیاں چننے کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ یعنی شعرائے عرب و عجم اور نغز گویانِ ہند و پاک نے حسنِ عقیدت کے جو پھول بارگاہِ اقدس میں بطور نذرانہ پیش کئے حضرت مولانا عبد الغفار ظفر صابری نے انکی ترتیب و تدوین کی سعادت اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ نعت کی لگن ہو تو حمد و مناقب اور مناجات وغیرہ سے پہلو تہی کرنا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ گلدستے میں اس بہار کے پھول بھی نہایت سلیقے سے ترتیب پا گئے ہیں۔ غرض حضرت مولانا کے ہاتھ میں کشکولِ گدائی ہے۔ کو بکو، قریہ بہ قریہ چمن بہ چمن، شہر شہر ان کا پھیرا ہے۔ جہاں سے کوئی انمول ہیرا موتی جس مول ہاتھ لگتا ہے۔ نذرِ کشکول کرتے ہیں۔ ان میں کئی پکھراج ہیں کئی جواہر پارے کئی نیلم ہیں، کئی الماس۔ جوئی، چنبیلی اور گلاب کے پھول عجب بہار دکھا رہے ہیں۔

حضرت مولانا کا یہ بیش قیمت سرمایۂ حیات اس نادر روزگار تالیف کی صورت میں منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ میں اسے معراجِ عشق کہتا ہوں یہ وہ تحفہ ہے جو حضرت علامہ کی امنگ تھی۔ خدا کی بے نیازی، یہ خواہش مولانا کا مقدر بن گئی۔ رہی سادگی اور چاہت کی بات میں اسے مولانا کے شوقِ تجسس اور مزاج سے تعبیر کرتا ہوں آپ نے کیسے عظیم کام کو کیسی ذمہ داری اور کس سادگی سے نبھایا ہے۔

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

مجھے اُمید ہے کہ قارئین کرام اِس کشکول حمد و ثنا و مناقب سے اپنے ذوق کے مطابق فیوض و برکات کے ہیرے موتی اور گلاب چن پائیں گے اور انتخاب مطالعہ کے لئے اس تالیف پر اپنی پسندیدگی کی چھاپ ثبت فرمائیں گے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

عبد الستار نثار

گٹ والا چک نمبر ۱۹۹ ر ب

فیصل آباد

۸۰-۲-۱۹

حق اللہ
حق ہے تنہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

دُعا مانگنے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان قدیم ہے۔ انسان قدیم الایام سے دعا مانگتا چلا آرہا ہے۔ مصائب و شدائد پر قابو پانے اور عظیم مقاصد کو پورا کرنے کی خاطر انسان نے ہمیشہ دعا کا سہارا لیا ہے۔ ازمنہ مظلمہ کا وحشی ہو یا عصر حاضر کا مہذب دعا کی افادیت میں کسی کو مجال دم زدن نہیں۔

فطرت انسانی اور دُعا۔ دُعا مانگنا فطرت انسانی کا تقاضہ ہے۔ چنانچہ جب ہم مبتلائے آلام ہوتے ہیں اور مصیبتیں ہمیں چاروں طرف سے آگھیرتی ہیں تو ہمارے ہاتھ دُعا کیلئے بے اختیار اٹھ جاتے ہیں اور انسان اپنے جبلی ادراک کے تحت ایک برتر ہستی کے سامنے اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے۔ اس برتر جان فطرت نے ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے "اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ" جب انسان کو کوئی نقصان پہنچے تو اپنے پالنے والے کو پکارتا ہے اور صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

کیا دُعا بے فائدہ عمل ہے:۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دُعا کا کوئی اثر نہیں یہ بے فائدہ اور عبث فعل ہے اگر اس کا اثر ہوتا تو ہم محسوس کرتے۔ یہ نظریہ بوجوہ باطل ہے ز، سائنس اپنے محدود ذرائع کی وجہ سے بھی اگر دعا کی صحیح حقیقت کا ادراک کرنے سے قاصر ہے تو اس کے رد کرنے کیلئے اس کے پاس کونسے یقینی دلائل ہیں۔

(۱۵) تجربہ شاہد ہے کہ دُعا سے کمزوروں نے مصائب میں ہمیشہ آسودگی اور راحت حاصل ہے اور اسی کے ساتھ قعرِ مذلّت سے نکل کر بامِ عروج تک جا پہنچے دُعا کا سب سے بڑھکر اثر یہ ہے کہ اس سے اطمینانِ قلب کی نعمت خود بخود حاصل ہو جاتی ہے۔ دل انقباض کے بعد ایک قسم کی طمانیت، کشادگی اور رنج والم کے بعد فرحت و انبساط محسوس کرتا ہے۔

(۱۶) اگر یہ بے فائدہ عمل ہوتی تو انسان اسے بار بار مانگنے کی ضرورت محسوس نہ کرتا۔

اربابِ بصیرت اور دُعا:۔ دُعا کے متعلق ہمیشہ اربابِ بصیرت کی یہی رائے رہی ہے کہ یہ ایک مفید عمل ہے، فلاسفہ اور منصف مزاج علمائے سائنس کے نزدیک دُعا بڑا اچھا فعل ہے۔ یونانی فلسفی بڑے شدومد سے دُعا مانگا کرتے تھے۔ یونان کے عظیم فلسفی سقراط کا دعا پر کامل ایمان تھا اور اسی پر اس نے داعیٔ اجل کو لبیک کہی۔

حکمائے اسلام کو جس قدر دُعا سے انس تھا وہ محتاجِ بیان نہیں۔ ابوالقاسم، ابنِ سینا جابر بن حیان، غزالی اور امام رازی سب توفیق الٰہی کی طلب سے اپنے آپکو بے نیاز نہیں سمجھتے تھے۔

مذہب میں دُعا کی اہمیّت:۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے خصوصاً اسلام کے پیش کردہ پاکیزہ تصوّر میں دُعا کی بندے اور خدا کے درمیان بالمشافہہ عرض و معروض کرنے کا نام ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح دُعا پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ادعونی استجب لکم۔ مجھے پکارو میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا فرما کر ہر فرد کو دعا مانگنے کی دعوت دی ہے۔

نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دُعا کی اہمیّت

دعا سے متعلق اسلام میں جو شرائط بیان کی جاتی ہیں وہ استجابت دعا میں ممد ضرور ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ انکے بغیر دُعا قبول ہی نہ ہو اللہ تعالیٰ مجیب الدعوات ہے۔ وہ ہر شخص کی دُعا سنتا ہے۔ نیک کی بھی گنہگار کی بھی خواہ وہ بلند آواز سے پکارے یا آہستہ۔ استجابتِ دعا پر یقین رکھنے والا کبھی یاس کے سامنے سپر انداز

نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۲۴/۸۳ اپنے نفسوں پر زیادتی کرنے والو! میرے بندو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۲۰/۲۷ میں ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ پریشان حال کی پکار کون سنتا ہے اور کون مصیبت دور کرتا ہے ۲/۲۲ میں ہے" اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ پکار نے والے کی پکار کو میں سنتا ہوں جس وقت وہ پکارتا ہے پس انہیں چاہیئے کہ وہ پکار کا جواب دیں، اور فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اے محبوب جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ میں بالکل قریب ہوں اور ۲۴/۳ میں فرمایا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھے پکارو میں تمہاری قبول کرونگا اور ارشاد فرمایا وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو

دعا اور عبادت کا تعلق: فخر انبیاء علیہم السلام نے فرمایا اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دعا مغز عبادت ہے اور فرمایا اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ دعا ہی عبادت ہے۔

مومنوں کا ہتھیار: حضور علیہ السلام نے فرمایا اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ دعا مومنوں کا ہتھیار ہے۔

رد قضا کا نسخہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں لوٹاتی۔

رحمت کے دروازے کھولنے کا نسخہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ " تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا جائے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے خیرات اور نیکیوں کے دروازے بھی کھل گئے اور ایک

روایت میں ہے۔ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھل گئے۔

سب سے بزرگ فعل: حضور علیہ السلام نے فرمایا لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ اِذَا دَعَوْتَنِیْ" خدا کے نزدیک دعا کرنے سے زیادہ کوئی چیز معظم نہیں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ میں تیرے گمان کے پاس ہوں اور جب تو مجھ سے دعا کرے تو میں تیرے ساتھ ہوں۔

ہر آفت کیلئے مفید نسخہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ " اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ" دعا نازل شدہ آفت کیلئے بھی نافع ہے اور اس بلا میں بھی جو اتری نہ ہو تو اے اللہ کے بندو دعا کو مضبوط پکڑو۔

اللہ کو حیا آتی ہے: حضور علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا" تمہارا رب حیا والا کرم والا ہے اس سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

کرم بین و لطف خداوندگار
گنہ بندہ کردست او شرمسار

مصیبت کے وقت دعا کی قبولیت مقصود ہو تو کیا کرے

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ" جو چاہتا ہے کہ مصیبتوں کے وقت اللہ اس کی دعا قبول کرے تو وہ آرام کے زمانہ میں دعائیں زیادہ مانگا کرے۔

اللہ کا محبوب: حضور علیہ السلام نے فرمایا" سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ

نے دُعا کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکو عطا فرمائے گا۔ تین باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی یا جلد اسکی دُعا قبول ہو جائیگی یا اسکی دُعا کا ثواب آخرت میں اسکو ملے گا یا دُعا کی وجہ سے اسکی مصیبت و پریشانی دور فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی پھر تو ہم سب دُعا مانگیں؛ فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

معلوم ہوا کہ دُعا ہر مسلمان کی قبول ہوتی ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ دُنیا ہی میں اسکا نتیجہ اور ثمرہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ نہیں تو پھر آخرت میں اللہ تعالیٰ دُعا کا ثواب عطا فرماتا ہے یا پھر اس دُعا کے نتیجہ میں دعا کرنیوالے بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں کو اللہ تعالیٰ دور فرماتا ہے اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے رحیم و کریم رب سے دعا خوب کرنی چاہیئے۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت میں خود خدا مؤمن کو اپنے سامنے بلا کر کھڑا کرے گا اور اس سے کہے گا۔ اے میرے بندے میں نے تجھے دُعا کرنے کا حکم دیا تھا اور تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دُعا قبول کرونگا کیا تو مجھ سے دُعا مانگا کرتا تھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں اے میرے پروردگار، ارشاد ہوگا کہ تو نے مجھ سے کوئی ایسی دُعا نہ کی ہوگی جو میں نے قبول نہ کرلی ہو دیکھ؛ فلاں فلاں دن جب تو کسی غم میں مُبتلا ہو گیا تھا۔ اس کے دُور کرنے میں تُو نے مجھ سے دُعا مانگی تھی تو میں نے تیرا غم دور کر دیا تھا، وہ عرض کرے گا ہاں۔ اے میرے پروردگار، ارشاد ہوگا ہم نے تیری مراد جلدی پُوری کر کے دُنیا ہی میں تجھے دے دی تھی اور فلاں دن تو نے کسی غم دور کرنیکی دُعا کی تھی اور تیرا غم دور نہ ہوا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں اے پروردگار ارشاد ہوگا کہ فلاں فلاں چیزیں تیرے لئے اسکے عوض ہم نے ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کوئی ایسی دُعا نہیں چھوڑتا جو بندہ نے اس سے مانگی ہو اور قبول نہ ہوئی ہو مگر یا تو دُنیا میں جلدی کر کے اسے دُنیا ہی میں پُورا کر دیتا ہے یا اس کے عوض آخرت میں ذخیرہ کر رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسے مقام پر قیامت میں ایماندار کہے گا کاش کوئی دُعا میری دنیا میں قبول نہ ہوتی۔

دعا کے آداب: اگرچہ اللہ تعالیٰ مجیب الدعوات ہے مگر آداب دعا کو ترک کرنے سے دعا اتنی قبولیت کے قریب نہیں ہوتی جتنی کہ آداب کو ملحوظ رکھنے سے ہوتی ہے۔

ادب اول: گناہ قطع رحمی ظلم اور حرام خوری سے بچے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ان لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

ادب دوم: اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے مال کیلئے بد دعا نہ کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ" اپنی جانوں پر نہ اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنے مالوں پر بد دعا کرو ایسا نہ ہو کہ اتفاقاً وہ ایسی گھڑی ہو جس میں مانگا جائے وہ ملے گا اور تمہاری یہ دعا قبول ہو جائے۔

ادب سوم: دعا میں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے جائیں سہل بن سعید سے روایت ہے "كَانَ يَجْعَلُ اَصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْا" کہ حضور علیہ السلام دعا کے وقت اپنی انگلیاں کندھوں کے برابر کرتے تھے اور حضرت انس سے روایت ہے "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ" کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ آپکی بغل شریف کی سفیدی نظر آتی تھی۔

ادب چہارم: دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِى الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ" جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو بغیر منہ پر پھیرے ہاتھ نہ گراتے۔

ادب پنجم :۔ دعا کی ابتداء اپنے نفس سے کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَاَءَ بِنَفْسِهٖ" جب کسی کا ذکر کرکے اُسے دعا دے تو اپنی ذات سے شروع کرے۔

ادب ششم :۔ دعا میں اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرے کیونکہ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا" اے میرے بھائی ہمیں بھی دعا میں یاد رکھنا ہمیں مجبول نہ جانا۔

ادب ہفتم :۔ دعا میں یہ نہ کہے اگر تو چاہے تو بخش دے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا مُکْرِهَ لَهٗ" کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے الہٰی تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ عزم سے دعا مانگے کیونکہ رب تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اُسے کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔

ادب ہشتم ۔ دعا اس عزم سے مانگے کہ قبول ہوگی کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعْظِمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ" جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے لیکن عزم کرے اور خوب رغبت ظاہر کرے کیونکہ رب تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں جو چاہے دیدے حضور علیہ السلام نے فرمایا اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ۔

ادب نہم : دعا میں جلد بازی سے کام نہ لے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ" بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے جبتک جلدی

بازی سے کام نہ لے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا شئے ہے تو ارشاد فرمایا۔ يَقُوْلُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَهٗ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ "یہ کہے کہ میں نے دعا مانگی مگر مجھے امید نہیں کہ قبول ہو لہٰذا اس پر دل تنگ ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔

ادب دہم:۔ یہ کہ بزرگ وقتوں میں دعا کرنیکی کوشش کرے مثلاً عرفہ کا دن رمضان المبارک، جمعہ، صبح کا وقت، رات کا درمیان۔

ادب یازدہم:۔ یہ کہ بزرگ حالات کو نگاہ میں رکھے جیسے غازیوں کے جنگ کرنیکا وقت اور باراں اور نماز فریضہ کا وقت۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اذان اور تکبیر کے درمیان روزہ دار ہونے کی حالت میں سحری و افطاری کے وقت اور اس وقت جب دل بہت رقیق ہو اس واسطے کہ دل کی رقت نزول رحمت کی دلیل ہے۔

ادب دوازدہم:۔ دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے۔

ادب سیزدہم:۔ دعا خشوع و خضوع اور حضور قلب سے کرے اور دعا کی تکرار کرے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو دل غافل ہو اسکی دعا نہیں سنی جاتی۔

ادب چہاردہم:۔ یہ کہ دعا کرنے سے پہلے تسبیح اور درود شریف پڑھے اس لئے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی دعا سے پہلے درود شریف پڑھے گا اسکی دعا مقبول ہوگی نیز حق سبحانہ، بڑا کریم ہے ایسا بھی نہیں کہ دو دعاؤں میں سے ایک قبول کرے اور دوسری کو رد کر دے۔ یعنی درود شریف قبول فرمائے اور مقصد نہ بر لائے۔

ادب پانزدہم۔ یہ کہ دعا سے پہلے توبہ کرے گناہوں سے قدم باہر رکھے دل کو بالکل خدا کے حوالے کر دے۔ اس واسطے کہ اصل دعاؤں کے رد ہونیکا سبب دل کی غفلت اور گناہوں کی ظلمت ہوتی ہے۔

ادبِ شش دہم:۔ یہ کہ قطع رحمی یا کسی کی ہلاکت اور بربادی کی دُعا نہ کرے کیا معلوم یہ شخص آئندہ چل کر اس کا دوست بن جائے اور بد دعا کرنیوالے کو طرح طرح کے فائدے پہنچائے تو اس دُعا کا قبول نہ ہونا اس کے حق میں مفید ہوگا۔

ادبِ ہفت دہم:۔ یہ کہ حرام سے بچے صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ جو سفر میں ہے اور پراگندہ بال اور آشفتہ حال ہے اور آسمان کی طرف دُعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے (یعنی قبولیت دعا کے اسباب مجتمع ہیں) لیکن حالت یہ ہے کہ کھانا بھی اس کا حرام ہے اور پینا بھی حرام کا اور لباس بھی حرام کا اور غذا بھی حرام کی پھر کہاں دعا قبول ہو۔

الحاصل یہ موانع نہ ہوتے تو دُعا ضرور قبول ہوتی کسی شیّٔ کے وجود کے لئے فقط اسباب کا مجتمع ہو جانا کافی نہیں بلکہ موانع کا ازالہ بھی ضروری ہے۔

پیشِ نظر کتاب:۔ نغمۂ توحید کے پہلے حصّہ میں مولنا محمد عبد الغفار ظفر صابری مدظلہ العالی نے بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جانے والے منظوم کلمات حمد و ثناء اور مناجات و دُعا جمع کئے ہوں۔

دوسرے حصّہ میں "نغمۂ رسالت" چند منتخب نعتیں ہیں اور تیسرے حصّہ "نغمۂ ولایت" میں بزرگانِ دین کی شان میں مناقب ہیں۔ بلاشبہ مولنا کی یہ کوشش قابلِ قدر ہے۔

اہلِ دل اس کتاب کے مطالعہ سے کیف و سرور حاصل کریں گے مولائے کریم جلّ مجدہ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

۲۷ صفر المظفر ۱۳۹۹ھ
۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء

احقر العباد علی احمد سندیلوی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

حق اللہ خوشی

اَلْحَمْدُ لِمَنْ هُوَ فِي الْكُلِّ وَالْكُلُّ فِيهِ

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى وَحْدَتِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

صدق اللہ مولانا العظیم

حق اللہ حق تعالیٰ

قَد کُنتَ یَا سَیِّدِی بِالقَلبِ مَعرُوفًا
وَلَم تَزَل سَیِّدِی بِالحَقِّ مَوصُوفًا

وَکُنتَ اِذ لَیسَ نُورٌ یُستَضَاءُ بِہٖ
وَلَا ظَلَامٌ عَلَی الاٰفَاقِ مَعکُوفًا

فَرَبُّنَا بِخِلَافِ الخَلقِ کُلِّھِم
وَکُلُّ مَا کَانَ فِی الاَوھَامِ مَعرُوفًا

وَمَن یُّرِدہُ عَلَی التَّشبِیہِ مُمتَثِلًا
یَرجِعُ اَخَا حَصَرٍ بِالعَجزِ مَکنُوفًا

وَفِي الْمَعَارِجِ تَلْقٰى مَوْجَ قُدْرَتِهٖ
مَوْجًا يُّعَارِضُ صَرْفَ الرِّيْحِ مَكْفُوْفًا

فَاتْرُكْ اَخَا جَدَلٍ بِالدِّيْنِ مُشْتَبِهًا
قَدْ بَاشَرَ الشَّكُّ مِنْهُ الرَّاْيُ مَؤُوْفًا

وَاَصْحَبْ اَخَا مِقَةٍ حُبًّا لِسَيِّدِهٖ
وَبِالْكَرَامَاتِ مِنْ مَّوْلَاهُ مَحْفُوْفًا

اَمْسٰى دَلِيْلُ الْهُدٰى فِي الْاَرْضِ مُنْتَشِرًا
وَفِي السَّمَآءِ جَمِيْلُ الْحَالِ مَعْرُوْفًا

جل جلالہ
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

امام المشارق والمغارب
مظہر العجائب والغرائب
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

قوْلِ اللّٰہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

حق اللہ حق ھو

بحریست وجودِ جاوداں موج زناں، زاں بحر ندیدہ غیر موج اہلِ جہاں،
از باطنِ بحر موج بیں گشتہ عیاں، بر ظاہر بحر و بحر در موج نہاں

بنگر بجہاں سرِّ الٰہی پنہاں چوں آبِ حیات در سیاہی پنہاں
پیدا آمد ز بحر ماہی انبوہ شد بحر درانبوہی ماہی پنہاں

چوں حق بتفاصیلِ شیون مشہود شد ایں عالم پر سود و زیاں
گر باز روند عالم و عالمیاں بار دیگر اجمال حق آیند نہاں،

بر شکلِ بتاں رہزنِ عشاق حق است لا بلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است
چیزے کہ بود ز روئے تقلیدِ جہاں واللہ کہ ہماں زوجہِ اطلاق حق است

منصورِ حلاج آں نہنگِ دریا کز پنبہ تن دانۂ جاں کرد جدا
روزیکہ انا الحق بزباں مے آورد منصور کجا بود خدا بود خدا

اے آئینہ حسنِ تو در صورتِ زیب گرداب ہزار کشتی صبر و شکیب
ہر آئینہ کہ غیرِ حسنِ تو بود خواند خردش سراب صحرائے فریب

از ما ہمہ عجز و نیستی مطلوب است ہستی و توالعش زما منکوب است

این اوست پدید گشتہ در صورتِ ما این قدرت و فعل از بما منسوب است

بجل جلالہ

قطب الاولیا حضرت خواجہ ابو سعید مخزومی
(حضرت غوث الاعظم جیلانی کے پیرو مرشد)
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

جلّ جلالہٗ اللہ

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آں کہ ایماں داد مُشتِ خاک را

آنکہ در آدم دمید اُو رُوح را
داد از طوفاں نجات اَو نُوح را

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را
تا سزائے داد قومِ عاد را

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد
با خلیلش نار را گلزار کرد

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر
کرد قومِ لُوط را زیر و زبر

سُوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
پشۂ کارش کفایت ساختہ

آنکہ اعدا را بدریا درکشید
ناقہ را از سنگ خارا برکشید

چوں عنایت قادرِ قیُّوم کرد
دَر کفِ داؤد آہن موم کرد

با سلیماں داد ملک و سروری
شد مطیع خاتمش دیو و پری

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند
عالمے را در دَمے وِیراں کند

ہست سُلطانی مسلّم مر او را
نیست کس را زہرۂ چُون و چرا

طرفۃ العینے جہاں برہم زند
کس نمے آرد کہ آنجا دم زند

آنکہ با مُرغِ ہوا ماہی دَہد
بندگاں را دولت و شاہی دہد

بے پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

مُردۂ صد سالہ را حی مے کند
ایں بجز حق دیگرے کے میکند

صانع کز طین سلاطین میکند
نجم را رجمِ شیاطین میکند

از زمینِ خشک رویاندہ گیاہ
آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

ہیچ دَر ملکِ او انبازے نے
قول او را لحنے نے آوازے نے

(حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ پند نامہ)

حق اللہ حق

اے لال در ثنائے صفاتت زبانِ ما
وے در صفاتِ وحدتِ تو عقل نارسا

عاجز بود زبان ہمہ از ثنائے تو
آں کیست کہ بخورِ دِ تو گوید ثنا ترا

بے چون و بے چگونہ و بے مثل آمدی
در کنہ ذات تو نرسد عقل انبیار

موجود از وجودِ تو باشد ہر آنچہ ہست
فانی شوند جملہ و باشد ترا بقا

ہرگز نباشد آنکہ نباشی تو لحظۂ
ایں طرفہ تر بود کہ نہانی ز دیدہ ہا

گر تو جمالِ خویش نمائی بہ ہیچکس
از خوبی و لطافت خود میرسد ترا

در ز انکہ رُخ ز پردہ نمائی بہ بندگاں
دانم کہ ہیچ کم نشود از تو اے خُدا

سرگشتہ ایم ذرّہ صفت در ہوائے تو
شاید کہ کارِ ما رسد از تو بہ مدّعا

سرگشتگانِ بادیۂ عشق خویش را
ہم خود دلیل باش کہ ہستی تو رہنما

از بحرِ خویش قطرۂ بر قطبِ دیں فشاں
تو بادشاہِ حُسنی و او بندہ گدا

جل جلالہ

قطب الاقطاب شہید محبت
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

نورِ اللہ حقّ

مالک الملک لاشریک لہ　　وحدہٗ لا اِلٰہ اِلّا ھُو

عاشقاں جان و دل نثار کنند　　بر درِ لا اِلٰہ اِلّا ھُو

صوفیاں گر بہشت می طلبند　　ذکرِ شاں لا اِلٰہ اِلّا ھُو

باغبانِ قدیم لم یزلی　　صفتش لا اِلٰہ اِلّا ھُو

طوقِ لعنت فگند بر ابلیس　　جبر تنش لا اِلٰہ اِلّا ھُو

مومناں را نعیم شد روزے　　برکتش لا اِلٰہ اِلّا ھُو

خوش درختے است درمیانِ دو جہاں　　میوہ اش لا اِلٰہ اِلّا ھُو

شمس تبریز اگر خدا طلبی　　خوش بخواں لا اِلٰہ اِلّا ھُو

جل جلالہ　　حضرت شمس تبریزی قدس سرہ

اللہ

حق حق حق

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں ! — عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں
زمہرش سینہا جولانگہِ برق — دلِ ہر ذرّہ در جوشِ اَنَا الشَّرق
بیادش شورِ بلبل رنگ بستہ — مکدر انہا بزخمِ گل شکستہ
دلِ مستانِ عشق خود مقامش — شکستِ رنگہا مہتابِ بامش
بہرکس فیضِ مہرش یک نظر دید — زخاکش چشمۂ خورشید
برائے مستئ دیوانہ او — بود چشمِ بتاں میخانہ او
نسیمِ بوستانش آہِ سرد است — گلِ گلزارِ عشقش رنگِ زرد است
خرد در فکرِ او مجنون و مدہوش — جبیں از سجدہ اش لیلے در آغوش
لشوقِ او سرشکِ جوشِ الفت — بچشمِ اہلِ دل دریائے رحمت
زکنہش ماندہ حیراں عقل و فرہنگ — بیاباں در بیاباں آہوئے لنگ
براہش درک و دانش کام عاجز — رسیدن در نجستیں کام عاجز
خراباتے زجامش مست و مدہوش — مناجاتے زنامش سر بسر جوش

روائی گر ہوس داری بجا جات
مناجاتے مناجاتے مناجات

جلّ جلالہٗ

(از "نیرنگِ عشق" ـ حضرت غنیمت کنجاہی قدس سرہٗ)

حق اللہ حقا

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات
جز روئے تو نیست در جہاں آبحیات
ازجان و جہان و ہر چہ در عالم ہست
مقصود توئی و بر محمد صلوات

بتخانہ و کعبہ خانۂ بندگی است
ناقوس زدن ترانۂ بندگی است
محراب و کلیسای و تسبیح و صلیب
حقا کہ ہمہ نشانۂ بندگی است

ساقی مے ناز عارض پرخوئے تست
چشمت نرسد کہ چشمہا در پے تست
سرچشمۂ فیض جز لب لعل تو نیست
صد خضر و مسیح جرعہ نوش مے تست

در میکدۂ عشق اجل اسم منست
رندی و پرستیدن مے قسم منست
من جان جہانم اندریں دیر مغاں
ایں صورت کون جملگی جسم منست

ساقی عذر از غم تو ام آہ کہ نیست
صبرم ز رخت حق است آگاہ کہ نیست
مقصود منی و جز تو کس در دل من
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

میرے دل کے حال کا محرم اے میرے رب تو ۔ اندر تو ہے باہر تو ہے دیکھوں جس ڈھب تو
تو ہی نانا تو ہی بابا، سب کچھ ہے اب تو ۔ شاہ حسین کہے بچارا میں ناہیں رب تو

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حق جانِ جہان است و جہاں جملہ بدن
واصناف ملائکہ حواس ایں تن
افلاک عناصر و موالید اعضا
توحید ہمیں است دگرہا ہمہ فن

بت گفت بہ بت پرست کائے عابدِ ما
دانی زچہ روئے گشتۂ ساجدِ ما
برما بہ جمالِ تجلّی کرد است
آں کس کہ ز تست ناظر و شاہدِ ما

جل جلالہ ۔ حضرت عمر خیام قدس سرہ

حق اللہ حق حق

اے متاعِ درد، در بازارِ جاں انداختہ
گوہرِ ہر سود در جیبِ زیاں انداختہ

نورِ حیرت در شبِ اندیشۂ اوصافِ تو
بس ہمایوں مرغِ عقل از آشیاں انداختہ

اے بطبعِ کون از بہرِ برہانِ حدوث
طرحِ رنگ آمیزی از فصلِ خزاں انداختہ

طعمۂ عشقِ ترا از مغزِ جاں آوردہ ام
آں ہما تا سایہ بر ایں استخواں انداختہ

زیں خجالت چوں بروں آیم کہ دل در موجِ خوں
نوعروسانِ غمت را موکشاں انداختہ

فیض را نازم کہ ہر کس بابراہت ماندہ است
دل بدست آوردہ جاں را از میاں انداختہ

صیدِ دل را بہر آگاہی ز صیادِ ازل
در کمندِ طرۂ عنبر فشاں انداختہ

کردہ از عرفاں لباسِ عجز را دامن دراز
کوتہی در جیبِ عقلِ نکتہ داں انداختہ

شرع گوید منع لب کن عشق گوید نعرہ زن
کاتبے توہم در راہِ عشق خود عناں انداختہ

دولت وصلت کہ دریا بد کہ باآں محرمے
جوہرِ اوّل عَلَم بر آستاں انداختہ

غیرت حُسنِ ترا نازم کہ در بزم وصال
جامِ آب زندگی از دست جاں انداختہ

من کہ با شمع عقلِ کُل را ناوکِ انداز ادب
مرغِ اوصافِ تو از اوج بیاں انداختہ

در ثنایت چوں کشایم لب کہ برقِ نا کسے
منطقم را آتش اندر خان و ماں انداختہ

مستِ ذوقِ عرفیم کز نغمۂ توحید تو
لذتِ آوازہ در کام جہاں انداختہ

جل جلالہ

حضرت عرفی قدس سرہ
(از قصائد عرفی)

اللہ

حق عشق حق

خطبۂ قدس ست بہ ملک قدیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

زانکہ چو حکمت تو قفل راز
نیست مگر ایں رقم جاں نواز

آں کہ زجان زندہ برآرد نفس
فاتحۂ حمد خدائے ست وبس

حرف الٰہی چو برآرد علم
زہرۂ قلم را کہ نہ گردد رقم

عقل ازیں گنج ندارد کلید
وہم بریں پایہ نیارد رسید

حرف کمالش ز خط کبریا
مہر زدہ بر دہن انبیا

سکۂ حکمتش ز تغیر بروں
عرصۂ ملکش ز تصور بروں

زاں نمطے کامد از نقش کس
غایت آں نقش ہماں ست وبس

معرفت آموز شناسندگان
معصیت آمرز ہراسندگاں

مونس اندیشۂ بیچارگاں
خانہ برانداز ستم کارگاں

عقدہ کشائے دل ہر غمکشے
شاد کن سینۂ ہر ناخوشے

تا ہمہ لبہا بود آنجا بہ بند
او لمن الملک برآرد بلند

جل جلالہ

ملک الشعراء بلبل بوستان محبوب الٰہی
حضرت امیر خسرو قدس سرہما

(از مطلع الانوار)

حمدِ اللہ
حق نما

یا ازلی الظہور یا ابدی الخفا
نورک فوق النظر حمدک فوق الثنا

نورِ تو بینش گداز حسنِ تو دانش گسل
فکرِ تو اندیشہ گاہ کُنہِ تو حیرت فزا

دانش و بینش ہمہ کردہ رہا در رہت
چشمِ ارسطو نظر عقلِ فلاطون ذکا

ملّتِ علم ترا ہست بفتوائے قدس
خونِ تفکر ہدر جانِ تعقّلِ ہبا

بر درت اندیشہ را شحنۂ عبرت زند
لطمۂ حیرت بروئے سیلئے جہل از قفا

شاہدِ عرفانِ تست از ہمہ کس بے نیاز
گو ہمہ دلہا بسوز گو ہمہ جانہا برا

در رہِ ادراکِ تو ماندہ معطّل زکار
جملہ عقول و نفوس جملہ حواس و قوا

فرقۂ اشراقیاں در غمت آشفتہ سر
زمرۂ مشائیاں در رہت افکار پا

منزلِ قدسِ ترا یکطرف از شاه راه
قافلۂ کیف و کم محملِ این و متی

حرفِ یقینِ تو نیست در ورقِ قیل و قال
بصرِ محقق کدام مخبرِ مشکک کجا

فانیِ مطلق شدن در تو کمالِ بقاست
غیرِ بقا در بقا نیست فنا در فناست

هم ز سوادِ بصر هم ز سویدائے دل
زد خطِ بطلاں بکش بر رقمِ ماسوا

از خطِ کثرت گذر نقطۂ وحدت ببیں
آرد آرے ز خطِ نقطہ بود منتہا

نیست درون و بروں بے تو اگر بنگر
هم تو ظہور و بطون هم تو خلاء و ملا

بر درِ ابداعِ تو لرزه زناں گام زن
کارکنانِ قدر، کارکنانِ قضا

سطرِ بقا را توئی اول و آخر ولے
اولِ بے ابتدا و آخرِ بے انتہا

نفسِ کل از عقلِ کل، طبعِ کل از نفسِ کل
از پئے ایجاد کرد قدرتِ تو اقتضا

جل جلالہٗ

از دیوانِ شاعرِ دربارِ اکبری
فیضی فیاضی رح

ہر سُو کہ دویدم ہمہ روئے تو دیدم
ہر جا کہ رسیدیم سرِ مُوئے تو دیدیم
ہر قبلہ کہ بگزید بہرِ عبادت
ما قبلۂ دل خمِ ابروئے تو دیدیم

اے آنکہ عدم شکل وجود از تو پذیرد
غیر از تو نیاید بہ نظر ہیچ وجودے
گر ساقئ وحدت درِ میخانہ کشودے
در دہر یکے عاقل و ہشیار نبودے

سبحان اللہ زفرطِ بے تمثالی
ذاتش بود از شناس و دانش عالی
یک قطرہ ز فیضِ او نیابم محروم
یک ذرّہ ز نورِ او نہ بینم خالی

مائیم و دلے براہِ وحدت پویاں
یک لمعہ ز خورشیدِ سعادت جویاں
رو پنبہ ز گوش کش کہ ہر ذرّہ بود
اللہ اللہ اللہ اکبر گویاں

ہر دم سخن از روئے تصور گویم
گہ قطرہ و گاہ بحر و گہ بر گویم
یک نورِ حقیقت است تاباں کہ منش
گہ مہر گہ آفتاب و گہ خور گویم

باید برہِ عشق تگا پو کردن
پیوستہ بخورشیدِ ازل رُو کردن
زیں ساں کہ بود ظہورِ حق ہمہ سُو
کفر است رُخِ نیاز یک سُو کردن

ہر قطرہ کہ در محیطِ امید بود
دریائے قدح کشانِ جاوید بود
ہر ذرّہ کہ ریگِ بیاباں نخری
آئینہ رو نمائے خورشید بود

فیضی فیاضی

وصالِ ممکن و واجب بہم چیست
حدیثِ قرب و بُعد و بیش و کم چیست،
مجو مطلق دریں دیرِ مکافات
کہ مطلق نیست جز نور السمٰوٰت،

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

حق ربنا

تجلیہائے وحدت بیشمار است　　نظر واجب بصنع کردگار است
بہ بیں زاہد جمالِ لم یزل را　　کہ گرد آں خط و خال عذار است

تجلی در مقاماتِ محبت

نگار اندر نگار اندر نگار است

ندم غرقاب حیرت کاندراں بحر　　زگوہر ہا کہ ایں آب دار است
میانِ عاشقاں سردار گشتی　　زحق گوئی سرِ تو گو بدار است

جمالِ گل کہ در گل آں جمال است
بروحِ قدسیٔ من آشکار است

سرم دارد خیالِ جلوۂ ھُو　　دلم روحانیاں را راز دار است
ہمیں است اے شرف بسم اللہ عشق　　کہ دِل چوں مرغِ بسمل بیقرار است

شرف کم گوئی اسرارِ الٰہی
دریں دوراں کہ چوں اغیار یار است

جل جلالہٗ　　حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہٗ

عشقِ اللہ

منم محوِ جمالِ او نمی دانم کجا رفتم
شُدم غرقِ وصالِ او نمی دانم کجا رفتم

غلامِ روئے اُو بودم اسیرِ موئے اُو بودم
غبارِ کوئے اُو بودم نمی دانم کجا رفتم

بآں مہ آشنا گشتم زجان و دل فدا گشتم
فنا گشتم فنا گشتم نمی دانم کجا رفتم

شدم چوں مبتلائے اُو نہادم سر بپائے او
شُدم محوِ لقائے او نمی دانم کجا رفتم

قلندر بو علی ہستم بنامِ دوست سرمستم
دل اندر عشقِ او بستم نمی دانم کجا رفتم

جل اللہ   حضرت شرف الدین بُو علی قلندر قدس سرہ العزیز

ھو اللّٰہ حق حق

آستیں بر رُخ کشیدی ہمچو مکّار آمدی
با خودی خود در تماشا سوئے بازار آمدی

شورِ منصور از کجا و دارِ منصور از کجا
خود زدی بانگ "انا الحق" خود سرِ دار آمدی

در بہاراں گل شدی در صحنِ گلزار آمدی
بعد ازاں بلبل شدی با نالہ و زار آمدی

خویشتن را جلوہ کردی اندر ایں آئینہ ہا
آئینہ اسمش نہادی خود باظہار آمدی

گفت قدوسیؔ فقیر در فنا و در بقا
خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

جلّ جلالہٗ — قطبِ عالم حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز

اللّٰہ
حق حق جل شانہٗ

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست — ثنایش جوہر تیغِ زبانہاست
زباں در کام از نامِ او بیافت — نم از سرچشمۂ انعام او یافت
تعالی اللہ زہے قیوم دانا — توانائی دہِ ہر ناتوانا
فلک را انجمن افروز ز انجم — زمیں را زیب انجم دہ بمردم
قصب بافِ عروسانِ بہاری — قبا آموز سروِ جویباری
بلندی بخش ہر ہمت بلندی — بہ پستی افگن ہر خود پسندی
گناہ آمرز رندانِ قدح خوار — بطاعت گیر پیرانِ ریاکار
انیسِ خلوتِ شب زندہ داراں — رفیقِ روز در محنت گذاراں
ز بحرِ لطفِ او ابرِ بہاری — کند خار و سمن را آبیاری
وجودش آں فروزاں آفتاب است — کہ ذرّہ ذرّہ ازوے نوریاب است
گر از خورشید مہ دارد بہاں روئے — فتد در عرصۂ نابود شاں گوئے
بما زاں منتِ ہستی نہ آمد — کہ ہست و نیست را ہستی دہ آمد
منزہ ذاتش از چونی و چندی — منزہ تر ز پستی و بلندی
خرد در ذاتِ او آشفتہ رائے — طلب در راہِ او بیدست و پائے
اگر ننہد ز لطفِ خود قدم پیش — شود زو دوریِ ما دمبدم بیش
ملک سر ماندہ از نادانیِ خویش — فلک حیراں ز سر گردانیِ خویش
ز بود خود فراموشی گزینیم — پس از زانوئے خاموشی نشینیم

جَلّ جلالہٗ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی (از یوسف زلیخا)

حمد اللہ

بنامِ جهاندارِ جان آفرین — حکیمِ سخن بر زبان آفرین
خداوند بخشندهٔ دستگیر — کریمِ خطابخش و پوزش پذیر
عزیزی که از درگهش سر بتافت — بهر در که شد هیچ عزت نیافت
سرِ پادشاهانِ گردن فراز — بدرگاهِ او بر زمینِ نیاز
نه گردن کشان را بگیرد بفور — نه عذر آوران را براند بجور
وگر خشم گیرد بکردارِ زشت — چو باز آمدی ماجرا در نوشت
دو کونش یکی قطره در بحرِ علم — گنه بیند و پرده پوشد بحلم
ادیمِ زمین سفرهٔ عامِ اوست — چه دشمن برین خوانِ یغما چه دوست
گلستان کند آتشی بر خلیل — گروهی بر آتش برد ز آبِ نیل
وگر در دهد یک صلای کرم — عزازیل گوید نصیبی برم
فرو ماندگان را برحمت قریب — تضرع کنان را بدعوت مجیب
بر احوالِ نابوده علمش بصیر — باسرارِ ناگفته لطفش خبیر
قدیمی نکوکارِ نیکی پسند — بکلکِ قضا در رحم نقش بند
دهد نطفه را صورتی چون پری — که کردست بر آب صورتگری
نهد لعل و فیروزه در صلبِ سنگ — گلِ لعل در شاخِ فیروزه رنگ
نه بر اوجِ ذاتش پرد مرغِ وهم — نه در ذیلِ وصفش رسد دستِ فهم
درین ورطه کشتی فروشد هزار — که پیدا نشد تخته بر کنار
محیط است علمِ ملک بر بسیط — قیاسِ تو بروی نگردد محیط

نہ ادراک در کنہِ ذاتش رسد — نہ فکرت بغور صفاتش رسد
کہ خاصاں دریں فرس رانده اند — بلا احصیٰ از تگ فرو مانده اند
وگر سالکے محرم راز گشت — بہ بندند بروے در باز گشت
کسے را دریں بزم ساغر دہند — کہ داروے بیہوشیش در دہند
تامّل در آئینۂ دِل کنی — صفائی بتدریج حاصل کنی
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا — تواں رفت جز بر پئے مصطفیٰ

جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قدوۃ الابرار مہر سپہر اعجاز طرازی
حضرت شیخ سعدی شیرازی
قدس سرہ

در چشم عارف از ازل فرقے نباشد تا ابد
اول در آخر خوانده ام آخر در اول دیده ام
(فیضی فیاضی)

عشق حق تعالیٰ

خوشا دردیکہ درمانش تو باشی
خوشا راہے کہ پایانش تو باشی
خوشا چشمے کہ رخسارے تو بیند
خدا جانے کہ جانانش تو باشی
ہمہ خوبی و عشرت باشد اے دوست
درآں خانہ کہ مہمانش تو باشی
مپرس از کفر و ایماں اے عراقی
کہ ہم کفر و ہم ایمانش تو باشی۔

جل جلالہٗ

حضرت عراقی سہروردی قدس سرہ العزیز

چیست توحید خدا آموختن　　خویشتن را پیش واحد سوختن
ہستیت در ہست آں ہستی نواز　　ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

حضرت رومی قدس سرہ العزیز

حمد اللہ حق تعالیٰ

خدایا جہاں بادشاہی تراست
زما خدمت آید خدائی تراست

پناہِ بلندی و پستی توئی
ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

ہمہ آفریدی ز بالا و پست
توئی آفرینندہ ہر چہ ہست

خرد را تو روشن بصر کردۂ
چراغِ ہدایت تو بر کردۂ

توئی کافریدی زیک قطرہ آب
گہرہائے روشن تر از آفتاب

جہاں آفریدی زمین و زماں
ہماں گردشِ انجم و آسماں

نمود آفرینش تو بودی خدا
نباشد ہمہ ہم تو باشد بجائے

کواکب تو بربستی افلاک را
بمردم تو آراستی خاک را

ہمہ زیر دستیم و فرماں پذیر
توئی یاوری دہ توئی دستگیر

چو برداری از رہگذر دُود را
خورد پشّہ مغزِ نمرود را

چو در لشکرِ دشمن آری رحیل
بمرغاں کشی پیل و اصحابِ پیل

مرا در غبار چنیں تیرہ خاک
تو دادی دلِ روشن و جانِ پاک

گر ایں خاک را داد گنہ تافتی
بہ آمرزشِ تو کہ رہ یافتی

گناہ من ار نامدی در شمار
ترا نام کے بودے آمرزگار

چو اول شب آہنگ خواب آورم
بہ تسبیح نامت شتاب آورم

من آں میکنم کاں مرا خواندۂ
تو آں کن کہ خود را بداں خواندۂ

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

جل جلالہ

حضرت نظامی گنجوی قدس سرہ (از سکندر نامہ)

حق اللہ عز شانہ

سازی نمودہ در ہمہ اعیاں عیاں
کز غایتِ ظہور نہاں است در نہاں

از نام از نشان کہ تواند نشاں دہد
گویا ہزار نام و نشاں است بے نشاں

پیش از ظہور بود و ما کان شی معہ
بعد از ظہور ہست علی ما علیہ کان

کونِ و مکاں بہ پرتوِ حسنِ جمال اوست
دیں طرفہ تر نگر کہ نہ کون است نے مکاں

نزدیک عارفانِ محقق محقق است
کو عین عالم است ولیکن ورائے آں

گہ روی پوش ہمچو عروسانِ جلوہ گر
گہ با ہزار شور و شغب جاہا دراں

سیفی بخویش نسبت ہستی گمان نست
اے وائے بر کسے کہ بماند درین گماں

جل جلالہ

حضرت سیف الدین صاحب سیفی بخاری قدس سرہ
(اخبار الاخیار)

حق اللہ
حق ہے

بیا اے دل دمے از ہستی خود ترکِ دعویٰ کن
میفگن چشم بر صورت نظر در عینِ معنیٰ کن

زچاکِ سینہ ہر دم صد نوائے دردِ دل بشنو
بدیں قانونِ محبت ترک بزم اہلِ دنیا کن

چہ حاجت کز پئے خلوت روے در کنجِ تنہائی
بیا در دوست خود را از خیالِ غیر تنہا کن

بیا در انجمن خلوت گزین وا از رہِ دیگر
بچشمِ دل جمالِ دوست را ہر دم تماشا کن

بسرش غیر را محرم مگرداں بلکہ در خلوت
چناں پوشیدہ کن ذکرش کہ از دل نیز اخفا کن

چو نفیِ ماسوا کردی چہ دل کو جاں ہمہ ہیچند
دلیلت کل شئی ہالک الا وجہہ را کن

چو فرقِ واضح آمد درمیاں مہلک و ہالک
ہلاک و نیستی را حکم بر ہر چیز حالا کن

کش از پرکارِ الا خطِ عدم بر صفحۂ عالم
بسانِ دائرہ آں را محیطِ جملہ اشیا کن

بروں از روئے صورت وز رہِ معنیٰ دروں دانش
میانِ نقطہ وآں دائرہ غیریت افنا کن

چو بینی نورِ مطلق خویشتن را در میاں تاری[۱]
ہو الحق از انا الحق بعد از مختار اولیٰ کُن

مسمّیٰ واحد و اسمائے او از حد و عد بیروں
بہر اسمے شہودِ نورِ ذاتِ آں مسمّیٰ کُن

در اسمائے حقیقی شُد مسمّیٰ عین ہر اسمے
عجب مشکل حدیث است ایں بگوش ہوش اصغا کُن

معمّا نیست مشکل در حسابِ عاقلاں وحدت
بتحصیلِ کمالِ نفس حلِ ایں معمّا کُن

کمالِ نفس و ہم تہذیبِ اخلاقت بدست آید
اگر ایں راہوس داری بنائے شرع برپا کُن

حقیقت از شریعت نیست پیشِ عارفاں بیروں
مثالِ آں بکشتی ساز و تشبیہِ آں بدریا کُن

بریں کشتی نشیں تا بگذری زیں بحرِ بے پایاں
چوں فرعون ارنہ خود را غرقِ بحرِ کفر اغوا کُن

جلّ جلالہٗ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند امام المحدثین محقق اعظم
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ

۱؎ نہ آری

اللہ

یقیں دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ہو
ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ہو

چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری
مجو از غیر حق یاری کہ لا فتاح الا ہو

بلا لا لا ہمہ لا کن بگو اللہ و اللہ جو
نظر خود سوئے وحدت کن کہ لا مطلوب الا ہو

ہو الاول ہو الآخر ظہور آمد تجلی ہو
بذات خود ہویدا حق کہ لا فی الکون الا ہو

الا اے یار شو فانی مگو ثالث مگو ثانی
ہو الواحد ہو المقصود لا موجود الا ہو

ہو اللہ گو ہمہ ہو الحق ہمہ دانم غیر الا ہو
ہو المعبود و ہو الحق ہمہ خوانم غیر الا ہو

یکے گویم یکے جویم یکے در دل چو گل رویم
ہمو یک را ایک بویم نہ بینم غیر الا ہو

بگرد عالم چو گردیدم ہو الحق ہو پسندیدم
یکے خانم یکے دانم نہ دانم غیر الا ہو

منم غمخوار خود ہستم بجز باہو نہ در دستم
دل و جاں با ہو بستم نہ بستم غیر الا ہو

جل جلالہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ
(دیوان باہو)

حق اللہ حق حق

نامِ حق بر زباں ہمی رانیم — کہ بجان و دلش ہمی خوانیم
ملکِ صانع و قدیم و حکیم — خالق و رازق و رؤف و رحیم
ہر چہ ہست از بلندی و پستی — ہمہ زو یافت صورتِ ہستی
داد ما را کتاب تا خوانیم — کرد ما را خطاب تا دانیم
طاعتِ اوست فرضِ عین شدہ — بر ہمہ خلق ہمچو دین شدہ
ہر چہ او گفت آں کنیم ہمہ — طاعتِ او بجاں کنیم ہمہ
آنچہ او گفت غیرِ آں کردن — نیست سودے بجز زیاں کردن

روز و شب طالبِ قبول ویم
پیرو امتِ رسول ویم

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از نامِ حق

حق اللہ حق شفیع

بعد حمد و ثنائے خالقِ کُل — بعد نعت و درود فخرِ رُسل
میکنم شکرِ ایں اجلِ نِعَم — کہ مرا کرد حق ز خیرِ اُمم
یعنی از اُمّت حبیبِ خُدا — عاصیاں را شفیع روزِ جزا
چوں بشانش نگاہ موسےٰ کرد — شدن از امتش تمنّا کرد
کرد نعتش خدا بخلقِ عظیم — گفت بر مومناں رؤف و رحیم
از خدا تحفہ صلوٰۃ و سلام
بروے و آلِ وے رساد مدام

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب علی رضا صاحب قدس سرہ
(بدائع منظوم)

اَللّٰہ
حق حق حق

کجائی گنجِ پنہانی کجائی
بمعموری بویرانی کجائی

نہ در ظاہر نہ در باطن مقید
انیسِ جانِ زندانی کجائی

تو ناپیدا و ہر چیز است پیدا
فروغِ چشمِ نورانی کجائی

نمی گنجی در الفاظ و عبارت
تو اے معنیٔ وجدانی کجائی

غنیمتہائے عالم را بدل ہست
تو اے بے مثل و بے ثانی کجائی

دلا حیراں تری ہر دم ندانم
کہ ہمچو چشمِ قربانی کجائی

خداوندِ حرم در خانہ ماست
تمنائے بیابانی کجائی

بہ بندِ عقل کردم توبہ از عشق
خطا کردم پشیمانی کجائی

چو کنعاں مبتلائے قحط گشتم
کجائی اے فراوانی کجائی

نہ در کفرے نہ در آئینِ اسلام
نظیری ہیچ می دانی کجائی

جل جلالہ
نظیری نیشاپوری مرحوم

عالم ہمہ یک جلوۂ ذاتِ احد است
ایں خانہ ہیولا و نہ صورتِ جسد است

کثرتِ آثار چشم واکردنِ ماست
ایں صفر چوں محو شد ہماں یک عدد یاست

میرزا عبدالقادر بیدل قدس سرہ

حمد اللہ تعالیٰ

اے غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکارِ ما — بے نیاز از ما و از پیدائی و اظہارِ ما

اے بہارِ ہستئ ما نے خزانِ نیستی — اے بہارِ بے تعلق از گل و از خارِ ما

کنزِ مخفی بود اندر غیبِ مطلق ذاتِ تو — نامِ ما آنجا کجا بود و کجا آثارِ ما

رنگ بیرنگیست اصلِ رنگہائے رنگ رنگ — نورِ بیرنگی بہ از نیرنگئ انوارِ ما

ہستیت خود بحرِ موّاجیست ناپیدا کنار — قطرہ باشد یا نمے زاں بحر ایں انہارِ ما

ما کہ باشیم از خودی در حضرتت دم بر زنیم — اے کم از کم رو بروئت ایں ہمہ بسیارِ ما

عینِ ہستی خود توئی پس از تو چوں منکر شویم — حجتِ ہستئ تست ایں ہستئ انکارِ ما

کے رسد شاہینِ فکر اندر ہوائے اوجِ تو — بے پر و بالست آنجا طائرِ طیّارِ ما

خارج از عقل و قیاس و فہمِ جملہ خاص و عام — دور از حدّیکہ باشد حیطۂ افکارِ ما

کے یکی گنجد در آنجا نے دوئی گفتن روا — بسکہ ہست عالی ز اطلاقِ کم و بسیارِ ما

نسبتِ تنزیہہ و تشبیہش نمودن ناسزاست — کے سزد ایں قیدہا در ذاتِ بحتِ یارِ ما

اعتبارات و اضافاتیکہ آید بر زباں — نیست در ہستئ ساذج کو بود دلدارِ ما

عینِ ادراک است عاجز ماندن از ادراکِ او — کارِ ما عجز است آخر کار در سرکارِ ما

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرتست — ہست با حیرت ز سر تا پائے کاروبارِ ما

گنگ میگردد زبانِ اہلِ عرفاں زیں مقام — مَا عَرَفنا گفت اینجا سیّدِ ابرارِ ما

دادہ ام از ذاتِ احدیت تن تنت اے نیاز
چشمِ دل بکشا و بنگر معنئ اشعارِ ما

جل جلالہ — صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ (از دیوان شاہ نیاز)

حق اللہ
حق ہے

زبانم قابلِ حمدِ خدا شد — کہ با نامِ محمد آشنا شد
دِل از تفسیرِ ایں اسم است آگاہ — ز رمزِ معنیٔ اَلحمدُ للہ
دو عالم چوں صدف در میم شکستم — کہ آمد گوہرِ نامش بدستم
ز آغوشِ احد یک میم جوشید — کہ بیرنگی لباسِ رنگ پوشید
بحرِ آں جلوہ جز ساز نگاہے — نبود آں میم جز بر خود گواہے
ز احمد بر احد چیزے نیفزود — اگر میمے فزود آں ہم یکے بود
محمد ظاہر و باطن خداوند — ندارد موج جز با بحر پیوند
نگنجد در احد غیر از احد ہیچ — یکے در یک گم است اینجا عدد ہیچ
صدا و ساز و یکتار است اینجا — گہر یک موج ہموار است اینجا
چہ موج و بحر یا موج است یا بحر — بغیر از اسم کو موج و کجا بحر
زباں تا میکشائی موج پیدا است — وگر خاموش باشی جملہ دریاست
خموشی در گریباں بحر ریزیست — زباں آلائی اینجا موج خیزیست
سخن غیر از دوئی سازی ندارد — خموشی جز خود آوازی ندار[د]

کہا
میرزا عبدالقادر بیدل قدس [سرہ]

حق جلالہ و صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حق اللہ

عشق

بنام آنکہ دلہا را در آغاز　　بنام اوست حسنِ مطلع زار
نظر از فیضِ او در عینِ لمعاں　　نماید در سیاہی آبِ حیواں

دلِ سودایاں در شہرِ دیدار
زمہرِ اوست باگرمیٔ بازار

نمود از مشرقِ عشقِ دلفروز　　طلوعِ آفتابِ حسنِ جانسوز
دلے راگہ بحسنے آرزو نیست　　گہ از حسنے دلے را جست و جو نیست

ہزاراں حسن و دل مشتاق و مائل
گہے دل حسن گاہے حسن شد دل

بہ بیں در حسنِ مقناطیس دلسوز　　دلِ سنگین آہن آتش افروز
زشمعِ گلفشاں پروانہ فرد　　چو بلبل با ہزاراں آتشِ درد

زحق بنگر بدریائے عنایت
جہانے غرقۂ نورِ ہدایت

دو عالم صیدِ عشقِ آدمی اند　　زنقشِ حسنِ او در خرمی اند
پُر آتش کردہ دوزخ دلِ بداغش　　بنورِ او فرومردہ چراغش

زہے صانع کہ روشن کرد از گِل
دلیلِ آفتابِ صنعِ کامل

زِ زیتون و زجاجِ چشمِ انساں — ببیں مشکاتِ نورِ مہرِ رحماں
ببیں در زلف و رخسارِ دلفروز — کہ او آورد روز از شب ازرو

الا اے قدسیاں را بودہ مسجود
بطاعت سر بپیچ از مہرِ معبود

ہمہ اشیا منازل می شمارند — کہ رو در کعبۂ حسنِ تو دارند
ہمہ از مہرِ تو حیراں شب و روز — ترا کو ذرۂ عشقِ دل افروز

رسیدند انبیا ملت نہادند
ترا با عشق راہِ دل کشادند

بہر پیغمبرے کامد ز اول — ترا در عشق از و شد نکتہ حل
چو روشن گشت از ختمِ رسل راہ — نماندت ہیچ پروردہ تا بدرگاہ

جلالہ صلی اللہ علی نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

محمد بن یحییٰ ابن سیبک مشہور بہ فتاحی نیشاپوری
(دستورِ عشاق)

اَللّٰہُ

حق حق حق

ضیائے ہر دو جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بہائے ملک جناں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کلید ہشتِ بہشت است قفلِ ہفت جحیم
مثالِ امن و اماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

قرارِ عرش عظیم و ثبات ارض و سما
قوام کون و مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اساسِ دین و سیاست عمادِ ملت و شرع
خود نہاں و عیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

شدہ است کلمۂ طیب چو شجرۂ طیب
بجا اصل و فروع لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چو گشت افضل ذکر ایں بقول افضلِ خلق
بگو بشرح و بیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ببخش حاکمے را اے کریم تا گوید
بوقتِ دادنِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ببخش ہر ہمہ را اے کریم تا گویند
بوقتِ دادنِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جلّ جلالہٗ

حضرت سلطان حمید الدین حاکم

حق اللہ حق نما

اے بتو قائم وجودِ اصلِ ہر موجودِ ما
وے ز نورت روشن چراغِ گوہرِ مقصودِ ما

چوں خمیر طینتِ ما ز آبِ رحمت کردۂ
ہم بلطفِ خویش گرداں عاقبت محمودِ ما

خواہ در طوفِ حرم خواہی بدیرے رو نما
ہر کجا معبد کنی آنجا توئی معبودِ ما

نالہ ہائے دلِ سحرگاہے کہ غیر دودِ آہ
نیست ممکن صیقلِ آئینۂ مقصودِ ما

ہمتے مخفی ز سیلِ اشک کز سوزِ جگر
شعلہ میریزد ز دودِ آہ دردآلودِ ما

جل جلالہ

زیب النساء مخفی دخترِ اورنگ زیب عالمگیر رحمہا اللہ

(از دیوانِ مخفی)

اَللّٰهُ

حَق حَق ھُو

بشیونِ دگر تو ہرجائی
گہ تماشا و گہ تماشائی

زیر و بالا و پیش و پس ہر جا
بیمین و یسار پیدائی

مے نمائی تو جلوہ ہائے نو
تو زیبا و ہم تو زیبائی

جلوۂ نو بنو ز تو پیدا
لیکن از عقل و فہم بالائی

بر سرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
گاہ پنہان و گاہ پیدائی

بمظاہر ظہور ہا داری!
گاہ معشوق گاہ شیدائی

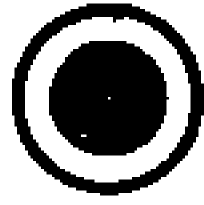
از تو عاشق و عشق و ہم معشوق
از تو شیدائی است و زیبائی

گاہ دیدارِ خویش بر دیدار
بنمائی و گاہ بربائی

جَلَّ جَلَالُہٗ ○

(استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب بانی مرکزی حزب الاحناف لاہور)

اللہ
حق حق



اے جانِ جہان جانی، یکتائی و لاثانی
ہم خالقِ کونینی ہم خالقِ انسانی

ہم اوّل و ہم آخر ہم باطن و ہم ظاہر
از غایتِ پیدائی پیدائی و پنہانی

بودی و نبد چیزے باشی نباشد کس
بے شک و شبہ ذاتت باقی و ہمہ فانی

نزدیک ترا از جاں و ز شہ رگِ جانِ من
تو در من و من در تو، تو باقی و من فانی

در علم تو من بودم در علم تو من ہستم
در علم تو من باشم تو عالم گیہانی

عالم ہمہ نابود است اے بودِ تو بودِ ما
از عیب و خطا پاکی ہم پاک ز نقصانی

از وہم و خیالِ ما از عقل و قیاسِ ما
بالائی و بالاتر از عالمِ امکانی

اے طائرِ ادراکم از درکِ صفاتِ تو
بے بال و پر افتادہ در ساحتِ حیرانی

اے عقل ہمہ عقلا وے فہم ہمہ حکما
در ساحتِ وصفِ تو در تشکل پریشانی

در شوقِ لقائے تو بیدل شدم و بے جاں
از بہرِ دلِ بے دل ہم دردی و درمانی

دیدار بامیدِ دیدارِ تو اے داور
باغایتِ حیرانی ہر لحظہ بہ نگرانی

◉ جَلَّ جَلَالُہٗ

(حضرت مولانا سید دیدار علیشاہ صاحب بانی حزب الاحناف لاہور)

حق اللہ
حق ھو

تعالی اللہ بہ رحمت شاد کردن بیگناہاں را
خجل پسندند آزرم کرم بیدستگاہاں را

خوے شرم گناہ در بنگاہ رحمت عامت
سہیل و زہرہ افشاند ز سیما روسیاہاں را

بہ جرم حلقہ در گوش افگنی آزادمرداں را
بہ خوے مغز در شور آوری بالیں پناہاں را

بنازم خوبیِ خون گرم محبوبے کہ در مستی
کند ریش از مکیدنہا زبان عذرخواہاں را

بہ دلہا سختیِ بخیہ شکستن ہم ز یزداں داں
کہ لختے بر خم زلف و کلہ زد کجکلاہاں را

گسستِ تار و پودِ پردۂ ناموس را نازم
کہ دام رغبتِ نظارہ شد رسوانگاہاں را

نشاطِ ہستیِ حق دارد از مرگ ایمنم غالب
چراغم چوں گل آشامد نسیم صبحگاہاں را

جل جلالہ

مرزا اسد اللہ خاں غالب

(غزلیات فارسی)

عرفانِ اللہ

دانستنِ ذاتِ او نہ حدِّ بشر است
زادراکِ صفات خود خبر بیخبر است
از عین دانش چہ نکتہ ہامی رانی
آں عین کہ عین می شناسی اثر است

عنوانِ صفات اوست مضمر در ذات
خود چون در چرا کجاست در ذاتِ و صفات
تو موج زبحرِ ہیچ نشناختہ
اے جہل اندیش اے لکدکوبِ جہات

راہے بخود آں دوست مگر وا دارد
در پہلوئے دل شکستگاں جا دارد
آنجا کہ نور دعوی ادراکِ صفات
ھُو معنی وارفتگی لا دارد

ما راہ نوردِ شاہراہِ توحید
جز مسلم کیست خود گواہ توحید
توحید بود جلوہ طرازِ دلِ ما
مائیم در آغوشِ نگاہِ توحید

جلّ جلالہ

از رباعیات
مولانا غلام قادر صاحب گرامی مرحوم

حق اللہ حق

نہ تن دیکھتا ہوں نہ جاں دیکھتا ہوں — تجھی کو عیاں اور نہاں دیکھتا ہوں
اگر کوئی جانے جہاں غیرِ حق ہے — سو میں اوسکو دھوکا گماں دیکھتا ہوں
یہ جو کچھ کہ پیدا ہے سب عینِ حق ہے — کہ اک بحرِ ہستی رواں دیکھتا ہوں
کہاں غیرِ حق ہے کسے غیر بولوں — سوی اللہ کیدھر ہے کہاں دیکھتا ہوں
جسے ذات بے رنگ و بیچوں کہیں ہیں — بہر رنگ جلوہ کناں دیکھتا ہوں

نیاز اب ہوا ناتوانی سے تو پیر
ولے عشق تیرا جواں دیکھتا ہوں

جل جلالہ

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ
(از دیوان شاہ نیاز)



جو حق ثنائے خدائے جہاں
زبان و دہاں میں وہ طاقت کہاں

لکھوں وصف کیا اپنے منعم خدا کا
کئے اس نے انعام و احسان کیا کیا

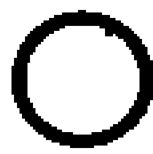
عدم سے کیا اس نے موجود ہم کو
دیا خلعتِ زندگانی عدم کو

عطا کر کے علم و خرد فہم و بینش
بشر کو کیا زیورِ آفرینش

کہاں تک کرے کوئی نعمت شماری
کہاں تک کرے کوئی اوصاف باری

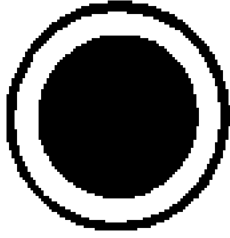
کرے کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا
کہ عاجز ہے یاں عقلِ تشریح پیرا

بھلا کس کو مقدورِ حمدِ خدا ہے
تحیر تحیر تحیر کی جا ہے



(خیابان فردوس ص۱) مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی (شہید جنگِ آزادی
۱۸۵۷ء) علیہ الرحمۃ والرضوان

اللہ
حق حق



فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا!
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحدِ یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکا تیرا

پھر نمایاں جو سرِ طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشق شیدا تیرا

ارنی گوئے سرِ طور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش میں گراتا ہے تجلی تیرا

پار اترتا ہے کوئی غرق کوئی ہوتا ہے
کہیں پایاب کہیں جوش میں دریا تیرا

باغ میں پھول ہوا شمع بنا محفل میں
جوشِ نیرنگ درآغوش ہے جلوہ تیرا

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہو جلوہ تیرا

شہ نشیں ٹوٹے ہوئے دل کو بنایا اس نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیرا

دشتِ ایمن میں مجھے خاک نظر آئے گا
مجھ میں ہو کر نظر آتا نہیں جلوہ تیرا

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

برقِ دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہے اور کسی سے نہیں پردہ تیرا

وحشیٔ عشق سے تو کھلتا ہے اے پردۂ یار
کچھ نہ کچھ چاک گریباں سے ہے رشتہ تیرا

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاق تجلی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانہ تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ اپنوں سے ہے پردہ تیرا

کام دیتی ہیں یہاں دیکھئے کس کی آنکھیں
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

میکدہ میں ہے ترانہ تو اذاں مسجد میں
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائیں گے دل جیب و گریباں کس کے
دے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جود و کرم وصف ہے کس کا تیرا

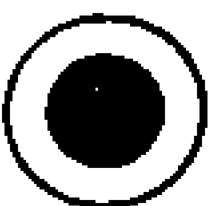
آفریں اہلِ محبّت کے دِلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لئے بیٹھے ہیں دریا تیرا

نہ سہی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

انگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اب جما تا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

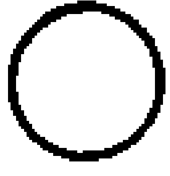
جل جلالہ



استاذ زمن حضرت حسن رضا خاں صاحب قدس سرہ

اللہ

حق حق حق



ہے پاک رُتبۂ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہ راز کا

غش آگیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا

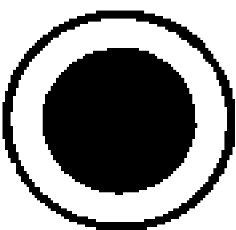
مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف مری جان کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

جل جلالہ



(استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان)

نغمۂ توحید — حق اللہ حق ہُو — (دُعائے فجریہ)

دِل مرا کُد کُداتی رہی آرزُو — آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تُو — نکلا اَقْرَب زِحَبْلِ وَرِیْدِ گُلُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

طائرانِ چمن کی چہک وَحْدَہٗ — نغمۂ بُلبُل کا ہے لَا شَرِیْکَ لَہٗ
قُمریوں کا ترانہ ہے لَا غَیْرَہٗ — زمزمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

بُلبُلوں کو چمن میں رہی جستجو — پپیّا کہتا رہا پی کہاں سُو بسُو
پہ نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزُو — ہاں مِلا تو مِلا میرے دل میں ہی تُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

شاہدانِ چمن نے لبِ آبِ جُو — آبِ گُل سے نہا کر کے تازہ وضُو
حلقۂ ذکرِ گُل کے کیا رُدْ برُو — اور لگانے لگے دَمبدم ضربِ ھُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

رہ کے پردوں میں تُو جلوہ آرا ہُوا — بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ ۔ پردہ ہُوا آنکھ کا — بند آنکھیں ہُوئیں تو نظر آیا تُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل مرا — کعبہ پتھر کا دِل جلوہ گاہِ خدا
ایک دل پہ ہزاروں ہی کعبے فدا — کعبۂ جان و دِل کعبے کی آبرُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

طورِ سینا پہ تو جلوہ آرا ہوا — صاف موسیٰ سے فرما دیا لَنْ تَرَا
اور اِنِّی اَنَا اللّٰہُ شجر بول اُٹھا — تیرے جلووں کی نیرنگیاں سُو بسُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

مجھ کو در در پھراتی رہی آرزو — ٹوٹے پائے طلب تھک رہی جستجو
ڈھونڈتا میں پھرا کُو بکُو چار سُو — تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

کون تھا جس نے سُبحانی فرما دیا — اور مَا اَعْظَمُ شَانِیْ کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا — کب اَنَا الْحَق تھی منصور کی گفتگو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تُو — آبِ زمزم سے کر کے حرم میں وضو
باادب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رُو — مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہُو بہُو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

میں نے مانا کہ حامدؔ گنہگار ہے — معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولا مگر تُو تو غفّار ہے — کہتی رحمت ہے مجرم سے لَا تَقْنَطُوْا

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

جَلَّ جَلَالُہٗ

(از حضرت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ)

اَللّٰہ

حق حق

قلب کو اس کی رؤیت کی ہے آرزو　　جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سُو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبحانَہٗ　　عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

عرش و فرش و زمان و جہت سے اے خدا　　جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرّہ ذرّہ کی آنکھوں میں تُو ہی ضیاء　　قطرہ قطرہ کی تُو ہی تو ہے آبرو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

تُو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تُو　　تُو منزّہ مکاں سے مبرّہ زِ سُو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تُو کُو بکُو　　تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو　　جنّ و انس و ملک کو تیری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو　　بَن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہُو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا　　چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا　　سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

طائرانِ جناں میں تیری گفتگو　　گیت تیرے ہی گاتے ہیں یہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہُو　　اور سب کہتے ہیں لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ ، اَللّٰہ

بُلبُلِ خوش نوا طُوطیٔ خوش گلو　　زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ہو
قمریٔ خوش لِقا بولی حق سِرُّہٗ　　فاختہ نے پکارا کہ اَے دوستو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

صُبحدم کرکے شبنم سے غسل و وُضُو　　شاہدانِ چمن بستہ صف رُو برُو
وِرد کرتے ہیں تسبیح سُبحَانَہٗ　　ھُوَ وَلَا غَیرُہٗ ھُوَ وَلَا غَیرُہٗ
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

ہے زبانِ جہاں حمدِ باری میں لال　　دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بہ امکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال　　اس کو مقبول رحمت سے فرمالے تو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

بھر دے اُلفت کی مَے سے ہمارا سبُو　　دل میں تو آنکھ میں تُو ہو لب پر ہو تُو
کیف میں وَجد کرتے پھریں کُو بکُو　　اور گایا کریں سب پے بہ پے سُو بسُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

عفو فرما خطائیں مِری اَے عَفُو　　اور توفیق نیکی کی دے مجھ کو تُو
عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو　　جاری دل کو کہ ہر دم رہے ذکرِ ہو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نِکو　　رخت اعمال ہے چاک کر دے رفو
تیری رحمت کی اُمید ہے اَے عفُو　　ہے ارشادِ قرآں میں لَا تَقْنَطُوْا
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب　　فتنوں کی دُھول سے پاک ہو اب عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب　　تیری رحمت کے بادل گھریں چار سُو
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

رحم فرما خدا یا حرم پاک ہو	تُو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں ہیں خطرناک جو	اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

نور کی تیرے ہیں اِک جھلک خوبرو	دیکھے نوری تو کیونکر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو	مَنْ رَّاٰنِیْ رَاَ الْحَقَّ ہے حق مو بمو

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا	بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اُٹھے دِل چہرہ ہو پُر ضیا	نوریوں کی طرح شغل ہو ذکرِ ہو

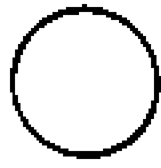
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ

—— جلّ جلالہٗ

(حضرت مفتی ہند مصطفےٰ رضا خاں صاحب قبلہ جانشینِ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ)

اَللّٰہُ

حق حق حق



تِرا نام نامی ہے حرزِ جاں تِری شان جلّ جلالہٗ
تُو ہے بے نشاں تُو ہے بانشاں تِری شان جلّ جلالہٗ

تُو ہی ہم مریضوں کی ہے شفا تُو ہی دردمندوں کی ہے دوا
تُو ہی مستمندوں کی ہے اَماں تِری شان جلّ جلالہٗ

تُو علیم ہے تُو حکیم ہے تُو رؤف ہے تُو رحیم ہے
تُو ہے خالقِ ہر ایک اِنس و جاں تیری شان جلّ جلالہٗ

تِرے نُور ہی کا ظہور ہے جو قریب ہے یا وہ دُور ہے
تِرے نُور ہی سے ہیں دو جہاں تِری شان جلّ جلالہٗ

ہیں تجھی سے اَرض و سَما ملک ہے تِری زمیں ہے ترا فلک
ہیں تجھی سے دونوں جہاں عیاں تِری شان جلّ جلالہٗ

تُو وہ بے نشاں ہے کہ بانشاں ہوئے تجھ سے جتنے تھے بے نشاں
ہے تُو ہی عیاں ہے تُو ہی نہاں تِری شان جلّ جلالہٗ

تُو ہی خالق دو جہان ہے تُو ہی سب کا رزق رسان ہے
تری مِلک ہیں یہ سب اِنس و جاں تری شان جلّ جلالہٗ

ترا خوان ہے وہ فراخ خواں سبھی کھاتے ہیں جس پہ اِنس و جاں
تُو ہی سب کا داتا ہے بے گماں تری شان جلّ جلالہٗ

ترے بندے ہیں سبھی اَنبیاء ترے بندے ہیں سبھی اولیاء
تُو ہے سب کا حافظ و نگہباں تری شان جلّ جلالہٗ

تُو نے جس کو چاہا نبی کیا، کیا ان میں آخر انبیاء
جنہیں بھیجا خاتمِ مُرسلاں تری شان جلّ جلالہٗ

پسِ مرگ یا کہ حیات میں جو مدد کسی کی کوئی کرے
ہے سبھی سے جلوہ ترا عیاں تری شان جلّ جلالہٗ

ترا بندۂ دیدارؔ علی جو ظلوم ہے جو جہول ہے
ترے لطف کا ہے یہ مدحِ خواں تری شان جلّ جلالہٗ

جَلَّ جَلَالُہٗ

صدر المدرسین حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب نوری لاہوری
بانی حزب الاحناف لاہور

اَللّٰہ

حق حق

ترا نور ہی جلوہ گر کُو بکُو ہے — ہر اک شئے سے ظاہر تُو ہی ہُو بہُو ہے

گُل و یاسمن ہیں سمن نسترن ہیں — گُل خشک و تر میں تمہاری ہی بُو ہے

ہے نکہت سے تیری معطر دو عالم — مہک تیری پھیلی ہوئی سُو بسُو ہے

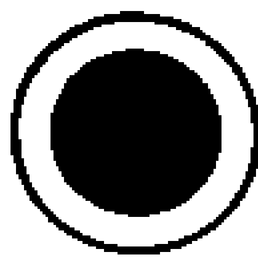
بہت ہم نے کُو کُو سُنی قمریوں کی — بہت بلبلوں کی سُنی ہاؤ ہُو ہے

بہت کچھ ترانے سُنے ہر طرح کے — جو دیکھا تو تیری ہی سب جستجو ہے

حباب تمنا اُٹھا جبکہ دل سے — جدھر ہم نے دیکھا اُدھر تُو ہی تُو ہے

نہ اک محو دیدار دیدار ہی ہے
ہر اک جا میں مولیٰ تری گفتگو ہے

جَلّ جَلالہٗ



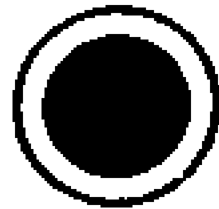
استاذ العلماء حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری علیہ الرحمہ
بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

اللّٰہ

حق حق حق

جلوۂ یار جا بجا دیکھا — کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا
ظاہر و باطن، اوّل و آخر — اس کے جلووں کو بر ملا دیکھا
جسم و جوہر عرض غرض سے پاک — پاک کو پاک و صفا دیکھا
کچھ نہ دیکھا جو غور سے دیکھا — جلوہ اس کا جہاں نما دیکھا
اتنا ظاہر ہے وہ کہ میں نے اسے — ہاں محیطٌ بکلّہا دیکھا
علم و معلوم عین عالم و غیر — یہی سرِّ فنا بقا دیکھا
نہ مکاں ہے نہ لامکاں ہمہ اوست — اس کا جلوہ نیا نیا دیکھا
این و آں اور چنیں و چناں دیکھا — سب میں سب چیز سے جدا دیکھا

دید دیدار یار سے دیدار
ہم نے ہم کو مٹا ہوا دیکھا

 عجلّے عجلدئہ

استاذ العلماء حضرت مولانا سید ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب بانی مرکزی انجمن
حزب الاحناف لاہور

حق اللہ حق ہے

اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ
ذرّہ ذرّہ میں تُو ہی تُو　　ہر گُل میں شجر میں تیری بُو
کوئل کرتی ہے کُو، کُو، کُو　　بلبل ہے چہکتی ہُو، ہُو، ہُو
اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ
تُو ہی تو تھا جب کچھ بھی نہ تھا　　جب کچھ نہ رہے تُو ہی تو ہوگا
پھر کون ہے کون نہیں تیرے سوا　　تیرا ہی جلوہ ہے ہر سُو
اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ　　اللہ اللہ اللہ اللہ
تُو ہی خالق ہے تُو ہی مالک　　ہے تیرے سوا سب کچھ ہالک
ہے وردِ زبانِ ہر سالک　　یا ھُو مَن ھُو یا ھُو مَن ھُو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
ہے سارے جہان کی تو رونق
اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
ہر شان میں تو ہر آن میں تو
اے جانِ جہاں ہر جان میں تو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
عابد مصروفِ عبادت ہے،
عالم سرگرمِ ہدایت ہے

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
اے ذاتِ احد اے نورِ مطلق
لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
ہر آن ہے اک نئی شان میں تو
ہے تو ہی تو ہر سو ہر کو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
زاہد مشغولِ ریاضت ہے
ہے تیری دھن میں ہر سادھو

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

دنیا چھانی عالم میں پھرا — پھر تیرے سوا کوئی کہیں نہ ملا
جب چشمِ بصیرت سے دیکھا — ہے دل کے اندر تو ہی تو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

نحن اقرب سنتا ہوں مگر — ہوا دراک قرب مجھ کو اگر
ہو سمیع بھی تو اور بصیر بھی تو — ظاہر و باطن ہو تیری جو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

لاریب سمیع و بصیر ہے تو — علام غیوب و خبیر ہے تو
میں بیکس اور نصیر ہے تو — مشغول ہے ذکر میں ہر بُنِ مو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

حکمت تیری ہے حکیم ہے تو — سب حادث اور قدیم ہے تو
ہاں جانِ عبدِ علیم ہے تو — یا ھُو یا ھُو یا ھُو یا ھُو

اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ — اللہ اللہ اللہ اللہ

جل جلالہٗ — حضرت علامہ مولنا عبدالعلیم صاحب میرٹھی قدس سرہ العزیز

حق اللہ حق

شاہنشہِ ملکِ کفر و دیں تو — ہے تخت نشینِ دل نشیں تو
ہوں لفظ بمعنی آشنا میں — ہے معنی لفظ آفریں تو
اے زیورِ دستِ عیب ہر جا — انگشت نما ہے جوں نگیں تو
کافر ہوں نہ ہوں جو کافرِ عشق — ہے نازِ بتاں نازنیں تو
دشمن ہے کہاں کدھر کو ہے دوست — ہے گرمیٔ بزمِ مہر و کیں تو
ویران و وادیٔ گمانِ تو — آبادیٔ خانۂ یقیں تو
ہیہاتِ جہانِ کور چشماں — ڈھونڈے ہیں تجھے تو ہے وہیں تو
کرتا ہے یہ کون دیدہ بازی — گر روشنیٔ نظر نہیں تو
تو ہی تو ہے دل کی بے حجابی — ہے پردۂ چشمِ سرمگیں تو

معشوق ہے تو ہی، تو ہی عاشق
عذرا ہے کدھر، کدھر ہے وامق
اے دردؔ جہاں کہیں میں دیکھا
وہ یار مرا ہی جلوہ گر تھا

جل جلالہ

میر درد مرحوم

تو اللہ حق ہے

جگ میں آکر اِدھر اُدھر دیکھا　　تُو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

کونسا دِل ہے وہ کہ جس میں آہ　　خانہ آباد تُو نے گھر نہ کیا

تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

حرم و دیر تو ہم چھان چکے　　کہیں اسکا بھی نشان پائیے گا

جلوہ تو ہر اک طرح ہر شان میں دیکھا
جو کچھ کہ سُنا تجھ میں، سو انسان میں دیکھا

جل جلالہ

میر درد مرحوم

حق اللہ شفا حق

خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ، فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ
کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں لا الہ الا اللہ
یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لا الہ الا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ
یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الہ الا اللہ

جل جلالہ

شاعرِ مشرق علامہ سر محمد اقبال رح

اللہ
حق حق

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے

گذرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سُن لو اذاں اللہ ہی اللہ ہے

ہیں آٹھ، اللہ دست و پائے انگشتِ میانہ سے
دو طرفہ بڑھ کے دیکھو انگلیاں اللہ ہی اللہ ہے

الف جُڑ لام شاخیں ثمر تشدید گُل مدسر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے

جو گوشِ ہوش ہوں اکبر چمن میں ہر سو سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

جل جلالہٗ

جناب اکبر وارثی

اللہ
حق

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سو، تری شان جل جلالہٗ
تو ملا قریب رگ گلو تیری شان جل جلالہٗ

تری یاد میں ہے کلی کلی ہے چمن چمن میں ھو العلی
تو بسا ہے پھول میں ہو بہو تری شان جل جلالہٗ

تری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اسے ورد کو کو ہے کو بکو تری شان جل جلالہٗ

گرے قطرہ ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تری شان جل جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عم نوالہ تری شان جل جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی!
ہے کریم تو ہے رحیم تو تری شان جل جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے تری پتے پتے میں حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو تری شان جل جلالہٗ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تری شان جل جلالہٗ

ہے دعائے اکبر ناتواں نہ تھمے قلم نہ رکے زباں
میں لکھوں پڑھوں یہی با وضو تری شان جل جلالہٗ

جل جلالہٗ

(جناب اکبر وارثی صاحب)

اللہ حق حق

لا الٰہ الا اللہ

تمام نورِ عیاں لا الٰہ الا اللہ
تمام سرِّ نہاں لا الٰہ الا اللہ

رگوں میں دوڑتی پھرتی ہے طور کی بجلی
ہے جب سے وردِ زباں لا الٰہ الا اللہ

وہی نور و سرور و حضور کی منزل
لئے چلا ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

تڑپ رہا ہے زمانہ سکونِ دل کے لئے
سکونِ قلبِ تپاں لا الٰہ الا اللہ

حیاتِ دائمی پاتے ہیں ڈوب کر جس میں!
وہی ہے جوئے رواں لا الٰہ الا اللہ

خرد کی اس میں فسانہ طرازیاں مہم
حقیقتِ دو جہاں لا الٰہ الا اللہ

کھلے جو چشمِ حقیقت تو پھر نظر آئے
تمام کون و مکاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نظر اُٹھا کے ہیں غیرِ اللہ کو دیکھوں
مجھے یہ ہوش کہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بغیر اس کے دماغ اور دل تیرہ و تار
چراغِ خانۂ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سرورِ اہلِ خرد کا سبب بھی بنتا ہے
سرودِ اہلِ دلاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دلوں کو مشرق و مغرب کے جوڑ دیتا ہے
بس ایک ربطِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بہم اُلجھتی ہیں قومیں تو تم سنا دو اُنہیں
پیامِ امن و اماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ازل کے دن سے ہیں کونین جس کے حلقے ہیں
وہی ہے دامِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پڑا جو تیشۂ آرزو تو سنگ سے آئی
صدائے قلبِ تپاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

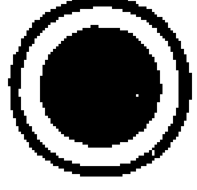
سکوتِ نیم شبی میں سنو ہمیشہ وحید
ترانۂ لبِ جاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ!

◎ جَلَّ جَلَالُہٗ

جناب سید وحید اللہ صاحب نلگنڈہ دکن

اَللّٰہُ

حق حق حق



کمالِ حمد و ثنا لا الٰہ الّا اللہ

مآلِ ذکرِ خدا لا الٰہ الّا اللہ

وسیلۂ دوسرا لا الٰہ الّا اللہ

وظیفۂ عرفا لا الٰہ الّا اللہ

تجلّیٔ ہمہ جا لا الٰہ الّا اللہ

ظہورِ نورِ خدا لا الٰہ الّا اللہ

چراغِ راہِ ہدیٰ لا الٰہ الّا اللہ

نشانِ صدق و صفا لا الٰہ الّا اللہ

کلیدِ بابِ عطا لا الٰہ الّا اللہ

وقارِ ہستِ دعا لا الٰہ الّا اللہ

ازل میں خود یدِ قدرت نے عرشِ اعظم پر

بخطِ نور لکھا لا الٰہ الّا اللہ

محمدِ عربی کی زباں سے سن کر ملک بشر نے پڑھا لا الٰہ الّا اللہ

بقائے معرفتِ ذو الجلال اس سے ہے ہے شغلِ اہلِ فنا لا الٰہ الّا اللہ

نویدِ خلد ہے اس کیلئے بقولِ رسول زباں سے جس نے کہا لا الٰہ الّا اللہ

ہے نزدِ اہلِ ریاضت جہانِ عرفاں میں رضائے ربِّ علا لا الٰہ الّا اللہ

ہو دُور ظلمتِ الحاد و کفر سینہ سے اگر ہو دل سے ادا لا الٰہ الّا اللہ

پئے سفینۂ ملت بھنور میں طوفاں میں ہے ناخدا بخدا لا الٰہ الّا اللہ

درِ مصائب و ہنگام انقلاب مدام ہے سب کا عقدہ کشا لا الٰہ الّا اللہ

برائے تزکیۂ نفسِ بندگانِ خدا ہے مثلِ آبِ بقا لا الٰہ الّا اللہ

خدا معاف کریگا تمام اس کے گناہ پڑھے جو صبح و مسا لا الٰہ الّا اللہ

الم نصیبوں کا برائے دفع ملال شکستہ دل کی صدا لا الٰہ الّا اللہ

کریم ہے ترے دربار میں یہ تجھ سے دعا ہو لب پہ وقتِ قضا لا الٰہ الّا اللہ

بخیر خاتمہ ہونے کا ہے یقین مجھے

ہے نقشِ دل پہ ضیا لا الٰہ الّا اللہ جل جلالہٗ

(حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمتہ)



قلندروں کی اذاں لا الٰہ الا اللہ
سرودِ زندہ دلاں لا الٰہ الا اللہ
سکونِ قلبِ تپاں لا الٰہ الا اللہ
دوائے دردِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
فروغِ کون و مکاں لا الٰہ الا اللہ
تجلیوں کا جہاں لا الٰہ الا اللہ
قرارِ مہ وشاں لا الٰہ الا اللہ
پناہِ گلبدناں لا الٰہ الا اللہ
ہے بے نیازِ خزاں لا الٰہ الا اللہ
بہارِ باغِ جناں لا الٰہ الا اللہ
بتوں سے دے گا اماں لا الٰہ الا اللہ
بنا وظیفۂ جاں لا الٰہ الا اللہ
وہ خود ہے جلوہ فشاں لا الٰہ الا اللہ
وجودِ غیر کہاں لا الٰہ الا اللہ
یہی ہے میرا پتہ لا الٰہ الا اللہ
یہی ہے میرا نشاں لا الٰہ الا اللہ

غریبِ شہر کے سینے میں ہے نہاں کوئی
فقیر کا ہے بیاں لا الٰہ الاّ اللہ

جنونِ مشاہدۂ ذاتِ ذو الجلال میں ہے
خرد ہے وہم و گماں لا الٰہ اِلاّ اللہ

نظر اُٹھا کہ جمودِ حیات بھی ٹوٹے
پکار زمزمہ خواں لا الٰہ الاّ اللہ

اسی لئے تو بتوں کی جبیں ہے خاک آلود
ہے میرے وردِ زباں لا الٰہ الاّ اللہ

ہے میرا نغمۂ توحید لَا شَرِیکَ لَہٗ
ہے میری تاب و تواں لا الٰہ الاّ اللہ

اسی سے میری محبت کی شام ہے رنگین
مری سحر کی اذاں لا الٰہ الاّ اللہ

وہیں جمالِ رُخِ یار کی تجلّی ہے
جہاں وجد کناں لا الٰہ الاّ اللہ

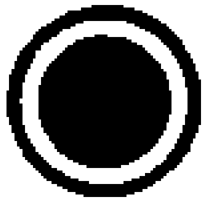
بہا کے آج لئے جا رہا ہے مظہرؔ کو
برنگِ سیلِ رواں لا الٰہ الاّ اللہ

○ جَلَّ جَلَالُہٗ

جناب حافظ مظہر الدین صاحب مظہرؔ راولپنڈی

اللہ عزوجل

حق حق حق



ترا ذکر ہی تو نماز ہے تری یاد ہی تو نیاز ہے
بڑی سہل ہے تیری بندگی تری شان جلّ جلالہٗ

جسے چاہے ہوش میں لائے تُو جسے چاہے مست پھرائے تُو
تُو ہی ہوش دے تُو ہی بے خودی تری شان جلّ جلالہٗ

کبھی مست دیکھ کے پھول کو کبھی تیرے حُسنِ قبول کو
یہی کہہ رہی ہے کلی کلی تری شان جلّ جلالہٗ

تُو ہی خود نشاں تُو ہی بے نشاں تُو ہی خود عیاں تُو ہی خود نہاں
تُو ہی راہ بھی راہبرِ راہ بھی تری شان جلّ جلالہٗ

نہیں راز میرا چھپا ہوا تری چشمِ بندہ نواز سے
جو تری خوشی وہ ہے میری خوشی تری شان جلّ جلالہٗ

(حضرت بہزاد لکھنوی علیہ الرحمۃ) جلّ جلالہٗ

حق اللہ حق ہے حق

حُسنِ پری اک جلوۂ مستانہ ہے اُس کا
ہشیار وہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اُس کا

گل آتے ہیں ہستی میں عدم سے ہمہ تن گوش
بلبل کا یہ نالہ نہیں افسانہ ہے اُس کا

گریاں ہے اگر شمع تو سر دُھنتا ہے شعلہ
معلوم ہوا سوختہ پروانہ ہے اُس کا

وہ شوخ نہاں گنج کے مانند ہے اسمیں
معمورۂ عالم جسے ویرانہ ہے اُس کا

دِل قصرِ شہنشہ ہے وہ شوخ اسمیں شہنشاہ
عرصہ یہ دو عالم کا جلو خانہ ہے اُس کا

وہ یاد ہے اُس کی کہ بھلا دے دو جہاں کو
حالت کو کرے غیر وہ یارانہ ہے اُس کا

یُوسف نہیں جو ہاتھ لگے چند درم سے
قیمت جو دو عالم کی ہے بیعانہ ہے اُس کا

آوارگیٔ نکہتِ گل کا ہے یہ اشارہ
جامہ سے جو باہر ہے دیوانہ ہے اُس کا

یہ حال ہوا اُس کے فقیروں سے ہویدا
آلودۂ دُنیا جو ہے بیگانہ ہے اُس کا

شکرانۂ ساقیِ ازل کرتا ہے آتش
لبریز مئے شوق سے پیمانہ ہے اُس کا

جلّ جلالہ

از کلیاتِ آتش
حیدر علی آتش

حق اللہ حق

وہی ہنسائے، وہی رلائے، وہی جگائے، وہی سلائے
وہی بگاڑے، وہی سنوارے وہی نکالے وہی بلائے
اُسی سے خوش رہ، اسی کا غم کر اسی کو دیکھ، اسی میں گم ہو
دُعا اُسی سے تمنا اُسی کی جو گر تو چُپ ہو، سنبھل جو قُم ہو
جہانِ فانی کے کل کوائف، اُسی کی قدرت کے ہیں لطائف
اُسی کی رحمت پہ کوئی غافل، اُسی کی عظمت سے کوئی خائف
دِلوں کا مالک، نظر کا حاکم، سمجھ کا صانع خرد کا بانی
جمال اُسی کا، جلال اُسی کا، اُسی کو زیبا ہے لَن تَرانِی

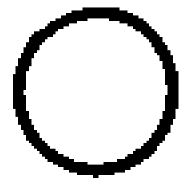
جَلّ جلالہٗ — جناب اکبر الہ آبادی مرحوم

گو کہ دونوں ہی نظر آتے ہیں نیک — ایک ظاہر، ایک میں باطن کی ٹیک
میں نے پوچھا ایک ادراک کیے ہوئے — دے جواب اس کا تمہاری طبع نیک
بے تکلف کہہ دیا ملا نے دو — حضرتِ صوفی یہ بولے پھر بھی ایک

جناب اکبر الہ آبادی مرحوم

ایمان و حواس وحق پرستی کیا ہے — یہ غفلت و کفر جوشِ مستی کیا ہے
لاریب یہ رب ہے، ایک ہستی کا ظہور — یہ مجھ سے نہ پوچھ پھر وہ ہستی کیا ہے

اللہ
حق



اے شہنشاہوں کے شاہنشاہ ربّ العالمین
تُو ہے عالی جاہ عالی جاہ ربّ العالمین

دیتا ہے تیری گواہی تُو ہے ربِّ لاشریک
ذرّہ ذرّہ تا بہ مہر و ماہ ربّ العالمین

ہادیٔ برحق ہے تُو ہو گر ذرا مرضی تری
راہ پر آجائے ہر گمراہ ربّ العالمین

جان و دل سے ہر زماں قربان تیرے حکم پر
سارا عالم کوہ سے تا کاہ ربّ العالمین

حُور و غلماں وقفِ طاعت ہیں ملائک سجدہ ریز
ہے بشر کے دل میں تیری چاہ ربّ العالمین

کج ہیں راہیں کُفر کی باطل کے رستے تنگ و تار
راہ سیدھی ہے تو تیری راہ ربّ العالمین

جن و انساں، انبیاؑ و اولیاء ہوں یا ملک
تیرا در ہے سب کی سجدہ گاہ ربّ العالمین

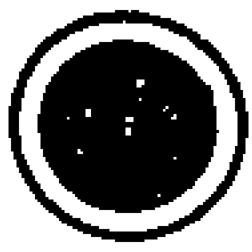
نوحؑ و ابراہیمؑ، اسماعیلؑ و ایوبؑ و مسیح
سب کی جانیں تیری قرباں گاہ ربّ العالمیں

سب گدا ہیں تُو غنی ہے تُو ہے اللہ الصمد ؟
تُو ہے بے پرواہ بے پرواہ ربّ العالمین

میں سراپا معصیت ہوں بخش دے میرے گنا
اے مرے مالک مرے اللہ ربّ العالمین

یہ ترنّم ذرّۂ ناچیز و بے مقدار ہے
اس کا سر ہے تیری فرشِ راہ ربّ العالمین

جَلَّ جَلَالُہٗ



(حضرت مولانا غلام محمد صاحب ترنّم امرتسری ثم لاہوری علیہ الرحمۃ والرضوان)

عشق اللہ

اُس نے کہا کعبہ تیرا ؟ میں نے کہا چہرا تیرا
اُس نے کہا چہرا تیرا ؟ میں نے کہا جلوہ تیرا
اُس نے کہا جینا تیرا ؟ میں نے کہا ہستی تیری
اُس نے کہا مرنا تیرا ؟ میں نے کہا پردا تیرا
اُس نے کہا کیا کام ہے ؟ میں نے کہا ہر وقت دید
اُس نے کہا کیا شغل ہے ؟ میں نے کہا سودا تیرا
اُس نے کہا کیا کفر ہے ؟ میں نے کہا گیسو تیرے
اُس نے کہا اسلام کیا ؟ میں نے کہا چہرا تیرا
اُس نے کہا دِل کیا ہوا ؟ میں نے کہا تُو نے لیا
اُس نے کہا کیا چور ہوں ؟ میں نے کہا غمزا تیرا

اُس نے کہا مقصد ترا؟ میں نے کہا تو ہی تو ہے

اُس نے کہا قسمت تری؟ میں نے کہا منشا ترا

اُس نے کہا خدمت تری؟ میں نے کہا ہے بندگی

اُس نے کہا کیا نام ہے؟ میں نے کہا بندہ ترا

اُس نے کہا وہ کون تھا؟ خلوت میں خواہانِ وصال؟

میں نے کہا وہ شاد تھا عاشق ترا شیدا ترا

جل جلالہ

یمین السلطنت سرکشن پرشاد شاد
آنجہانی کے۔ سی۔ آئی۔ ای سابق صدر اعظم
باب حکومت آصفیہ، حیدر آباد دکن (خوشابی)

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

مولانا محمد علی جوہر مرحوم

اللہ جل شانہ

رُبابِ صبا ہو کہ تارِ نفس　بہ ہر ساز نغمہ سرا ایک ہے
کہیں طُور پر ہے کہیں دار پر　کرشمے جدا ہیں ادا ایک ہے
دھنک، دھوپ، سایہ، شفق، چاندنی　بہ ہر رنگ وہ دلربا ایک ہے
وہ قادر بھی، قدرت بھی، تقدیر بھی　وہ قسّام قدر و قضا ایک ہے
کہیں آہ میں ہے کہیں واہ میں　کسی رُوپ میں ہو نوا ایک ہے
اُسی شکل میں جیسا ہو جس کا ظرف　مگر موجِ آبِ صفا ایک ہے
اذانِ سحر ہو کہ ناقوسِ شام　جدا صورتیں ماجرا ایک ہے

بہ ایں حُسن و رعنائی و اہتمام
چمن بندِ ارض و سما ایک ہے

جَلّ جَلالُہٗ

منظور احمد منظور چیمہ (مرحوم) فیصل آباد
برگِ گل صـ۱۲

حمد

خدایا تو نے کیا کچھ ہے بنایا
نہیں پایا تری قدرت کا پایا

کبھی صحرا میں جلوہ گر ہوا ہے
کبھی تو گلستاں میں رنگ لایا

ستاروں میں تری ہے ضو فشانی
گلوں کو تازگی سے ہے سجایا

زمیں پر بچھ رہی ہے سبز مخمل
نگاہوں کو سماں کیسا ہے بھایا

تو ہی تو ہے تو ہی باقی رہیگا
تجھے ہی ہر جگہ ہم نے ہے پایا

جہاں بھی جو نظر آیا ہے بہتر
جسے دیکھو اسے تو نے بنایا

ازل سے تا ابد قائم رہے گا
تری قدرت تری رحمت کا سایا

تو خالق ہے تو مالک ہے، تو رازق
کہ ہر سرکش نے اپنا سر جھکایا

کہا "کُن" تو نے تو ہر شے بنی ہے
یہ قدرت ہے تری ساری خدایا

مصیبت جب کبھی آئی کسی پر
زباں پر تب ترا ہی نام آیا

عیاں ہر شے میں ہے اور لامکاں ہے
نہ آیا سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا

کروں کس سے میں کم بینی کا شکوہ
اگرچہ شاد ہر پردہ اٹھایا

جل جلالہٗ

عبدالستار شاد گت دوا فیصل آباد

اَللّٰہُ

الٰہی تُو ہے خالقِ دوسرا — تری ذات ہے لائقِ ہر ثنا
زمین و زماں ترے محتاج ہیں — مکین و مکاں تیرے محتاج ہیں
یہ ہفت آسماں تُو نے پیدا کئے — زمین و زماں تُو نے پیدا کئے
ہیں قدرت کے مظہر یہ حجر و شجر — یہ ارض و سما اور یہ شمس و قمر
ہیں جلوے ترے ہر جگہ ہُو بہُو — ترا نُور ہے جلوہ گر سُو بسُو
گلستاں کے مرغانِ رنگیں بیاں — سبھی ہیں ترے ذکر میں تر زباں
اُے ربِّ عُلا، خالقِ بحر و بر — بھروسہ ہے مجھ کو تری ذات پر
نگاہیں ہیں لَا تَقْنَطُوْا پر مری — خطا کار پر ہو عنایت تری
کرم کر اَے ربِّ رحیم و کریم — بحقِ محمّد رؤفٌ رّحیم
تری بارگاہ میں سمیعُ الدّعا — ہے تابشؔ قصوری کی یہ التجا

جَلَّ جَلَالُہٗ

حضرت مولانا محمد منشا صاحب تابشؔ قصوری

اللہ جل جلالہٗ

اے خدائے ربِ کریم اے ستّار — کس سے ہو تیری نعمتوں کا شمار
کوئی تیرا شریک ہے نہ سہیم — ہے زمانے پہ تیرا لطفِ عمیم
تو ہی رحمان ہے رحیم ہے تو — بے طلب دے جو وہ کریم ہے تو
حیّ و قیوم لا شریک لہٗ — ہے ترا ذکر ہر کہیں ہر سُو
تو ہی معبود ہے تو ہی مسجود — ہے تری ذاتِ پاک لامحدود
عقل کس طرح تجھ کو پہچانے — کبریائی کا راز کیا جانے
سب کے لب پر ہے حمدِ پاک تری — کیا کرے حمد مشتِ خاک تیری
تیرے قبضے میں ہے حیات و ممات — لطف سے تیرے ہے جہاں کو ثبات
بے نواؤں کو بے نیاز کرے — تو جسے چاہے سرفراز کرے
بے ستوں سقفِ آسمانی ہے — قدرتوں کی تری نشانی ہے
قطرۂ آب کو کیا گوہر — تجھ سا کوئی نہیں ہے صورت گر
گوہرِ اشک تجھ سے تاباں ہے — جلوۂ جسم و جاں فروزاں ہے
حمد کے ہیں ہزارہا عنوان — حافظ بے ہنر سے کیا ہو بیاں
تیرے لطف و کرم پہ نازاں ہوں — تیرے محبوب کا ثناخواں ہوں
عشقِ خیر البشر عطا کر دے — دامنِ دل کو نور سے بھر دے

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم — جناب حافظ لدھیانوی صاحب

اَللہ جَلَّ شَانُہٗ

عطا کی زندگی ہر چیز کو ربِّ عُلیٰ تُو نے
بنائے دو جہاں اَے خالقِ اَرض وسماں تُو نے
نگاہوں کو عطا کی دَولتِ شرم وحیا تُو نے
تُو بخشا ہے دِلوں کو جذبۂ مِہر و وَفا تُو نے
فضاؤں کو مہک بخشی ہَواؤں کو دِل افروزی
بہاروں کو عطا کی ہے شمیمِ جانفزا تُو نے
کلی کو مسکراہٹ کی عطا غنچوں کو رنگینی
گُلِ خنداں کو بخشا ہے جمالِ دلرُبا تُو نے
ترے جلووں سے نُور افشاں ہے اِس عالم کا ہر ذرّہ
کہ مہر و ماہ و انجم کو عطا کی ہے ضیا تُو نے
تری قدرت کے مظہر ہیں مناظر کوہساروں کے
چمن زاروں کو بخشی ہے بہارِ دلکشا تُو نے

فروغِ مہر بخشا دن کو اور نورِ قمر شب کو
زمانے کو عطا کی گردشِ صبح و مسا تُو نے

نگاہِ شوق کو احساس ہو کیوں نارسائی کا
ہمیں دی ہے نویدِ نحن اَقرب اے خدا تُو نے

عدم سے ہست میں تبدیل ہر شے ہو گئی فوراً!
لبِ قدرت سے جب اِک حرفِ کُن فرما دیا تُو نے

ترنّم ریز مرغانِ چمن ہیں تیری مدحت میں
بنایا عندلیبِ زار کو رنگیں نوا تُو نے

نمایاں حُسنِ فطرت ہے ضیائے صُبحِ خنداں میں
شعاعِ مہر سے ہر چیز کو چمکا دیا تُو نے

عطا کی سنگریزوں کو بھی تُو نے تابِ گویائی
کیا ہے بے زبانوں کو تکلّم آشنا تُو نے

دیا تُو نے خرامِ نازِ خوباں آبِ دریا کو
تموّج جذرِ موجِ بحر کو سکھلا دیا تُو نے

ترے لُطف و کرم کا اِس زباں سے ہو بیاں کیونکر
عطا کی ہیں بشر کو نعمتیں بے انتہا تُو نے
بنایا ہے تری قدرت نے شاہوں کو گدا اکثر
فقیروں کو شہنشاہِ زمانہ کر دیا تُو نے
بشر کو تُو نے فخرِ آدمیّت سے نوازا ہے
کیا یُوں پیکرِ خاکی کو عظمت آشنا تُو نے
کرم تیرا کہ ہم کو خیرِ اُمّۃ تُو نے فرمایا
عطا تیری، دیا ہم کو رسُولِ مجتبیٰ تُو نے
متاعِ اُلفتِ احمد قمر کو بخش کر یا رب
دُعاؤں کو عطا حُسنِ قبولیّت کیا تُو نے

جلّ جلالہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم

جناب مولانا قمر یزدانی صاحب
پنوانہ۔ سیالکوٹ

اللہ
حق حق حق

دونوں جہاں سے برتر یا رب ہے نام تیرا
کرتے ہیں تاج والے بھی احترام تیرا
ارض و سما میں کوئی ہستی نہیں ہے ایسی
جو لمحہ بھر کو بدلے حکم و نظام تیرا
عصیاں شعار کو بھی تو ہی نوازتا ہے
شام و سحر ہے بندوں پہ لطفِ عام تیرا
تو نے ہی چاند سورج کو روشنی عطا کی
ظاہر ہے صحنِ گلشن سے اہتمام تیرا
تعمیرِ زندگی کا تو نے سبق دیا ہے
دریائے لطف و رحمت ہے ہر پیام تیرا
بارش کے ایک قطرہ کو صورتِ گہر دی
ذرّہ بنا ہے مثلِ ماہِ تمام تیرا
کرتے ہیں ناز اپنی تقدیر پر الٰہی
ہم کو ملا رسولِ خیرُالانام تیرا
لعل و گہر سے خالی دامن کو بھرنے والے
سلطانِ ہفت کشور بھی ہے غلام تیرا
پُرخوف و تُند موجیں بھی بن گئی ہیں ساحل
جاری ہوا زباں پر جس دم کلام تیرا

ہم کو بھی اپنی رحمت سے بامُراد کردے
ہے مرکزِ خلائق دربارِ عام تیرا

اصحابِ مُصطفیٰ کا دے جذبۂ اطاعت
بُھولیں کبھی نہ یارب کوئی کلام تیرا

آباد ہو کہ ویراں صحرا ہو یا گلستاں
سُنتے ہیں گُونجتا ہے ہر وقت نام تیرا

جس نے نبی کی اُلفت کا پی لیا ہے ساغر
بندہ وہی ہُوا ہے اِک شاد کام تیرا

اپنی رضا کی دولت مجھ کو بھی بخش یارب
کارِ ثواب میں ہو بندہ مدام تیرا

یارب نسیمؔ کو وہ جوشِ عمل عطا کر
جس سے کہ نشر کردے ہر ہر پیام تیرا

صلی اللہ علیہ وسلم ○ جَلَّ جَلَالُہٗ

(حضرت مولانا محمد صابر نسیم بستوی صاحب قادری رضوی)
(انڈیا)

اللہ جل

حق

محمدؐ کے خدائے لم یزل رب جہاں تو ہے
جدھر دیکھو اُدھر تو ہے عیاں تو ہے نہاں تو ہے

بڑی مدت سے سنتا تھا کہ تو ہے لامکانوں میں
مگر سمجھا ہوں اب نکتہ محیطِ لامکاں تو ہے

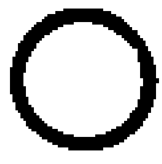
زمینوں آسمانوں میں مکانوں لامکانوں میں!
یہاں تو ہے وہاں تو ہے مگر جانے کہاں تو ہے

نظر کی روشنی تو ہے گلوں کی تازگی تو ہے
چمن کی دلکشی تو ہے بہارِ جاوداں تو ہے

مکیں تیرے مکاں تیرے ہیں رخشندہ جہاں تیرے
زمیں تیری زماں تیرے محیطِ بیکراں تو ہے

ہوا تیری چمن تیرے سرو تیرے سمن تیرے
ہیں صحرا و دمن تیرے قمر میں ضوفشاں تو ہے

یہ ہے دھوکا نگاہوں کا وگرنہ کچھ نہیں صابرؔ
بہر رنگ و بہر صورت خدائے مہرباں تو ہے



جلّ جلالہ

جناب صابرؔ چشتی صاحب فیصل آباد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ
نعتِ حق تعالیٰ

خالق بھی کارساز بھی پروردگار بھی
وہ جسکی ذات پردہ کشا پردہ دار بھی

ذکرِ خدائے پاک جو ہے جلّ شانہٗ
تسکینِ روح بھی ہے دلوں کا قرار بھی

سب میں اسی کے حکم سے دن ہو کہ رات ہو
شامِ خزاں اسی کی صبحِ بہار بھی

قدرت سے اسکی گرمِ سفر ہیں یہ مہر و ماہ
موجِ نسیم بھی ہے رواں آبشار بھی

وابستہ سب ہیں نظمِ قضا و قدر کیساتھ
لیل و نہار بھی روشِ روزگار بھی

بادِ خدا میں نغمہ سرا نغمہ سنج ہیں
طاؤس بھی ہزار بھی بلبل بھی سار بھی

کرتے ہیں اپنے حال میں سب بندگی پہ ناز
اہلِ ہوس بھی زاہدِ شب زندہ دار بھی

مجھ سے گنہگار کو بخشش کی ہے اُمید
اس سے کہ جو کریم ہے آمرزگار بھی

جلّ جلالہٗ

ماہر القادری صاحب

اللہ حق ہے

حمد بے حد ہے سزاوارِ خدائے دو جہاں
جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرارِ قلب و جاں
انضباطِ کائنات اِک حرفِ کُن سے کر دیا
اِنبساط و غم کا خالق کون ہے اس کے سوا
آگ کو حدّت عطا کی ہے، روانی آب کو
پھول کو رنگت تو نزہت گلشنِ شاداب کو
اس کے جلووں کا ہے منظر یہ جہانِ کُن فکاں
بے نشاں خود ہے نشاں اسکے ہیں عالم میں عیاں
اِبنِ آدم کے لئے کر دی مسخّر کائنات
سب علوم اس کو سکھائے از پئے عرفانِ ذات
ہیں نمایاں اس کی قدرت کے کرشمے دہر میں
زندگی اَمرت کو دی ہے موت ڈالی زہر میں

مُلحد و زندیق ہوں یا مُتّقی و پارسا
خالق و رازق وہی سب کا ہے وہ سب کا خدا
شُکر اس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا
بیکراں رحمت ہے اس کی لُطف ہے بے انتہا
اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال
اس کا ہے ذکرِ مقدّس ماورائے قیل و قال
جس طرح بے مثل ہے محمودِ ربّ ذُوالجلال
ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر و بے مثال

جل جلالہٗ
صلّی اللہ علیہ وسلّم

جناب راجہ رشید محمود ایم ، اے لاہور

اَللّٰہ
حق حق

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسماں کے ذرّے ذرّے ہیں ترے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اِک رازداں تیرا

جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا رازداں تُو ہے!
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تری ذاتِ معلّیٰ آخری تعریف کے لائق
ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

عزّ جلالہٗ

جناب الحاج محمد علی صاحب ظہوری قصوری

حق اللہ

جلوہ ویکھے اس منارے نوں — جدھی ترنجناں وچ پئی اے دھم
اوہ تے مے وحدت وچ رنگیا اے — نہیں تھہندا ذات دے کیہ ہو تم
جدھا شور چوطبق پیا پیندا اے — اوہ کول تیرے نت رہندا اے
کتے نحن اقرب کہندا اے — کتے آکھدا اے فی انفسکم
چھڈ جھوٹ بھرم دی بستی نوں — کر عشق دی قائم مستی نوں
گئے پہنچ سجن دی بستی نوں — جو ہوئے عمیٌ بکمٌ نے صمٌ
نہ تیرا اے نہ میرا اے — جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بناں مرشد رہبر کہیڑا اے — پڑھ فاذکرونی اذکرکم
بلھے شاہ ایہہ بات اشارے دی — جنھاں لگی تانگھ نظارے دی
دس پئی منزل ونجارے دی — ہے ید اللہ فوق ایدیکم

الف اللہ دل رتا میرا — مینوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے — ا دی لذّت آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں — ایہہ گل الف سمجھائی
بلھیا! قول الف دے پورے — جیہڑے دل دی کرن صفائی

جل جلالہ — حضرت بلھے شاہ صاحب قصوری
قدس سرہ

اللہ

حق حق

اوّل حمد خدا دا ورد کیجے عشق کیتا سو جگ دا مُول میاں
پہلاں آپ ہی رب نے عشق کیتا معشوق ہے نبی رسُول میاں
فعل عشق نہ ہے ربدی ذات فاعل عاشق اوسدے سب مفعول میاں
ہیسی عشق ظہور ہے عشق سارا عشق ہویا سدا معمول میاں
عشق پیر فقیر دا مرتبہ ای مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
عشق واسطے رب حبیب اُتے کیتا آپ فرقان نزول میاں
پڑھ پڑھ علم قضا بیہہ کرن قاضی باہجھ عشق دے رہن مجہول میاں
پڑھیاں علم نہ ربدی تم ہووے اکو عشق دا حرف منقول میاں
درجہ عشق ہے عاشقاں ماذناں دا کردے عشق نی مرد قبول میاں
منزل عشق دی پوچھ مقصود ملدا اجھیڑ سے ہور نی طول فضول میاں
بھانویں زہد عباداتاں لکھ ہووَن عشق باجھ نجات نہ مول میاں
عشق عاشقاں دا سر دار ہے جی۔ عاشق عشق نوں کرن قبول میاں
خاطر عشق دی زمیں اسمان بنیاں لوح قلم دا عشق اصول میاں
کھلے تنہاں دے باغ قلوب اندر جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں
وارث عاشقاں تے کرم ربدا اے جنہاں کیتا ہے عشق حصول میاں

جل جلالہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

حضرت وارث شاہ قدس سرہ
(از ہیر وارث شاہ)

حق اللہ حق

حُسن قبح سب مظہر ذاتی　　ہر رنگ میں ہر رنگ پیارا
نَحْنُ اَقْرَبُ رَاز انوکھا　　وَهُوَ مَعَكُمْ ملیا ہوکا
سمجھ سُبحانی ٹُر دعالم لوکا　　ہے سر روپ وِچ عین نظارا
وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ سرّ الٰہی　　تُو دِتِّیسْتُم فاش گواہی
ہر صُورت وِچ رانجھن ماہی　　کیتا ناز داڈھنگ نیارا
حُسن ازل دی چال عجیبے　　طرح لطیفے طرز عجیبے
آپ ہی عاشق آپ رقیبے　　تھی دلبر جگ موہیس سارا
کِتھ مطرب کتھ تان ترانے　　کِتھ عابد کتھ نفل دوگانے
کِتھ صوفی کِتھ مست یگانے　　کِتھ رنداں میں کرے اتارا
کیا افلاک عقول عناصر　　کیا متکلم غائب حاضر

سب جا نُورِ حقیقی ظاہر
کون فرید غریب وچارا

جلّ اللہ

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ
(دیوانِ فرید سے)

حمد اللہ جل شانہٗ

عشق بھنّا اخلاص نہلایا رنگیا رنگ شہودی
صدق صفا دی آب ہواؤں پلیا وچہ خوشنودی
برگ برگ ارادت ازلی نور رچیا یا ہویا
محبوبیت دی خمر طہوروں نشہ چڑھایا ہویا
افضل اطہر اکمل انور جیں وچہ سب وڈیائیاں
عدم تکلف والیاں جس تھیں ندیاں وہندیاں آئیاں
ازلی ازالی، ابدابادی حمد دوام دوامی
وچہ دربار وجوب غنا دے ایہہ سر سبز مدامی
کل مراتب حقی خلقی تنزیہی تشبیہی
مظہر حمد حمید حقیقی ایہہ مکشوف بدیہی
قدر نعم تھیں حمد الایا ہر حامد محمود دل
ہر معلوموں ہر موجودوں ہر ساجد مسجود دل
حمد چراغ دلاں تاریکاں مشعل شب مہجوروں
ہر ہر ذرہ جس تھیں چمکیا وچہ اقرار قصوروں
عجز کمال خدا دے حمدوں ہر ذرہ اقراری
دم دم لکھ لکھ لوں لوں حمدوں تھیئے نہ شکر گزاری

پاک منزہ خالق عالم باہجھ مثال نظیر دِل
اُسدا شکر نہ قدر بندے دا عقلاں وی تدبیر دِل

جس دے لطف قلم تھیں قطرہ یوسف جیہیاں شکلاں
اُسدے حمدوں وانگ زلیخا حال پریشان عقلاں

حادث کیہا قدیموں جانے جے لکھ اُڈّے ہوائیں
وِچ ڈب مر مندیاں عقلاں حیرت دے دریائیں

سَیر اِلیٰ اللہ لا اِلٰہ اِلّا اَنّہ تک سارا
اوہا معنی جلوہ کردے جیں دا سِر در نارا

تحت نفی دھر غیر اُڈالیوں ملی نجات جدالیوں
نال اثبات ثبوتی پھڑیاں ملی برات صفائیوں

اِکّا نور زمین آسمانی جسدے کارے سارے
جسدے فیض احدیّت کولوں نور کھلے چمکارے

ایہہ مصباح صفات زجاجوں لاٹ ملے بن نارے
وِچ مشکوٰۃ قلوب عشاقاں جگمگ نور کھلارے

حکموں باہجھ نہ انگل ہِلّے راز زبان نہ کھولے
ہر ہر وال اندر پُر معنی ویکھ متاں دِل ڈولے

ہر خوبی دا صاحب اوہا جس دا عالم سارا
غیر کیہا تدھ خوبی ڈٹھی قصد جہدے ول بھارا

عاکس عکسوں ہر جا اقرب اُسدی ذات احوالوں
اوہ اقرب تھیں اقرب جس تھیں شورش حُسن جمالوں ؟

اَنْزِ حلول اتّحاد نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانوں
جے پاویں حق پاویں جیویں کر ہے منصوص قرآنوں
جنہاں مذاق تسلیم پچھانن محو شیرینی قندوں
منفر ایاں ہر تلخی جاپے ہون خلاص نہ بندوں
عقل خیالوں وہم گمانوں تیریاں صفتاں عالی
خالق مالک جان جہاناں توں عالم دا والی

جل جلالہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب
عالمپوری قدس سرہ

(از قصص المحسنین)

حمد اللہ

حسن خط

حمد کروڑاں حمد ہزاراں حمد خدا اکبر نوں
جس دی کُنہ حقیقت عاجز کر دتا ہر ہر نوں
حمد اصیلاں حمد رفیقاں لائق خدا اکبر نوں
حمد نبیاں حمد صدیقاں حمد خدا برتر نوں
ہر ہر حمد اتے ہر قسماں اک خدا اکبر نوں
محی اتے ممیت خدا نوں خالق خیر بشر نوں
حمد بعیدی حمد قریبی خالق جن بشر نوں
حمد مقدس حمد مبارک خالق لیل نہر نوں
حمد تمامی حمد مدامی دافع شرک کفر نوں
حمد رفیعہ حمد شفیعہ خالق شام سحر نوں
حمد جمیلاں حمد شکیلاں خالق شمس قمر نوں
ہر ہر حمد اتے تعریفاں خالق بر بحر نوں
حمد یقینی حمد ایمانی دافع اثر زہر نوں
حمد ثنائیں شام صباحیں خالق برگ ثمر نوں
کل تحمید مجید ثنائیں مالک عرش دہر نوں
حمد خیال گمانوں باہر خالق تلخ شکر نوں
حمد جمالی حمد جلالی اک خدا اکبر نوں
حمد نشانی نور ایمانی خالق جفت وتر نوں
حمد محمدی حمد حبیبی خالق اس برتر نوں
حمد حبیب ہمیشہ لازم باطن تے اظہر نوں

صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ابوالاحسن محمد حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ مؤلف تفسیر جمانی

از عجائب القصص گلزار رسول

حمد ثنا اللہ عزّ

اوّل حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا

کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سُکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں

آپے دانا آپے بینا ہر کم کردا آپے
واحد لاشریک الٰہی صفتاں نال سنجاپے

واہ واہ صاحب بخشن ہارا تک تک ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ گھٹے ساڈا دیندا اکھیر نباہاں

کناں باجھوں سننے والا تکدا اے بن نیناں
باجھ زبان کلام کریندا ناں اُس بھائی بھیناں

غالب امر مبارک اُسدے نہ ہویاں نوں کیتا
ہویاں نوں نابود کریسی آپ ہمیشہ جیتا

خاک ہویاں نوں دوجی واری مُڑ کے زندہ کرسی
وچ میدان قیامت دے ہر کوئی لیکھا بھرسی

رحمت دا مینہہ پا خدایا باغ سُکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا
لد گئے اوہ یار پیارے قدر شناس ہمارے
سخن شناس محمد بخشا لعلاں دے ونجارے

جل جلالہ

حضرت میاں محمد بخش صاحب قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ عزوجل

نغمۂ توحید

الجزء الثانی

مناجات

مرتبہ

صوفی محمد عبد الغفار ظفر صابری رضوی

جاروب کش

دربارِ محدثِ اعظم پاکستان

فیصل آباد

اللہ تو حق ہے

ہمنوائے عطار

بحضورِ ربِّ احمدِ مختار

کفر کافر را و دیں دیندار را
ذرّۂ دردت بدہ عطّار را

حق الله

الحمد لمن هو اقرب الینا من حبل الورید

والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب القرآن المجید

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اہل البشریٰ والمزید

اما بعد

ادعونی استجب لکم

حق اللّٰہ ثمہ
حق

لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اَنْتَ مَوْلَاہٗ ۔ فَارْحَمْ عُبَیْدًا اِلَیْكَ مَلْجَاہٗ
یَا ذَا الْمَعَالِیْ عَلَیْكَ مُعْتَمَدِیْ ۔ طُوْبٰی لِمَنْ كُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہٗ
طُوْبٰی لِمَنْ كَانَ نَادِمًا اَرِقًا ۔ یَشْكُوْا اِلٰی ذِی الْجَلَالِ بَلْوَاہٗ
مَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَّلَا سَقَمٌ ۔ اَكْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہٗ
اِذَا خَلَا فِی الظَّلَامِ مُبْتَہِلًا ۔ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہٗ
سَاَلْتَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ كَنَفِیْ ۔ وَكُلَّ مَا قُلْتَ قَدْ سَمِعْنَاہٗ
صَوْتُكَ تَشْتَاقُہٗ مَلٰٓئِكَتِیْ ۔ فَذَنْبُكَ الْاٰنَ قَدْ غَفَرْنَاہٗ
فِیْ جَنَّۃِ الْخُلْدِ مَا تَمَنَّاہٗ ۔ طُوْبَاہٗ طُوْبَاہٗ ثُمَّ طُوْبَاہٗ

سَلْنِیْ بِلَا حِشْمَۃٍ وَّلَا رَھَبٍ
وَلَا تَخَفْ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ

جل جلالہٗ

امام المشارق والمغارب حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

اللہ

لَكَ الْحَمْدُ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْمَجْدِ وَالْعُلٰى
تَبَارَكْتَ تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ
اِلٰهِيْ وَخَلَّاقِيْ وَحِرْزِيْ وَمَوْئِلِيْ
اِلَيْكَ لَدَى الْاِعْسَارِ وَالْيُسْرِ اَفْزَعُ
اِلٰهِيْ لَئِنْ جَلَّتْ وَجَمَّتْ خَطِيْئَتِيْ
فَعَفْوُكَ عَنْ ذَنْبِيْ اَجَلُّ وَاَوْسَعُ
اِلٰهِيْ تَرٰى حَالِيْ وَفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ
وَاَنْتَ مُنَاجَاتِي الْخَفِيَّةِ تَسْمَعُ
اِلٰهِيْ فَاَنِسْنِيْ بِتَلْقِيْنِ حُجَّتِيْ
اِذَا كَانَ لِيْ فِي الْقَبْرِ مَثْوًى وَّمَضْجَعُ
اِلٰهِيْ اَذِقْنِيْ طَعْمَ عَفْوِكَ يَوْمَ لَا
بَنُوْنَ وَلَا مَالٌ هُنَالِكَ يَنْفَعُ
اِلٰهِيْ ذُنُوْبِيْ بَذَّتِ الطَّوْدَ وَاعْتَلَتْ
وَصَفْحُكَ عَنْ ذَنْبِيْ اَجَلُّ وَاَرْفَعُ
اِلٰهِيْ يُنَجِّيْ ذِكْرُ طَوْلِكَ لَوْعَتِيْ
وَذِكْرُ الْخَطَايَا الْعَيْنَ مِنِّيْ يُدَمِّعُ

إلٰهي إنْ أخْطَأتُ جَهْلًا فَطَالَمَا
رَجَوْتُكَ حَتّٰى قِيْلَ مَا هُوَ يَجْزَعُ

إلٰهي لَئِنْ خَيَّبْتَنِيْ أوْ طَرَدْتَنِيْ
فَمَا حِيْلَتِيْ يَا رَبِّ أمْ كَيْفَ أصْنَعُ

وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْا نَوَالَكَ رَاجِيًا
بِرَحْمَتِكَ الْعُظْمٰى فِيْ الْخُلْدِ يَطْمَعُ

إلٰهي بِحَقِّ الْهَاشِمِيِّ وَآلِهٖ
وَحُرْمَةِ أبْرَارٍ هُمُ لَكَ خُشَّعُ

إلٰهي فَانْشُرْنِيْ عَلٰى دِيْنِ أحْمَدَ
مُنِيْبًا تَقِيًّا قَانِتًا لَكَ أخْضَعُ

وَلَا تَحْرِمَنِّيْ يَا إلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى فَذَاكَ الْمُشَفَّعُ

وَصَلِّ عَلَيْهِ مَا دَعَاكَ مُوَحِّدٌ
وَنَاجَاكَ أخْيَارٌ بِبَابِكَ رُكَّعُ

جل جلالہ
صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

امام المشارق والمغارب مظہر العجائب والغرائب
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

اللہ

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ

صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

سَاَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا بَارِیَٔ النَّسَمِ

یَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْکَ مَغْفِرَةً
وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ یَا مُبْدِیَٔ النِّعَمِ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

اِلٰهِیْ تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ
بِاِخْلَاصِ الرَّجَاءِ لِلْخَلَاصِیْ

اَغِثْنِیْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ٥
بِفَضْلِکَ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

حق اللہ

الٰہی واقفی بر حالِ زارم — تو میدانی کہ جز تو کس ندارم
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر — از آنحضرت بغایت شرمسارم
الٰہی غرقہ ام در بحرِ عصیاں! — بدستِ رحمت انگن برکنارم
الٰہی خاطرم را جمع گرداں — کہ مسکین و پریشاں روزگارم
الٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت — بدہ بیداریم زیں کار و بارم
الٰہی برکشا از غیب راہے — ز چندے سال و مہ در انتظارم
الٰہی گر بخوانی ور برانی — تو دانی بندۂ بے اختیارم
الٰہی چوں عزیزم کردم امروز — مکن فردا بہ نزدِ خلق خوارم
الٰہی از کمالِ لطف بپذیر — دلِ سوزان و چشمِ اشکبارم
الٰہی راہِ مرداں، راہِ سخت است — تو آساں بگذراں زیں رہگذارم
الٰہی بر یکے گفتن بدہ، دہ — کہ تا من جاں بآسانی سپارم
الٰہی ہر شب تا منزلِ گور — ز لطفِ خویش گرداں غمگسارم
الٰہی ناظری کز شرمِ عصیاں — ہمہ اشکِ خوں از دیدہ بارم
الٰہی نفس و شیطاں در کمین است — ز الطاف و عنایت کن حصارم
الٰہی از عذابِ دوزخ و گور — نگہداری مرا اے شہر یارم
الٰہی بر جنید ایماں نگہدار — کہ این است حاصلِ جان اعتبارم

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حمدِ اللہ تعالیٰ

بادشاہا جرم ما را درگزار — ما گنہگاریم تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بےحد کردہ ایم
سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ام — آخر از کردہ پشیماں گشتہ ام
دائما در فسق و عصیاں ماندہ ام — ہمقرینِ نفس و شیطاں ماندہ ام
روز و شب اندر معاصی بودہ ام — غافل از امر و نواہی بودہ ام
بے گنہ نگذشت برمن ساعتے — با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
بر در آمدہ بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارم امید از لطفِ تو — زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا
بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود — نا امید از رحمتت شیطاں بود
نفس و شیطاں زد کریما راہ من — رحمتت باشد شفاعت خواہ من
چشم دارم کز گنہ پاکم کنی — پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نورِ ایمانم بری

بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ

عزّ اللہ
حق تعالیٰ

تا ابد یارب ز تو من لطفہا دارم امید
از تو گر امید برم از کجا دارم امی

زیستم عمرے بسے چوں دشمناں دشمن مگیر
بیوفائی کردہ ام از تو وفا دارم امی

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار زار
یک قدح زاں شربتِ دار الشفا دارم

ناامیدم از خود و از جملہ خلق جہاں
از ہمہ نومیدم اما از تو امیدارم ام

منتہائے کارِ تو دائم کہ آمرزیدن است
ز ابحر من ز رحمت بے منتہا دارم ام

ہر کسے امید دارد از خدا او جز خدا
لیک عمرے شد کہ از تو من ترا دارم ام

ہم تو دیدی من چہا کردم تو پوشیدی ز لطف
ہم تو میدانی کہ از تو من چہا دارم ام

ذرہ ذرہ چوں خدا گر داندم خاک لحد
بہر ہر ذرہ ز تو فضل خدا دارم ام

ہم بدم بد گفتہ ام بد ماندہ ام بد کردہ ام
با وجودِ ایں خطاہا من عطا دارم ام

روشنیٔ چشمِ من از گریہ کم شد اے حبیب
ایں زماں از خاکِ کویت توتیا دارم ا

محی میگوید کہ خونِ من جیب من بریخت
بعد ازیں کشتن از و من لطفہا دارم ام

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

غوث صمدانی قطب ربانی شہباز لا
حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ و تعا

نوٹ:۔ آسانی مشکلات بحالت سختی گیارہ بار روز اس مناجات کو پڑھا جا

ظفر صابری

اللہ

چو من پُر جُرم و عصیانم توئی غفّار یا اللہ — چو من با عیب و نقصانم توئی ستّار یا اللہ

بخوابِ مستی و غفلت ز سر تا پا گنہگارم — بہ ذکر و طاعتِ خود کن مرا بیدار یا اللہ

چنیں کز فعلِ زشتِ من خلائق جملہ بیزارند — تو با ما باش خوشنود و مشو بیزار یا اللہ

چناں کن از کرم بر من بنائے توبہ مستحکم — کہ رانم بر زباں ہر لحظہ استغفار یا اللہ

چناں کن از کرم در دل بحقِ احمدِ مُرسل — عذابِ مرگ چوں گردد مرا دشوار یا اللہ

نیابد در وجودِ من ز نیکی ہیچ کردارے — بہ بخشا بر منِ عاصی بدکردار یا اللہ

رود ہر لحظہ در طاعت دلِ من جانبِ دیگر — چنیں وسواسِ شیطانی ز من بردار یا اللہ

چو گورِ تیرہ تر وحشت نماید بر منِ مُجرم — بشمعِ مغفرت گرداں پُر از انوار یا اللہ

معین الدین عاصی را کہ می نالد بصد زاری — کُن ہم بخشش ایماں را سلامت دار یا اللہ

جلّ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجۂ اعظم حضرت معین الدین
اجمیری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان

یا اللہ مدد

حق ہے

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما — در فسق بیشمارم تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی کردم گناہ تو دانی — درماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیم
شرمندہ روئے زردم جرم عظیم کردم — خود را بتو سپردم تو رحم کن رحیم
غیبت دروغ گفتم غافل بسے بخفتم — توبہ بسے شکستم تو رحم کن رحیم
در وقت نزع جانم گویا بکن زبانم — تا کلمہ را بخوانم تو رحم کن رحیم
از تن رود چو جانم بستہ شود زبانم — بیچارہ چوں بمانم تو رحم کن رحیم
در گور چوں بمانم تنہا چوں بیکسانم — ہر دم ترا بخوانم تو رحم کن رحیما
یارب بحق مرداں گورم فراخ گرداں — از فضل تا قیامت تو رحم کن رحیما
یارب گنہگارم پُر عیب شرمسارم — جز تو کسے ندارم تو رحم کن رحیما
جنت بدہ مکانم با جملہ مومناں را — تا جاوداں بخوانم تو رحم کن رحیما
عمرم گذشت باطل کردم گناہ حاصل — برایں فقیر غافل تو رحم کن رحیم

من سعدی صفائم بردین مصطفائم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
ہر دم ہمیں بخوانم تو رحم کن رحیما

حضرت شیخ سعدی قدس سرہ شیرازی کا

حق اللہ حق

یارب از عشقِ خودت فارغ از ایامم کن
بادشاہی تو و من بندہ ات اکرامم کن

بے سرانجامم و بسیار پریشاں احوال
بے سرانجامی من بین و سرانجامم کن

گشتہ است کامِ من از محنتِ ہجرانِ تو تلخ
شیریں از شربتِ دیدارِ خودت کامم کن

دور افتادہ ام از بزمِ وصالت اے دوست
کششے جانبِ خویشم کن و شادم کن

ز آتشِ عشقِ تو دلسوختہ و تشنہ ترم
از بحارِ کرمت غرقۂ انعامم کن

بیخودی خواہم و مستی کہ ز ہستی برہم
از مئے عشقِ خود اے دوست مئے آشامم کن

تا بکے قطبِ دیں از ہجر بود نالہ کناں
مژدۂ وصل رساں یکرہ پیغامم کن

جل جلالہ

قطب الاقطاب شہیدِ محبت
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

اللہ حق
خدا حق

خدایا بجز تو الٰہے ندارم — بجز ذاتِ پاکت پناہے ندارم
نیم پاک دامن ز عصیاں بہ پشت — بجز لطفِ تو عذر خواہے ندارم
ہمیں از ازل تا ابد از سرِ صدق — بجز تو دگر بادشاہے ندارم
گناہِ تو دارم بکن ہر چہ خواہی — ولیکن کسے داد خواہے ندارم
بجز از کرم دستِ من تا بہ محشر — بجز قدرتت من سپاہے ندارم
توئی واقف از حالتِ من خدایا — کہ در دہر من دستگاہے ندارم
ز درد و غمت من بجاں تر سارم — کہ در سینۂ خویش آہے ندارم
ترایم، ترایم، ترایم چو صابر — بجز نامِ تو زادِ راہے ندارم

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ — کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آلِ رسول

علیٰ آلہٖ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ سعدی رح

حق اللہ عو

اے واقفِ اسرارِ ضمیرِ ہمہ کس
در حالتِ عجز دستگیرِ ہمہ کس
یارب تو مرا توبہ دہ و عذر پذیر
اے توبہ دہ و عذر پذیرِ ہمہ کس

گر من گناہ روئے زمیں کردستم
عفوِ تو امید ست کہ گیرد دستم
گفتی کہ بروزِ عجز دستت گیرم
عاجز تر ازیں مخواہ کہ اکنوں ہستم

یارب من اگر گناہ بے حد کردم
بر جان و جوانی و تن خود کردم
چوں بر کرمت وثوقِ کلّی دارم
برگشتم و توبہ کردم و بد کردم

بر سینۂ غم پذیرِ من رحمت کن
بر جان و دلِ اسیرِ من رحمت کن
بر پائے خرابات روِ من بخشائے
بر دستِ پیالہ گیرِ من رحمت کن

احوالِ جہاں بر دلم آساں مے کن
وافعالِ بدم ز خلق پنہاں مے کن
امروز خوشم بدار فردا با من
آنچہ از کرمِ تو مے سزد آں مے کن

یارب ز قبول و ز ردم باز رہاں
مشغولِ خودم کن از خودم باز رہاں
تا ہشیارم زنیک و بد میدانم
مستم کن از نیک و بدم باز رہاں

جل جلالہ اللہ صلی علیک یا رسول اللہ

از رباعیات
حضرت عمر خیام قدس سرہ

اللہ
حمدِ حق

الٰہی غنچۂ امید بکشائے / گلے از روضۂ جاوید بنما
بخنداں از لبِ آں غنچہ باغم / وزیں گل عطر پرور کن دماغم
دریں محنت سرائے بے مواسا / بنعمتہائے خویشم کن شناسا
ضمیرم را سپاس اندیشہ گرداں / زبانم را ستائش پیشہ گرداں
ز تقویمِ خرد بہروزیم بخش / ز اقلیمِ سخن فیروزیم بخش
دلے دادی زگوہر گنج بر گنج / ز گنجِ دل زباں را کن گہر سنج
کشادی نافۂ سرا طبع مرا ناف / معطر کن ز مشکم قاف تا قاف
ز شعرم خامہ را شکر زباں کن / ز عطرم نامہ را عنبر فشاں کن
سخن را خود سرانجامی نماندست / وزاں نامہ بجز نامی نماندست
دریں خمخانہ شیریں فسانہ / نمی یابم صدائے زاں ترانہ
حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند / تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
نہ نامے ماند زیشاں نے نشانے / نہ در دستِ زمانہ داستانے

بیا جامی رہا کن شرمساری
زصاف و درد پیش آر انچہ داری!

جل جلالہ

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ (از یوسف زلیخا)

حقِ اللہ

بزرگا بزرگی دہا بیکسم — توئی یاوری بخش و یاری رسم
نیاوردم از خانہ چیزے نخست — تو دادی ہمہ چیز و من چیزے تست
تو کردی چراغ مرا نور دار — زمن باد مشعل کشاں دور دار
عقوبت مکن عذر خواہ آمدم — بدرگاہِ تو روسیاہ آمدم
سیاہ مرا ہم تو گرداں سپید — مگردانم از درگہت نا امید
سرشت مرا کافریدی ز خاک — سرشتہ تو کردی زنا پاک پاک
خداوند مائی و ما بندہ ایم — بہ نیروئے تو یک بیک زندہ ایم
رہے پیش آور کہ در انجام کار — تو خوشنود باشی و من رستگار
گواہی دراں آرم از چار یار — کہ صد آفریں باد بر ہر چہار
امیدم تو ہست از اندازہ بیش — مکن نا امیدم ز درگاہِ خویش
چو داریم ناموس نام آوراں — بدہ دادم اے داورِ داوراں
سرے را کہ بر سر نہادی کلاہ — مبند از در پائے ہر خاک راہ
دلے را کہ شد خزینت راز دار — ز دریوزہ ہر درے باز دار
نکو کن چو کردارِ خود کارِ من — مکن کار با من چو کردارِ من

نظامی دراں بارگاہِ رفیع
نباشد بجز مصطفےٰ را شفیع
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ)

حضرت نظامی گنجوی قدس سرہ از سکندر نامہ

حمد اللہ

ای بنوازش درِ خود کردہ باز ۔۔۔ از من و از طاعتِ من بے نیاز

گم شدہ گانیم دریں تنگ نائے ۔۔۔ رہ تو نمائی کہ توئی رہنمائے

بینشِ من تیرہ شد از کارِ خویش ۔۔۔ سرمہ سپیدم دہ از انوارِ خویش

زیں دمِ غفلت کہ درونم گرفت ۔۔۔ نفسِ زبوں گیر زبونم گرفت

قوتِ شیریم چناں دہ بجنگ ۔۔۔ کاہوئے من باز رہد زیں پلنگ

آنچہ بود مصلحتِ کارِ من ۔۔۔ دور مدار از منِ کم دارِ من

تا ندہد فضلِ باراں فراخ ۔۔۔ کشتۂ کس بر ندہد نیم شاخ

تخمِ عمل دہ کہ بکارش برم ۔۔۔ ابرِ کرم بخش کزاں برخورم

کشتم ازاں ابرِ پُر آوازہ کن ۔۔۔ گلشنِ امیدِ مرا تازہ کن

آں عملم بخش کہ بے گفتنی ۔۔۔ پیشِ تو آرد بہ پذیرفتنی

حرفِ سیاہم کہ وبالِ من است ۔۔۔ سلسلۂ گردنِ حالِ من است

از رقمِ عفو دلم شاد کن ۔۔۔ خطِ امانم دہ و آزاد کن

جلّ جلالہٗ

ملک الشعراء بلبلِ بوستانِ محبوبِ الٰہی

حضرت امیر خسرو قدس سرہ العزیز

(مطلع الانوار)

حرز اللہ
حق نما

الٰہی گرچہ عصیاں شد شعارم
کرم ہا را ہنوز امید وارم

نصیب اندوز فیض سرمدم کن
جبیں سائے جناب احمدم کن

بنامش دہ زباں را شوق تکرار
برایماں ختم کن کار من زار

برائے من شفیع محشرش کن
وگر خاکم کنی خاک درش کن

بیا ساقی بیا اے قبلہ شوق
کہ دور آخر شد و باقی است ایں ذوق

شرابی دہ کہ باشد غارت ہوش
چکیدن کن کبابم را فراموش

جب پڑھے درود صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت غنیمت کنجاہی علیہ الرحمۃ

اے بہر کارے رفیقت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
وے نگہبان تن و جان تو اللّٰہُ الصَّمَدْ

لَمْ یَلِدْ یارت وَلَمْ یُوْلَدْ بہر جا دستگیر
وَلَمْ یَکُنْ حافظ ترا ناصر لَہٗ کُفُوًا اَحَدْ

جل تمجدہٗ
مودۃ القربیٰ حضرت سید محمد علی ہمدانی قدس سرہ العزیز

ہُو اللّٰہ

حق

الٰہی از غمت خوں در جگر کن | سرشک آباد چشم آباد تر کن
دلم زاں فرد گیسو در قرار است | نمیدانم کہ عشقت در چہ کار است
الٰہی آتشِ عشقِ جگر سیر | چراغِ خانقاہ و شعلۂ دیر
دلے دہ سر بسر عشق ہمہ سوز | سرشکِ دیدہ و داغِ دل افروز
دلے چوں قطرۂ لبریز چکیدن | دلے چوں شعلہ سرجوش تپیدن
دلے دہ مسکنِ عشق ستم زاد | زگرمیٔ محبت او ز آباد
دلے دہ ہمچوں گل در خوں نشستہ | دلے چوں خاطرِ بلبل شکستہ
دلے پروردۂ آغوشِ محشر | قیامت زاد ہائے آہ در بر
دلے از لذتِ آرام مہجور | سپند روئے آتش چشم بد دور
دلے دیوانۂ وحشی غزالاں | فدائے جلوۂ نازک نہالاں
دلے بیناز صورت حسنِ معنی | حریفِ بلبل و پروانہ اعنی
دلے دہ بر لبِ زمزمش صد آواز | سخن پرواز عشق فتنہ انداز
عزیزم ساز از لطفِ خطاپوش | شوم با شاہدِ مطلب ہم آغوش
الٰہی واقفِ خیلِ گیاہم | نویسد تا بکے عصیاں بناہم
ز فیضِ لذتِ نعتِ پیمبر | زباں را ساز موجِ آبِ کوثر
بیا اے ساقیٔ میخانۂ جود | کہ محتاجم بیک پیمانۂ جود
بدہ جامے کہ فضلش او فور است | غفور است و مغفور است و غفور است

حضرت غنیمت کنجاہی قدس سرہ (از نیرنگ عشق)

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حق اللہ حق

یارب بہ محمد و علی و زہرا — یارب بہ حسن حسین و آلِ عبا
کز لطف برآر حاجتم ہر دو سرا — بے منتِ خلق یا علی الاعلیٰ

حضرت ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

خداوندا بگردانی بلا را — ز ہر آفت نگہداری تو ما را
بحقِ ہر دو گیسوئے محمد — زبوں گرداں زبردستاں ما را

حضرت ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ

شاہا ز کرم برمنِ درویش نگر — برحالِ منِ خستہ دل ریش نگر
ہر چند نیم لائقِ بخشائش تو — برمن منگر بر کرم خویش نگر

یارب درِ غیر قبلہ گاہم نکنی — محتاجِ غنی و پادشاہم نکنی
کردی ز کرم موئے سیاہم تو سفید — با موئے سفید رو سیاہم نکنی

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر — روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر — از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اے خالقِ خلق رہنما بفرست — اے رازقِ رزق در کشا بفرست
کارِ منِ بیچارہ گرہ در گرہ است — رحمے بکن و گرہ کشا بفرست

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ — عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حضور — ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ

امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جَلَّ جَلَالُہٗ

یارب بکشا بر دلم از توبہ درے — بے منتِ مخلوق رساں ماحضرے
در باقیٔ عمرِ من چناں بگذارم — کز من نہ رسد بہ ہیچکس دردِ سرے

یارب تو درختِ عمرِ ما پست مکن — ما را ز شرابِ نیستی مست مکن
یارب بہ کرمِ جملہ جواں مرداں را — دل تنگ پریشاں تہی دست مکن

خونِ دلم و دو چشمِ پُرنم بہتر — از عیش و نشاطِ دلِ پُرغم بہتر
یک لحظہ حضورِ دل بہ درگاہِ تو — از بادشاہیٔ تمام عالم بہتر

یارب چہ کنم کہ ہیچکس یارم نیست — از شرمِ گناہ زباں گفتارم نیست
سرتا سرِ آفاق بہ ہیچم نخرند — یارب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

اے فضلِ تو دستگیرِ من دستم گیر — حیراں شدہ ام از خویش دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم — اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

حضرت بہاء الدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ

صبح و شام صدق سے کر دعا کہ رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا

سبحانہٗ جلالہٗ — اکبر الٰہ آبادی مرحوم

حق اللہ حق

خداوندا توئی حامی و ناصر — بحالِ بندگانِ خویش ناظر
ثنائے ذات پاکت می سرائم — زباں در شرحِ ذکرت می کشائم
ترا می زیبد الحق بادشاہی — کہ پیدا آری از مہ تا بماہی
توئی رزاقِ ہر پیدا و پنہاں — توئی خلاقِ ہر دانا و ناداں
الٰہا جز تو ما کس را نخوانیم — ازاں رو در پناہت می پناہیم

جل جلالہ

نام معلوم نہیں ہو سکا

الٰہی فضل خود را یار ما کن
ز رحمت یک نظر در کار ما کن
اگر فضلت قرینِ حال گردد
قرینم جملہ جاہ و مال گردد

حق اللہ

حق حق

تو بادشاہی کریما تو نماند کس ۔ بجز تو درد دلم دوا نماند کس
نہ بے کسم چو کسِ بیکساں توئی یا رب ۔ کس خودم چو تو خوانی مرا نماند کس
بہ بستِ نفسِ ستمگار خود گرفتارم ۔ اگر مرا نہ رہائی تو کہ رہاند کس
اگر بدرگاہِ خویشم دہی ثبات ز فضل ۔ مرا بہر در دہر کو کجا دواند کس
بہ تخت قربِ خویشم رساں از رہِ کرم ۔ تویم اگر نہ رسانی کجا رساند کس
مرا ز لطف چو خواندی مراں ز قہرم باز ۔ کہ ہر کرا تو برانی دگر نخواند کس
ز فضلِ رحمت انوار در دلِ حاکم
نشاں اگر نہ فشانی کجا فشاند کس

جل جلالہ

حضرت سلطان حمید الدین حاکم علیہ الرحمۃ

یا رب تو کریمی و کریمی کرم است
عاصی ز چہ رو برون ز باغِ ارم است
با طاعتم ار ببخشی آں نیست کرم
با معصیتم اگر ببخشی کرم است

حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ

اللہ حق تعالیٰ

الٰہی بحقِ نبیِ امام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
بحقِ امام علیِ مرتضیٰ — وصیِ نبی و ولیِ خدا
بحقِ بتولِ کہ زہراست او — نساءِ جہاں را دلیست آبرو
بحقِ امام حسن مجتبیٰ — جگر گوشۂ شاہ مشکل کشا
بحقِ امام شہیداں حسین — شہادت ازو یافتہ زیب و زین
بحقِ امام شہ دین و داد — کہ نامش علی ہست و زین العباد
بحقِ امام کہ باقر خطاب — شنیدم ازو راز روئے کتاب
بحقِ امام کہ او جعفر است — بصدق و صفا خلق را رہبر است
بحقِ امام کہ موسیٰ است نام — ازو یافتہ شرع و دیں انتظام
بحقِ امام علیِ رضا — لقب ضامن و ثامن آمد ورا
بحقِ امام محمد تقی — کہ دینِ نبی شد ازو منجلی
بحقِ امام نقی رہنما — شفیعِ خلائق بروزِ جزا
بحقِ امام حسن عسکری — کہ سوئے حقیقت کند رہبری
بحقِ امام کہ مہدیست آں — جہاں منتظر کے شود او عیاں
بحقِ ہمہ ذریاتِ رسول — کہ ہستند شاں جملہ اہلِ قبول
بحقِ محبان و اشیاعِ شاں — بحقِ غلامان و اتباعِ شاں

بحقِ ہمہ اولیاء انبیاء
کہ بودند شاں خاصگانِ خدا

بحقِ کسانیکہ با مصطفےٰ   شہادت گرفتند اندر غزا
بحقِ کسانیکہ با مرتضےٰ   رفاقت نمودند اندر وغا
بحقِ شہیدانِ دشتِ بلا   کہ دادند جان در رضائے خدا
بحقِ شہنشاہ دیں غوثِ پاک   نوازندۂ از سمک تا سماک
بحقِ شہنشاہِ ایں بارگاہ   کہ ہر فرد فرد است عالم پناہ
بحقِ کسانیکہ دیوانہ اند   بشمع جمالِ تو پروانہ اند
بحقِ قلندر وشاں خاکسار   کہ دارند از سلطنت ننگ و عار
بحقِ مشائخ کہ در راہِ ایں   نجوم الہدیٰ اند و شمس الیقیں
بحقِ کریمانِ دینِ متیں   کہ ہستند دیں را نصیر و معیں
گناہانِ ما را ببخش اے کریم   کہ انّی لئیمٌ و انت الکریم
بہر مشکلاتے کہ داریم ما   بفضلِ خود آساں بکن اے خدا
نجاتیم دہ اے خدا زیں بلا   بکن دور ایں نفس و شیطاں زما
مراداتِ یارانِ ایں انجمن   برآور بہ لطفِ خود اے ذوالمنن
شفا دہ مریضانِ اسلام را   برالتیاں کشا بابِ انعام را
بدہ مومناں را تو فتح و ظفر   بکن کافراں را ذلیل و بتر
بدینِ نبی رونقے دہ تمام   کہ بر شرع قائم شود خاص و عام
درِ معرفت بر دلِ من کشائے   کہ ناید نظر جز تو از ما سوائے
خطے بر گناہِ وجودم بکش   خلاصم بفرما ازیں کش مکش
شرابِ محبت بنوشاں مرا   جدا ساز از اہلِ ہوشاں مرا

زخود بیخودم ساز اے ذوالجلال
فراموشیم دہ ز ہر قیل و قال

نماند مرا اسم و رسم و اثر — ندارد کسے از نشانم خبر
تو باشی ہمیشہ بملکِ وجود — شہنشاہ و سلطانِ تختِ شہود
بعجز و نیاز اے بے نیاز
تلطف بفرما و با من بساز

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت شاہ نیاز بریلوی قدس سرہ

(از دیوان شاہ نیاز)

من بندہ عاصیم رضائے تو کجاست
تاریک دلم نورِ صفائے تو کجاست
مارا تو بہشت اگر بہ طاعت بخشی
ایں مزد بود لطف و عطائے تو کجاست

در ملکِ تو از طاعتِ من ہیچ فزود
در معصیتے کہ رفت نقصانے بود
بگذار مگیر زانکہ معلوم شد
گیرندہ دیرے و بگذارندہ زود

جل جلالہٗ — حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ

حق اللہ حق حق

یارب بپادشاہِ رسل ماہِ ہاشمی	یارب بہ رہنمائے سُبل شاہ لافتیٰ
یارب بنور بدرِ تمامِ آں پیرِ پارسی	یارب بصدقِ بوذر آں میرِ پارسا
یارب باشکِ دیدۂ گریانِ فاطمہ	یارب بسوزِ سینۂ بریانِ مجتبیٰ
یارب باشکِ چشمِ اسیرانِ ماریہ	یارب بحزنِ حلقِ شہیدانِ کربلا
یارب بآفتابِ امامت علی کہ ہست	مفتاحِ آفرینش و مصباحِ اہتدا
یارب بنورِ بینشِ باقر کہ پرتویست	از نورِ او ظہورِ کراماتِ اولیاء
یارب بفقرِ مذہبِ جعفر کہ جلوہ ایست	از صدقِ او شہودِ مقاماتِ اوصیاء
یارب بجاہِ موسیٰ کاظم کہ بو نفیس	با علمِ او بہ پویہ سبق بردہ از صبا
یارب بپادشاہِ خراسان کش آسماں	ہر دم کند سجود کہ روحی لک الفدا
یارب بجود عامِ محمد کہ کردہ اند	تعویذ جاں ز حرز جوادِ ذی انبیاء
یارب بمہر بر رخِ نقاوت نقی کہ یافت	سجدہ ہزار عالم از و نزہت دلوا
یارب بنورِ دعوتِ حسن کہ ہست	مبنیِّ او حقیقتِ جامِ جہاں نما
یارب بنورِ حجتِ قائم کہ تا قیام	قائم باد ست قائمۂ عرشِ کبریا
فضلے کہ از رشد آید بر رخ شوم خلاص	رحمے کہ از مہالکِ دوزخ شوم رہا
بر ہانم از وساوسِ ایں نفسِ دوں پرست	در یابم از کشاکشِ ایں طبعِ خود ستا
چندم بکارگاہِ طلب نفس در تعب	چندم بپارگاہِ فنا روح در عنا

اُدْعُوْكَ رَاجِيًا دَ اَنَادِيْكَ فَاسْتَجِبْ
يَا مَنْ يُجِيْبُ دَعْوَةَ دَاعٍ اِذَا دَعَا

فَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِكَ یَا نَفْسُ وَاهْتَدِیْ
بِاللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ یَهْدِیْ لِمَنْ یَّشَآءُ

جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم
ورضی اللہ تعالیٰ عنہم

از کلیاتِ حکیم قاآنی

رباعیات

یارب من اگر مست و اگر ہشیارم
ہنگام جزا چو با تو افتد کارم
گر خفتہ غفلتم و گر ہشیارم
بر نیّتِ من بہ بیں بہ بر کردارم

یارب قدمے براہِ توحیدم دہ
دل بستگی بسترِ تحقیقم بخش
شوقے بہ نہانخانۂ تجریدم دہ
آزادگی زقیدِ تقلیدم دہ

یارب ز کرم امیدِ بے بیمم دہ
تاریکی عقل در کشاکش دارد
علمے کہ رضائے تست تعلیم دہ
از شمعِ رضا فروغِ تسلیم دہ

جل جلالہٗ

فیضی شاعر دربار اکبری

(از دیوانِ فیضی)

عزّ اللہ
حق تعالیٰ

اے خدا اے مہرباں مولائے من | اے انیسِ خلوتِ شبہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز | دائم الاحسانِ شہ بندہ نواز
اے بیادت نالۂ مرغِ سحر | اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم | اے بفضلِ تو کفیلِ مشکلم
ما خطا آریم و تو بخشش کنی ! | نعرۂ اِنّی غفورٌ ہا می زنی
اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا | اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا
زہر ما خواہیم و تو شکر دہی | خیر را دانیم شر از گمرہی
اے خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ | چار یارِ پاک و آلِ باصفا
بہرِ مردانِ رہت اے بے نیاز | مردماں در خواب ایشاں در نماز
بہرِ آبِ گریۂ تر دامناں | بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں
پُر کن از مقصد تہی داماں ما | از تو پذرفتن ز ما کردن دعا
ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں | جز دعائے نیم شب اے مستعاں
بلکہ کارِ تست اجابت اے صمد | ویں دعا ہم محض توفیقت بود
ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود | فضلِ تو دل داد اے ربِّ ودود
تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہاں | اوست بس ما را ملاذ و مستعاں

کیست مولائی بہ از ربِّ جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

حمد اللہ

محیطِ رحمتا بے کس نوازا ... بہ ہنگامِ مصیبت چارہ سازا
بہ امیدِ کرم ما بندگانت ... سرِ افتادگی بر آستانت
توئی آرامِ جانِ بیقراراں ... تسلیٔ دلِ امیدواراں
بہ شستِ استخوانم خار خار است ... شرارے پنبہ زارم را بکار است
منور کن حریمِ سینہ ام را ... تجلی کن زرنگ آئینہ ام را
بدردِ خود مرا دلبستگی دہ ... وزاں دلبستگی دل خستگی دہ
بجز دردِ تو گر خوب است و گر زشت ... کند آئینۂ دل را چو انگشت
زدل گرمی بجوشاں سینۂ من ... بخورشیدے برآر آئینۂ من
خداوندا زپندارے کہ داریم ... نگوں سار و پریشاں روزگاریم
تلف شد ماضی و حالم زبوں است ... نمیدانم کہ مستقبل چگون است
کرامت گر کنی توفیقِ طاعت ... درست آید بما نقشِ شفاعت
خدا یوں معصیت بر ما قضا کرد ... محمد را شفاعت خواہ ما کرد
خداوندا بنہ در سینہ ام نور ... ہوائے غیر کن از خاطرم دور

زبادش روحی ازبند فسرولب
بکامِ دشمنش بردار یا رب

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ اصغر علی صاحب روحی علیہ الرحمۃ
پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔

اللہ

ازدرد بےقرارم فریادرس الٰھی — کس نیست جز تو یارم فریادرس الٰہی
بیمار و ناتوانم بلبم رسیدہ جانم — جز تو کسے ندارم فریادرس الٰہی
مسکین و دردمندم سوزندہ چوں سپندم — دل با تو جز نہ بندم فریادرس الٰہی
بیچارہ و فقیرم در دست غم اسیرم — پیوستہ تن حقیرم فریادرس الٰہی
دم دم بسے بلاہا کردم بسے خطاہا — بر نفس خود جفاہا فریادرس الٰہی
چرخ از تو شد معلّق فرمان است مطلق — ہستی خدائے برحق فریادرس الٰہی
معبود لایزالی دانائے ہر کمالی — از تو کنم گدائی فریادرس الٰہی
دردم را دوا کن ایماں مرا عطا کن — زحمت ز من جدا کن فریادرس الٰہی
تو عالم الغیوبی تو ستار کل عیوبی — تو غافر الذنوبی فریادرس الٰہی

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ
عمرے تباہ کردہ فریادرس الٰہی

جلّ جلالہ

جناب شمس صاحب

حق تعالیٰ اللہ عزّ

الٰہی شب و روز خوانم دُعا — شوم شاد کام از وصالِ حبیب
ببوسم سرِ آستانِ رسُول — بگیرم زمین و سعادت نصیب
رساں بر درِ شاہِ بطحا مرا — اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِالْکَرَمْ یَا مُجِیْب

ایضاً

الٰہی غرقِ دریائے گناہم — بدم تیرہ دردم روسیاہم
درے بر من کشا از رحمتِ خویش — رہم بنما کہ من گم کردہ راہم
بحالِ بندگاں داری نگاہے — بمن بنگر کہ محتاجِ نگاہم
منم افتادہ در چاہِ مذلت — تو دستم گیر برآور ز چاہم
مرا از فتنۂ شیطاں نگہدار — ز شرِ نفس دار اندر پناہم
ندارم آرزوئے از زر و سیم — نباشد خواہشے از مال و جاہم
مرا از دولتِ دیں بہرہ ور کن — الٰہی دولتِ دُنیا نخواہم
خدایا بر منِ عاصی ببخشا — بیا ور رحم بر حالِ تباہم
بروئیم بابِ احساں باز فرما — مرا با عفو سرافراز فرما

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

ضیاء محمد صاحب ضیاء پسروری

ارمغانِ عشق

نور اللہ
حق

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

شجرہ مبارکہ

عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ رقیہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

حمد ہے اس ذاتِ واحد کبریا کیواسطے
اور درود نعتِ محمودِ خدا کیواسطے

حضرتِ بوبکر اور فاروقِ اعظم باصفا
حضرتِ عثمان علی دستِ خدا کیواسطے

نظرِ رحمت ہو تری یارب سدا اصحاب پر
اور سب ازواج وآلِ مصطفیٰ کیواسطے

نورِ عرفاں یا خدا اپنے کرم سے کر عطا
پیرِ کامل برترے محبوبِ خدا کیواسطے

دامِ شیطاں سے مجھے کردے عطا یارب نجات
شاہ محمدِ یا حسینِ اصفیا کیواسطے

اپنے ذکر وفکر کی توفیق یارب کر عطا
شاہ علیؒ با حسینِ پارسا کیواسطے

نفس وشیطاں سے مجھے تو یا خدا محفوظ رکھ
شاہ غلامِ با حسینِ پُرضیا کیواسطے

دے مجھے اپنے کرم سے عافیت دارین میں
حضرتِ عبدالکریم پیشوا کیواسطے

دل مرا پُرنور فرما معرفت کے نور سے
شاہ منور باعلیؒ مقتدا کیواسطے

دو جہاں میں ہو الٰہی ہر جگہ تیرا کرم
پیرِ پیراں غوثِ اعظم حق نما کیواسطے

کر عطا تو سعد بہرِ بوسعید بوالحسن
بوالفرح طرطوسیؒ نورِ خدا کیواسطے

دے مجھے تو وہ بصر تجھ بن نہ کچھ آئے نظر
عبدِ واحد اور شبلی رہنما کے واسطے

جُندِ شیطاں سے بچا بہرِ جُنیدِ باصفا
بہرِ سری معروف کرخی باسخا کے واسطے

صدقہ داؤد طائی اپنا عرفاں کر عطا
اور اس عجمی حبیبِ کبریا کے واسطے

دو جہاں میں سرخروئی یا خدا کیجے عطا
حضرتِ شاہ حسن بصری اولیاء کے واسطے

محویت اپنی عطا کر غیریت دل سے نکال
شاہِ عرفاں شیرِ یزداں مرتضیٰ کے واسطے

بحرِ عرفاں سے مرے مولا مجھے سرشار کر
باعثِ ایجادِ عالم مصطفےٰ کے واسطے

انبیاء و اولیاء و اصفیاء کا واسطہ
کر عطا حق الیقیں عین الہدیٰ کے واسطے

جل جلالہٗ، صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ظفر صابری

حق اللہ ہے حق

شجرۂ مبارکہ

عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کیواسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کیواسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کیواسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کیواسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کیواسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کیواسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کیواسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کیواسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کیواسطے

نصرِ ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دین محی جانفزا کیواسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کیواسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کیواسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شاہ ضیاء مولا جمال الاولیا کیواسطے

دے محمد کیلئے روزی کر احمد کے لئے — خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے — عشقِ حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حبِ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے — کر شہیدِ عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پرنور کر — اچھے پیارے شمس دیں بدرُ العلیٰ کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر — حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے
نورِ جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے — بوالحسین احمدِ نوری ضیا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل ہمیں — میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
حامدؔ و محمود اور حماد و نوری کر ہمیں — میرے آقا حضرت حامد رضا کے واسطے
بہرِ امجد کر عطا ہم کو رضائے مصطفیٰ — اور شریعت کی بہاریں مصطفیٰ کے واسطے
یاالٰہی سرورِ احمد پہ ہو وقتِ اجل — مرشدی سردار احمد بارضا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز، علم و عمل
عفو و عرفاں، عافیت ہر اک گدا کے واسطے

عہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب، صدر شریعت مولانا امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خانصاحب مدظلہ اعلیحضرت بریلوی قدس سرہ کے خلفاء ہیں اور حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ تینوں حضرات کی طرف سے مجاز ہیں

جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہم

ظفر صابری

عز اللہ
حق عنہ

شجرہ مبارکہ

عالیہ قادریہ برکاتیہ مقتدریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

یا نبیؐ الانبیاء یا مرتضیٰ مشکل کشا — یا حسین ابن علی یا حضرت زین العبا
یا باقر و جعفر شہِ کاظم، علی موسیٰ رضا — یا شہِ معروف کرخی یا سریؔ یا خدا
یا جنید و شبلی دیا عبدِ احد حق نما — بوالفرح یا بوالحسن یا بوسعید سعدِ زا
یا حضور غوث اعظم بادشاہِ اولیاء — عبدِ رزاق و ابوصالح شہِ اہلِ صفا
یا محی الدین یا سید علی موسیٰ حسن — احمد جیلی بہاؤ الدین درِ بے بہا
سید ابراہیم یا شیخ بھکاری یا حیا — یا جمالِ اولیاء سید محمد با صفا
سید احمد شاہ فضل اللہ یا پیر بدی — برکت اللہ حضرتِ آلِ محمد پر ضیا
شاہِ حمزہ آلِ احمد شمسِ دین قطب انوری — عینِ حق نفس رسول و مظہرِ حق نما
محوِ ذاتِ کبریا یا شاہ عبد المقتدر — پیر و مرشد حضرت عبد القدیر با صفا
عزیز قادری کا یا الٰہی واسطہ — مصطفیٰ کا ذکر میرے لب پہ ہو جاری سدا
ان بزرگوں کا تصدق ان بزرگوں کا طفیل — پیشِ نظر ہو ہر گھڑی جلوہ تیرے محبوب کا

عزتِ دارین حاصل ہو دعا ہو یہ قبول
یا الٰہی خاتمہ بالخیر فرمانا مرا

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ق اللہ حق

شجرہ مبارکہ

چشتیہ صابریہ سراجیہ حبیبیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سد بیحد ہے جناب کبریا کیواسطے ۔۔۔ ہو درود و نعت احمد مصطفےٰ کیواسطے
ز صدیقِ اکبر اور فاروقِ عمر ۔۔۔ حضرت عثمان علی المرتضےٰ کیواسطے
بھیج یارب ان پہ رحمت اور سب اصحاب پر ۔۔۔ اور سب ازواج و آلِ اصفیا کیواسطے
ین کے سردار کی سچی غلامی کر عطا ۔۔۔ حضرتِ سردار احمد پیشوا کیواسطے
ر عطا دل کو مرے فانوسِ وحدت کی ضیا ۔۔۔ پیرِ کامل برق چشتی باخدا کیواسطے
بنے نورِ معرفت سے دل مرا معمور کر ۔۔۔ سیّدِ انور علی صاحب لقا کیواسطے
ر کر ظلمت گناہوں کی الٰہی قلب سے ۔۔۔ شاہ سراج الحق چشتی پیشوا کیواسطے

ر کر دے صاف روشن یا الٰہی دل مرا ۔۔۔ شاہ محمد باحسینِ اصفیا کیواسطے
نظ میں رکھ یا الٰہی تو گناہوں سے مجھے ۔۔۔ شاہ علیِ باحسین پارسا کیواسطے
ر شاہِ محمد جو کہ ہیں محمودِ حق ۔۔۔ شاہ غلام باحسینِ پُرضیا کیواسطے
بدرحمٰن اور حضرت خواجہ عبدالحکیم ۔۔۔ شاہ عنایت باکرامت مقتدا کیواسطے
ی سوالی مانگتا ہوں بھیک تیرے عشق کی ۔۔۔ سیّدِ شاہ بھیک میراں رہنما کیواسطے

ر شاہ ابوالمعالی اور داؤدِ عزیز ۔۔۔ شاہ محمد صادق صدق و صفا کیواسطے
سے عاصی و شقی کو یا الٰہی کر سعید ۔۔۔ بوسعیدِ حضرتِ اہلِ ضیا کیواسطے
اہ نظام الدین بلخی و جلال الدین ولی ۔۔۔ عبدِ قدوس ہادیٔ راہِ ہدیٰ کیواسطے
لٰہی کر عنایت اسکو اپنا ذوق و شوق ۔۔۔ ہادی و مرشد محمد رہنما کیواسطے
ج عارف، عارفِ راہِ شریعت کیلئے ۔۔۔ شیخ احمد عبدِ حق باحق نما کیواسطے

شاہ جلال الدین و شمس الدین کے یارب طفیل
شاہ علاؤالدین صابر با رضا کیواسطے

ہادی و مولیٰ ہمارے شاہ فریدالدین ولی
شاہ قطب الدین کاکی اولیاء کیواسطے

یاالٰہی میرے ہر اک کام میں تو ہو معین
شاہ معین الدین چشتی پیشوا کیواسطے

شاہ عثمان و شریف زندنی کے نام سے
خواجہ مودود چشتی مقتدا کیواسطے

کر مری نصرت الٰہی چاہِ ظلمت سے نکال
شاہ ناصر دین یوسف مہ لقا کیواسطے

زہد و تقویٰ کر عنایت اور مجھے زاہد بنا
شاہ محمد زاہد اہلِ بقا کیواسطے

یاالٰہی بخش دے مجھ روسیاہ کے سب گناہ
احمد ابدال چشتی مقتدا کیواسطے

شیخ بواسحاق شامی کیلئے اب رحم کر
حضرت ممشاد علوی باخدا کیواسطے

دے مجھے وہ بصر جس سے تو ہی تو آئے نظر
بوہبیرہ بصری صاحب ہدا کیواسطے

بیخودی کا جام یارب عشق سے اپنے پلا
شاہ حذیفہ مرعشی اہلِ دعا کیواسطے

شاہ ابراہیم ادھم اور فضیل ابنِ عیاض
خواجہ عبدالواحد ابنِ زید شاہ کیواسطے

مجھ گدا اور بے نوا کی دستگیری کیجئے
حضرت شاہ حسن بصری اولیا کیواسطے

دین و دنیا کی مری سب مشکلیں آسان کر
شاہ مرداں شیرِ یزداں مرتضیٰ کیواسطے

جام اپنے وصل کا یارب عنایت کر مجھے
سرورِ عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں دربار میں
کر قبول انکی شفاعت ہر گدا کیواسطے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

؎ حضرت محدث اعظم پاکستان کے پیر و مرشد حضرت شاہ سراج الحق صاحب ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صوفی حبیب الرحمٰن صاحب برقؔ۔ سید انور علی شاہ صاحب، حضرت پیر شاہ سراج الحق صاحب کے پیر بھائی ہیں قدس اسرارہم

ظفر صابری

حق اللہ

حق نعا

شجرہ مبارکہ

چشتیہ نظامیہ برکاتیہ رضویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یاالٰہی مصطفےٰ و مرتضےٰ کے واسطے — اور حسن بصری حبیبِ آشنا کے واسطے
عبدِ واحد کا تصدق از پئے خواجہ فضیل — اور ابراہیم و حذیفہ کی ولا کے واسطے
واسطہ خواجہ ہبیرہ حضرت ممشاد کا — اور ابو اسحٰق باصدق و صفا کے واسطے
دے ابو احمد کا صدقہ بو محمد کا طفیل — یوسف و مودود چشتی باخدا کے واسطے
واسطہ تجھ کو شریف و خواجہ عثمان کا — اور معین الدین چشتی رہنما کے واسطے
قطبِ دیں خواجہ فریدالدین و محبوبِ الٰہ — اور نصیر و صدرِ دیں صاحب ولا کے واسطے
شیخ فتح اللہ اور عیسیٰ بہاؤالدین شاہ — حضرت سالارِ مہر پرضیا کے واسطے
از پئے خواجہ بہاؤالدین ضیا بخشِ جہاں — شیخ مخدوم جمالِ اولیا کے واسطے !
حضرت سید محمد سید احمد کا طفیل — شاہ فضل اللہ کے لطف و عطا کے واسطے
بہرِ ابوالبرکات اور آلِ محمد کا طفیل — شاہ حمزہ آلِ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت آلِ رسول اور ابوالحسین پرضیا — اعلیحضرت مرشدی احمد رضا کے واسطے
بخش دے ہمکو برائے حضرت حامد رضا — حضرت امجد علی اور مصطفےٰ کے واسطے
کر عطا مجھکو الٰہی لذّتِ سوز و گداز — مرشدی سردار احمد بارضا کے واسطے

از طفیلِ خواجگانِ چشت اے میرے خدا
ہو قبول انکی شفاعت ہر گدا کے واسطے

جَلَّ جَلَالُہٗ و صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اللہ

یا الٰہی حشر میں خیر الوریٰ کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم جنابِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سوا نیزے پہ آوے آفتاب
اس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں نیچے لواءِ حمد کے
سیدِ سادات فخرِ انبیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہ ہنگامِ گذر
دستگیرِ دو جہاں اس پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل میزان میں تُلنے لگیں
سیدِ ثقلین ختم الانبیاء کا ساتھ ہو

یا الٰہی شغلِ نعتِ مصطفائی میں رہوں
جسم و جاں میں جب تلک میری ذکا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے یہی کافی ہے یا رب یہ دعا
دفترِ اشعارِ نعتِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء قدس سرہ

اللہ حق حق

شجرہ مبارکہ

سلسلہ قادریہ قلندریہ برقیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ہے ادب بھی لازمی پہلے دعا کیواسطے
یہ طریقہ ہے حصولِ مدعا کیواسطے
حمد کہنی چاہیئے پہلے دعا کیواسطے

اَلْوَهَّابُ الْحَكِيْمُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ
اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْحَلِيْمُ
وصف ہیں سب ایک ذاتِ کبریا کیواسطے

باعثِ تخلیقِ عالم بے شبہ جسکا وجود
اس شہِ خوباں کی اک اک بات پر لاکھوں درود
اور صلوٰۃ بے عدد اس مہ لقا کیواسطے

حامد و محمود ختم المرسلیں نور الہدیٰ
مصطفےٰ و مجتبیٰ العینی سراج الانبیاء
واسطہ جن کا خدا ہے جو خدا کیواسطے

ظلمتِ عصیاں کے باعث حال ہے میرا تباہ
اپنے پیاروں کا تصدق دے مجھے اپنی پناہ
عارفِ حق برق سے محبوبِ خدا کیواسطے

جان و دل میرے ہیں قربانِ محمد اور حسین
حشر میں مل جائے دامانِ محمد اور حسین
حضرت صوفی محمد رہنما کیواسطے

محفلِ عشاق میں کچھ بادہ جامِ مری
پرتوِ انوار سے قسمت چمک جائے مری
حضرت حافظ علی شمعِ ہدیٰ کیواسطے

میرے سر کو اپنے در کی جبہ سائی کر عطا
تیرا بن جاؤں مجھے وہ دلربائی کر عطا

حضرت محمود کی طرز ادا کے واسطے

دور کر دے میرے دل سے رنج و فکر ماسوا
عشق بھی دل میں ترا ہو خوف بھی دل میں ترا

شاہ غلام با حسینِ حق نما کے واسطے

ڈال دے بس اک نگاہِ فیض میرے قلب پر
جلوۂ انوار سے معمور ہو جائے جگر

عبد رحمٰن حافظ و گنج عطا کے واسطے

پاک ہو جائے ریاکاری سے میری زندگی
دل کو چمکا دے ترے انوار کی تابندگی

اس کریمِ پاک طینت بے ریا کے واسطے

دامنِ امید بھر دے اپنے فیض خاص سے
کچھ عطا ہی کو کر دے اپنے فیض خاص سے

عبد رحمٰن قلندر باخدا کے واسطے

دل سے ہر اک چیز مٹ جائے ترے غم کے سوا
عمر بھر پاتا رہوں تیری محبت کا مزا

مرشد و مولیٰ قلندر مجتبیٰ کے واسطے

اس طرح ہو جائے دل پر تیری الفت کی جلا
عکس رخ آئے نظر آئینۂ دل میں ترا

حضرت قدوس کے قدس و صفا کے واسطے

صبر اور ایثار کی تعلیم دے مجھکو خدا
دل کو دے میرے الٰہی درسِ تسلیم و رضا

اس سلامِ مقتدا و پیشوا کے واسطے

آتشِ حبِ نبی دل میں بھڑک جائے مرے　　جو خیالِ غیر اللہ کو سراسر پھونک دے
شاہ قطب پروانۂ شمعِ ہدیٰ کے واسطے

ذرہ ذرہ میں تو ہی آئے نظر جلوہ نما　　اے مرے ستار دہ چشمِ بصیرت کر عطا
شاہ بنا دل حقیقت آشنا کے واسطے

یوں تو خورشید قمر میں بھی ہے تیری ہی ضیاء　　میری قسمت کے ستارے کو بھی چمکا اے خدا
شاہ نجم الدین قلندر پُر ضیا کے واسطے

ڈال دے مجھ کو الٰہی اپنی سیدھی راہ پر　　رحم فرما اپنے اس دیوانۂ گمراہ پر
خضرِ رومی شاہ سراج الاولیاء کے واسطے

میری آنکھوں میں سما جائے مدینہ کی فضا　　مست کر دے گوشہ ہائے دل کو مکہ کی فضا
عزیز مکی قبلہ نور الہدیٰ کے واسطے

نام پر سرکار ہی کے دم نکل جائے مرا　　یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو جائے مرا
مجتبیٰ و مصطفیٰ صلِّ علیٰ کے واسطے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اللہ جل شانہ

شجرۂ مبارکہ سلسلۂ نقشبندیہ رضویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اے خدا تجھ کو تیری ذاتِ عُلا کا واسطہ ‏ ‏ مصطفےٰ کا واسطہ آلِ عبا کا واسطہ
از طفیلِ مرشدی سردار احمد با رضا ‏ ‏ از طفیلِ مفتیٔ دیں مصطفےٰ نوری رضا
حضرتِ امجد علی نورِ ھُدیٰ کا واسطہ ‏ ‏ حضرتِ حامد رضا، احمد رضا کا واسطہ
بوالحسین احمد نوری ضیا کا واسطہ ‏ ‏ حضرتِ آلِ رسول مقتدا کا واسطہ
آلِ احمد شمسِ دیں اچھے میاں کا واسطہ ‏ ‏ شاہِ حمزہ قطبِ دیں اقطابِ زماں کا واسطہ
بہرِ فضل اللہ بہرِ سید احمد اے خُدا ‏ ‏ از برائے عزتِ سید محمد اے خُدا
اے خدائے مقتدر آلِ محمد کا طفیل ‏ ‏ برکت اللہ خاصۂ محبوبِ ایزد کا طفیل
اے خُدا حضرت امیر بوالعلا کا واسطہ ‏ ‏ سید عبد اللہ شہ اہلِ صفا کا واسطہ
از پئے خواجہ محمد میر یحییٰ اے خُدا ‏ ‏ بہرِ عبد الاوّلِ ارفع و اعلیٰ اے خُدا
خواجۂ احرار عبید اللہ ذیشاں کا طفیل ‏ ‏ خواجۂ یعقوب چرخی پاک داماں کا طفیل
از پئے خواجہ بہاؤ الدین امیر نقشبند ‏ ‏ از پئے خواجہ شہِ سید کلالِ ارجمند
خواجۂ اہلِ صفا بابا سماسی کا طفیل ‏ ‏ اے خُدا! حضرت خواجہ علی رامیتنی کا طفیل
اے خدا! محمود خواجہ فغنوی کا واسطہ ‏ ‏ عارفِ حق خواجۂ ریواگری کا واسطہ
بہرِ عبد الخالقِ میرِ دیارِ غجدواں ‏ ‏ بہرِ خواجہ یوسفِ ہمدانیٔ قطبِ جہاں
بہرِ شیخ بو علی طوسی، امیر الاولیاءؒ ‏ ‏ شیخ ابو القاسم علی گرگانیؒ پیرِ ھدیٰ
بہرِ خواجہ بوالحسن خرقانیؒ عالی وقار ‏ ‏ بایزید خواجہ بسطامی حبیبِ کردگار

بہرِ سلطان الائمہ جعفرِ صادق امام — بہرِ حضرت قاسم ابنِ محمد نیک نام
حضرت سلمان صحابی فارسی کا واسطہ — حضرت صدیق اکبر کا تصدق اے خدا
اے خدا تجھ کو محمد مصطفےٰ کا واسطہ — جملہ اصحابِ نبی کا اولیاء کا واسطہ
تجھ کو اے اللہ تیری رحمتوں کا واسطہ — فضل بے پایاں کا بیحد نعمتوں کا واسطہ
نقشبندی ان بزرگانِ طریقت کا طفیل
اولیاء و اصفیاء کے دین وملت کا طفیل

رحمتوں کا مینہ برسادے ابرِ باطنِ دہر پر — بارشِ اکرام کر ہر گاؤں پر ہر شہر پر
اپنے بندوں کو الٰہی دے پیامِ عافیت — اہلِ عالم کو سکھادے احترام
دردمندوں بیکسوں کو عیش وراحت دے کریم — آشنا ناآشنا کو ذوقِ الفت دے کریم
لیتے ہیں جو نام ہر دم اولیاء اللہ کا — کر دے گردیدہ جہاں کو انکے عز وجاہ کا
دینِ حق کو نصرتوں سے اپنی اے مولا نواز — دے مسلمانوں کو شوقِ صوم اور ذوقِ نماز
مرحمت مسلم کو یارب الفتِ اسلام کر
شجرہ خوانانِ طریقت کا بخیر انجام کر

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حمد اللہ تعالیٰ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم سے
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلصراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

جل جلالہٗ، صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

ثنائے حق اللہ

درد دل عطا کر یا رب ۔۔۔ دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گنہگاروں کی ۔۔۔ نام رحمٰن ہے ترا یا رب
تو نے مرے ذلیل ہاتھوں میں ۔۔۔ دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب
دے کے لیتے نہیں کریم کبھی ۔۔۔ جو دیا جسکو دے دیا یا رب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق ۔۔۔ کہ راضی ہو تری رضا یا رب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ ۔۔۔ اس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات ۔۔۔ بات بگڑی ہوئی بنا یا رب
مجھے دونوں جہاں کے غم سے بچا ۔۔۔ شاد رکھ شاد دائما یا رب
اس نکمے سے کام لے ایسے ۔۔۔ یہ نکما ہو کام کا یا رب
کر دیا تو نے قادری مجھ کو ۔۔۔ تیری قدرت کے میں فدا یا رب
سایۂ پنجتن ہو سب پر ۔۔۔ دائم ہو تیری عطا یا رب
میرے ماں باپ بہن بھائی سب ۔۔۔ پائیں آرامِ دوسرا یا رب
اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں ۔۔۔ حاجتیں سب کی ہوں روا یا رب
میرے احباب پر بھی فضل رہے ۔۔۔ تیرا تیرے حبیب کا یا رب
اہلِ سنت کی ہر جماعت پر ۔۔۔ ہر جگہ ہو تیری عطا یا رب
دشمنوں کے لئے ہدایت کی ۔۔۔ تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب

تو حسن کو اٹھا حسن کر کے
ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب قدس سرہ بریلوی

یا اللہ

حق

پروردگار شافعِ محشر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
ربِ کریم ساقیٔ کوثر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
طیبہ کے چاند داورِ محشر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شیخین پاک طیب و طاہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
عثمان جانشین پیمبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مشکل کشا و فاتح خیبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
زہرا کے لعل سبطِ پیمبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شہزادہ امام علی اکبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
شہزادۂ امام علی اصغر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
یا ذوالجلال قاسمِ مضطر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مسلم حبیب ابن مظاہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
بغداد والے جیلہ اکابر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
اجمیر والے ہادی و رہبر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے
مارہری نفوسِ مطہر کا واسطہ — تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایوبِ بے ہنر کے ہنرورعہ کا واسطہ
تھوڑی سی رہ گئی ہے مدینے گزار دے

سید ایوب علی شاہ صاحب رضوی بریلوی قدس سرہ

عہ اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ۔

عشق اللہ

اے میرے فریاد رس فریاد رس
بندۂ بیکس کو اب اتنا نہ کس

بیکسوں پہ ہے ترا وہ فضلِ عام
کافروں کا بھی تو ہی ہے دادرس

میں ترا بندہ ہوں تو پروردگار
فضل تیرا بس ہے اور باقی ہوس

یا الٰہی وہ بھی دن ہوگا کبھی
گنبدِ خضریٰ کا میں دیکھوں کلس

گلشن و گلزارِ دنیا سے خدا
مجھ کو ہے طیبہ کا بہتر خار و خس

دوریٔ شاہ سے ہے یہ حالت مری
نیک و بد کھاتے ہیں اب مجھ پر ترس

میں بھی ہوں اس شاہ کا ادنیٰ غلام
مجھ کو اک نظر کرم کافی ہے بس

دے پلا پلا اتنی مئے عشقِ نبی
ہو نہ فکر محتسب فکرِ عسس

اے مریضِ عشق بیتابی ہے کیا
ہے دوائے دیدِ جاناں تجھ کو بس

اٹھ چل اب طیبہ کو سر کے بل کہ واں
رحمتِ حق کا سدا بٹتا ہے رس

ہو نگاہِ لطف یک دیدار پر
اس پہ اے ابرِ کرم کچھ تو برس

حبیبِ جان و دل صلی اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب قدس سرہ الوری لاہوری

نذرِ اللہ

میرے ربنا میرے ربنا میرے ربنا فریاد رس
میں ہوں بس غریب و شکستہ پا میرے رہبرا فریاد رس

میرا دل ہے تڑپ ہے دلِ زار میری جان، تڑپ یہ ہے جاں تری
کروں کیسے پھر میں ثنا تری میرے سرورا فریاد رس

میرا جسم و جاں میرا تن بدن میرے دست و پا ہیں سبھی ترے
ترا ہو کے کیوں پھروں در بدر میرے داورا فریاد رس

ترا عشق ہے میری جاں کی جاں ترے نام سے ہے قرارِ دل
ترا ذکر ہی میری زیست ہے میرے دلربا فریاد رس

ہے زمیں تری ہے زماں ترا ہے مکیں ترا ہے مکاں ترا
ترا نام ہے مرا حرزِ جاں ہوں میں مبتلا فریاد رس

ہے زمیں تری ترا آسماں ہے تو ہی تو مالکِ کُن فکاں
تو ہی بیکسوں کا ہے دادرس میرے قادرا فریاد رس

ہو مزار میرا مرے خُدا ترے پیارے طیبہ میں برملا
وہیں حشر ہو وہیں نشر ہو ہے یہ مدعا فریاد رس

ترا بندہ دیدار علی جسے ہے تیری ہی بے کلی!
تیرے پیارے شاہ کے شہر سے ہے یہاں پڑا فریاد رس،

صلی اللہ علیہ وسلم

استاذ العلماء حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب الوری لاہوری قدس سرہ

حق اللہ

یاالٰہی دو جہاں میں مصطفےٰ کا ساتھ ہو
دین و دنیا میں حبیبِ کبریا کا ساتھ ہو

ظاہر و باطن ہے جسکا نام نامی اے خدا
اوّلین و آخریں کے پیشوا کا ساتھ ہو

سب سے اوّل جنکے نورِ پاک کو پیدا کیا
اس مہرِ برجِ رسالت باصفا کا ساتھ ہو

بھول جائیں قبر کی وحشت کو جنکی دید سے
اس رؤف و رحیم محبوبِ خدا کا ساتھ ہو

وقتِ نزع وقتِ مرگ وقتِ وحشتِ قبر میں
حشر میں اس شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب عمل تُلنے لگیں میزان میں
شافعِ محشر شہِ دوسرا کا ساتھ ہو

ربِّ سلّم کی ندا جب انبیاء سے ہو بلند
پیشوائے مرسلین و انبیاء کا ساتھ ہو

سارا عالم ظلمت و بدعت سے ہے تاریک و تنگ
نورِ سنت ساتھ ہو نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

رہزنی پر آوے جب شیطان وقتِ جانکنی
ہادیٔ برحق احمد مجتبیٰ کا ساتھ ہو

بدعتوں سے امن دے اور نجدیوں سے لے بچا
قامعِ بدعت رسولِ رہنما کا ساتھ ہو

قبر کی ظلمت سے جب دل تنگ ہو دیدار کا
شمع نورِ کبریا بدر الدجےٰ کا ساتھ ہو

[illegible]

حضرت علامہ مولانا دیدار علی شاہ صاحب الوری لاہوری قدس سرہ

حق اللہ حق

میرے اللہ میرے خالق میرے مولائے کریم
میرے مالک میرے رازق میرے آقائے رحیم

میں ہوں تیرا بندہ آثم تو میرا ربِ قدیم
میں تیرا محتاج ہوں اور تو غنی محسنِ قدیم

نفسِ امارہ مرا ہے غاصب و ظالم لئیم
اس نے مجھ کو کر دیا ہے سخت لاچار و سقیم

اس نے مجھ کو کر دیا تابع شیطانِ رجیم
دونوں غالب ہو گئے کر دیا لائق جحیم

ظاہری اور باطنی میری جو تھی کل کائنات
دونوں نے مل کر بنا دی مضمحل میری حیات

دھوبی کا کتا بنایا ہے مجھے دونوں طرف
نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا رہ گیا خالی طرف

ہاں مقابل دونوں کے میرے بھی ہیں دو پاسباں
اک محمد مصطفےٰ ہیں دوسرا ربِ جہاں

اک طرف ہیں دونوں دشمن نفس اور شیطان بھی
طرف ثانی میرے محسن مصطفےٰ رحمان بھی

ہو گیا ہوں اے خدا اب میں رئیس المذنبین
تو ہے غافر ذنب مولا اور رب العلمین

ہاں تیرا محبوب بھی ہے رحمۃ للعٰلمین
میں میانِ ہر دو رحمت آ گیا ہوں بالیقیں

ہاں وسیلہ ہے بڑا حضرت محمد مصطفےٰ
بخشنے والا ہے ارحم اور مالک خود خدا

حکم تیرا عام ہے اور ہے منادی کو بکو
یاس و حرماں کا شکاری کافی ہے لَا تَقْنَطُوْا

اے مرے محسن مرے آقا مرے مولا کریم
بخش دے مجھ کو مرے ماں باپ اور سارے اثیم

بخش دے احباب میرے اور مسلم دیندار
اللہ دتّا[۱] یار میرا اور کنبہ دوستدار

ہو سدا اولاد اسکی کامیاب و کامگار
ہوں سعادتمند سارے اور بھی صاحب وقار

جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم

قلمی نسخہ

حضرت مولانا محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ (مؤلف تفسیر نعمانی)

[۱] مولف کے والد بزرگوار مولوی اللہ دتا صاحب مدظلہ

ظفر صابری

حق اللہ حق ہے حق

اللہ اللہ آج کر دے شادکام — آج نورانی ہو جان و دل تمام
اللہ اللہ نام مُطہّرِ قلب ہو — جس کا ہر ہر حرف نورِ قلب ہو
اللہ اللہ کیسا نام پاک ہے — جس سے نورانی سراسر خاک ہے
اللہ اللہ تو ہی ہے نعم الوکیل — تُو ہی حسبی تو ہی ربی ہے جلیل
اللہ اللہ وہمِ ہستی دُور کر — ماسوا سے آج کر دے بے خبر
اللہ اللہ کیسا شیریں ہے یہ نام — شیر و شکر جس سے یہ دل ہے تمام
اللہ اللہ ہاں پلا دے بس جام — اللہ اللہ ہاں بنا دے سارے کام
اللہ اللہ از طفیلِ مُصطفٰے — غرق اپنے نور میں رکھے خُدا
اللہ اللہ دہرد کو ہو تیری سیر
اللہ اللہ خاتمہ کر دے بخیر

جل جلالہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

دہرد کاکوروی صاحب
از آستانہ دہلی

اللہ
حق سے

خدایا دُور رکھ دکھ درد ہم سے ۔۔۔ بچا دِل کو ہمارے رنج و غم سے
ہمیں محفوظ رکھ اے حافظِ کُل ۔۔۔ تفنگ و توپ سے گولے سے بم سے
حفاظت چاہتے ہیں تیری مولا ۔۔۔ مرض سے قحط سے درد و الم سے
طلبگار تحفظ ہیں اماں دے ۔۔۔ زبردستوں کے آزار و ستم سے
بڑھی حد سے شماتت شاتموں کی ۔۔۔ سہی جاتی ہے کب ذلت یہ ہم سے
یہ نارِ حرب یا اللہ رہے دور ۔۔۔ عرب سے ترکی و پاک و عجم سے
رہیں ثابت قدم عشقِ نبی میں ۔۔۔ نہ رکھیں کچھ غرض دارا و جم سے
رکھو ناموسِ اسلامی کو قائم ۔۔۔ صدا آتی ہے یہ ارضِ حرم سے

ہماری عزت و شوکت ہے نامی
حبیبِ کبریا کے دم قدم سے
جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب نامی لاہوری علیہ الرحمۃ

ز اللہ حق دعا

دعاؤں میں اثر دے یا الٰہی ... مرادیں پوری کر دے یا الٰہی
دلوں کو سیر کر دے یا الٰہی ... محبت اپنی بھر دے یا الٰہی
گرفتارِ مصیبت ہیں مسلماں ... انہیں آزاد کر دے یا الٰہی
تصدق میں محمد مصطفےٰ کے ... عنایت ہم پہ کر دے یا الٰہی
پئے صدیق اکبر رحم فرما ... دلوں میں نور بھر دے یا الٰہی
مٹا دے رنج و غم صدقہ عمر کا ... منور قلب کر دے یا الٰہی
پئے عثمان بھرن رحمت کی برسے ... جہاں سرسبز کر دے یا الٰہی
بڑھا دے قوتیں حیدر کا صدقہ ... وہ دِل دے وہ گر دے یا الٰہی
تجھے خاتونِ جنت کی قسم ہے ... قناعت کی نظر دے یا الٰہی
برائے حضرتِ شبیر و شبر ... فدائے عشق کر دے یا الٰہی
طفیلِ غوثِ اعظم قطبِ عالم ... نگاہِ مہر کر دے یا الٰہی
معین الدین اجمیری کا صدقہ ... انہیں کا مست کر دے یا الٰہی
پئے مخدوم صابر شاہِ کلیر ... متاعِ مال و زر دے یا الٰہی
نظام الدین و الملت کا صدقہ ... انہیں کا مست کر دے یا الٰہی
وہ مے جو سرمد و شبلی نے پی تھی ... تہی ساغر میں بھر دے یا الٰہی

پھنسی ہے بحرِ غم میں اپنی کشتی — یہ بیڑا پار کر دے یا الٰہی
مسلماں جو ابھی تک سو رہے ہیں — انہیں بیدار کر دے یا الٰہی
غریبوں کو عطا کر مال و دولت — غنی منگتا کو کر دے یا الٰہی
جو در در مارے پھر رہے ہیں — انہیں بھی کوئی گھر دے یا الٰہی
جہاں میں جسکی دُنیا لُٹ چکی ہے — دل اس کا شاد کر دے یا الٰہی
درِ دولت پہ کچھ بھوکے پڑے ہیں — اب انکے پیٹ بھر دے یا الٰہی
جو قیدی بندِ غم میں مُبتلا ہیں — رہائی ان کی کر دے یا الٰہی
سکونِ مستقل دُنیا میں فرما — نوازش سب پہ کر دے یا الٰہی
فرائض سے جو غافل ہیں مسلماں — نمازی ان کو کر دے یا الٰہی
اُڑا دے جائیں جو طیبہ میں یارب — مجھے وہ بال و پر دے یا الٰہی
جبینِ شوق سجدے چاہتی ہے — نبی کا سنگِ در دے یا الٰہی

کرے ہیں عرض مناجاتِ منوّر
اسے مقبول کر دے یا الٰہی،

بحضور صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

جنابِ منوّر بدایونی

اللہ

اے خالقِ جہاں متعالی ہے تیری ذات — دے ہم کو برتری کہ ہمہ عالیہ صفات
یا بَرُّ ہم پہ بارشِ احساں مدام کر — بہرِ التفات و کرم صبح و شام کر
توفیقِ توبہ خالق و توّاب کر ہمیں — رکھ توبۂ نصوح پہ عامل سدا ہمیں
یا منتقم ہماری فغاں سُن، سلام لے [?] — دُنیا کے ظلم و جور کا جلد انتقام لے
ہو یا رؤف رحمت و رافت کی اک نظر — معدوم کر جہاں سے بنائے فساد و شر
مالکُ الملک! ہیں تیری مِلک تیری مملکت میں ہم — بے یار و بے دیار، اسیرِ ملال و غم
یا ذَا الجلال صاحبِ اکرام بے خبر — غارت گروں کو قہر سے اپنے تباہ کر
یا ربّ بلطفِ خاص ہو ایسا کچھ انتظام — تیرے غریب بندوں کی ہو پرورش مدام
یا مُقسِط سکھا ہمیں آئینِ معدلت — ہو عدل و رحم شیوۂ اعیانِ سلطنت
یا جامع جمعیتِ خاطر ہو مرحمت — مُسلم سے انتشار فنا کر ہمہ جہت
کر یا غنی ہمیں غمِ پیہم سے بے نیاز — دے مال و زر ہمیں، کرمِ خاص سے نواز
یا مُغنی تونگر و زردار رکھ ہمیں — دائم امینِ دولتِ بیدار رکھ ہمیں
یا مانع گناہ و منہیات سے بچا — رکھ دور فعلِ زشت سے آفات سے بچا
یا ضارّ نہ پہنچے ہمیں کچھ بھی ضرر — نقصانِ مال و زر سے رہے قوم بے خطر
یا نافع عطا ہو مفادِ ابد قرار — دُنیا و دیں میں ہم کو منافع ہوں بیشمار

ہوں یا بدیع پیدا وہ ہم میں ولی جدید — ہو بدعتوں کا دور زمانے سے ناپدید
یا نور رکھ مدام منور دماغ و دل — ہر سینہ ہو مرقع انوار مستقل
یا ہادی پھر جہاں کو ہدایت نصیب کر — بے راہ رو کو راہِ شریعت نصیب کر
یا باقی پھر بقائے ابد اقتدار دے — راحت برائے زندگی مستعار دے
یا وارث نہ رکھ کسی انساں کو لاولد — پھیلے ہر اک سلسلۂ نسل تا ابد
کر یا رشید پھر درِ ارشاد و رشد وا — گم کردہ راہ قوم کو راہِ صفا دکھا
دے یا صبور صبر و تحمل جہان کو — آئینِ ضبطِ نفس سکھا خستہ جان کو
اللہ واسطہ تیری ذات و صفات کا — صدقہ رسولِ تاجورِ کائنات کا
اپنی صفات خاص کا مظہر بنا ہمیں — اخلاق و انقیاد کا خوگر بنا ہمیں
رکھ یا حمید مائل حمد و ثنا ہمیں — کر ذوقِ نعتِ رحمتِ عالم عطا ہمیں
یا محصی حصارِ حریفاں شکست کر — ہمکو ابھار حوصلے اعدا کے پست کر
یا مبدی قلوب میں پیدا وہ جوش کر — بندے ترے مٹا سکیں دنیا سے شور و شر
کر پھر سے عیش و امن کی تخلیق یا معید — ہر رات شب برات ہو ہر دن ہو روز عید
دے یا محیی روحِ مسلماں میں تازگی — آجائے جس سے دین میں ایماں میں تازگی
مضبوط بے کسوں کو بنا جلد یا متیں — بربادیوں کا ورنہ مسلماں کو ہے یقیں
ہیں مردہ دل حیات ہمیں یا ممیت دے — مخلوق کے قلوب میں سچی پریت دے
یا حی نیم جاں ہیں مسلماں حیات دے — جور و جفائے اہلِ جفا سے نجات دے
قیوم تیری ذات ہے اے خالقِ انام — قائم نبی کا دین رہے تا حدِ قیام

یا واجدُ غنی و تونگر بنا ہمیں — کر قیدِ بندگیِ عدو سے رہا ہمیں
یا ماجدُ ہو مجد و بزرگی عطا ہمیں — جلووں سے اپنے وجد میں ہر روز لا ہمیں

یا واحدُ تو ہے خالق و یکتا و لاشریک — دے شانِ احدیت کا سبق ہم کو ٹھیک ٹھیک
رکھ بے نیازِ اہلِ جہاں سے یا صمدُ ہمیں — دے جیتے جی ہی عفوِ خطا کی سند ہمیں

یا قادرُ تجلّیِ قدرت نما دکھا — دنیا میں قدرِ ملتِ اسلام کی بڑھا

یا مقتدرُ ہمیں ہو عطا جاہ و اقتدار — افزوں ہو روز مقتدرِ عزت و وقار

کر یا مقدمُ اہلِ عرب کی طرف نظر — فتحِ قدیم جیسی ہمیں نصرت نصیب کر

مسلم کا یا مؤخرُ کر خاتمہ بخیر — ذلت نصیب ہو دمِ آخر سپاہِ غیر

یا اولُ ہو اولیت کا شرف عطا — روزِ جزا معاف ہو پہلے مری خطا
یا آخرُ نہ ہو دمِ آخر گناہگار — تیرے حضور کثرتِ عصیاں سے شرمسار

یا ظاہرُ مظاہرِ الطاف وجود کر — عشاق کا قبول سلام و درود کر
یا باطنُ ہوں منکشف اسرارِ باطنی — نورِ نگاہ کر مرے انوارِ باطنی

یا والیُ ہو امتِ مسلم کا کارساز — کر قوم کو ولائے محمد سے سرفراز
سلطانِ کائنات کا عاشق بنا ہمیں — اپنے جمالِ ذات کا عاشق بنا ہمیں
جوش و خروشِ الفتِ اسلام دے ہمیں — پھر بادۂ الست کا اک جام دے ہمیں

دنیا کی نعمتوں سے مسلماں کو شاد رکھ — باہم دگر فریفتۂ اتحاد رکھ

عاشق ترے حبیب کے سب شادماں رہیں — دنیا میں کامیاب رہیں کامراں رہیں
مُسلم کو اے خدا شرفِ عزّ و جاہ دے — ہو شورِ روزِ حشر کا دور تو ہم کو پناہ دے
یارب حریمِ قدس کا زینہ دکھا ہمیں — دربارِ تاجدارِ مدینہ دکھا ہمیں
آئے دمِ وصال نہ دل میں خیالِ غیر
یارب ضیاؔ فقیر کا ہو خاتمہ بخیر

استاد الشعراء حضرت مولانا ضیاؔ القادری بدایونی علیہ الرحمۃ
شاعر ماہنامہ آستانہ دہلی (مدفون کراچی)

یارب بکفم مرادِ مرآتم دہ — وز مہرِ ازل نورِ بذرّاتم دہ
سرگشتہ مسافر در بیابانِ سکرات — راہے بحریمِ کعبۂ ذاتم دہ

یارب دلم از زنگِ کدورت برہاں — وز ہر چہ دریں رہ نہ ضرورت برہاں
درکن ملحقِ جہانِ معنی انداز — وز کشمکشِ عالمِ صورت برہاں

فیضی فیاضی

حق اللہ

اے خُدا اپنی محبت اپنا عرفاں دے مجھے
رحمتِ عالم محمدؐ مصطفیٰ کیوا سطے

ہر مسلماں کو عطا کر جذبۂ شوقِ جہاد
مرتضیٰ خیبر شکن شیرِ خدا کیوا سطے

دین و دنیا کی عطا کر نعمتیں یارب مجھے
خواجگانِ چشت کے جود و سخا کیوا سطے

اے خُدا ان جملہ پیرانِ طریقت کا طفیل
تیرے محبوب معظم مصطفیٰ کیوا سطے

رزق و روزی امن و راحت علم و عرفاں کر عطا
وقف رکھ دلکو مرے صدق و صفا کیوا سطے

شجرہ میرے خواجگانِ چشت کا پھولے پھلے
تیرے دین پاک کی نشو و نما کیوا سطے

عشقِ اصحابِ رسولِ پاک دے یارب مجھے
حبِ اہل بیت دے دل کی جلا کیوا سطے

عالمِ اسلام کو دکھلا صراطِ مستقیم
عزتیں دے ملتِ خیرالوریٰ کیوا سطے

نجدی مغرور کو مقہور کر اے ذوالجلال
گنبدِ خضرا کی تکریم و بقا کیوا سطے

مصطفیٰ کے روضۂ اقدس کی عظمت کے سوا
رکھ ہمیں مائل فقط اپنی رضا کیوا سطے

خاتمہ بالخیر فرمانا دمِ رحلت مرا
میرے مولا شافعِ روزِ جزا کیوا سطے

مولینا ضیاء القادری بدایونی صاحب قدس سرہ العزیز

اللہ عزّ وجلّ

اے خدا صدقہ محمد مصطفےٰ کی ذات کا ۔۔۔ واسطہ مولیٰ علی مولائے موجودات کا
ہر مسلماں کو محبت دے شہِ لولاک کی ۔۔۔ مرحمت فرما عقیدت خواجگانِ پاک کی
دین پر اسلام پر ایماں پہ قائم رکھ ہمیں ۔۔۔ پیرویٔ صاحبِ قرآں پہ قائم رکھ ہمیں
ظلمتِ لادینیت کر قلبِ مسلم سے فنا ۔۔۔ ہر مسلماں کو فریبِ مغربیّت سے بچا
کمتری کا دور کر احساس ہم سے ذوالجلال ۔۔۔ کر غرورِ کفر و شرک و دہریّت کو پائمال
زیرِ مشقِ اہلِ باطل سب ہیں اسلامی بلاد ۔۔۔ مژدۂ فتحِ مبیں دے ہم کو اے ربّ العباد
واسطہ اے خالقِ کل خواجگانِ چشت کا ۔۔۔ توڑ دے بزمِ جہاں سے زورِ اہلِ زشت کا
دشمنانِ ملّتِ اسلام کو ناشاد رکھ ۔۔۔ اُمّتِ خیر الوریٰ کو شاد رکھ آباد رکھ

ایضاً

مالک و مولا محمد مصطفےٰ کے واسطے ۔۔۔ حیدر و صفدر علی المرتضیٰ کے واسطے
جملہ پیرانِ طریقت کا تصدق اے کریم ۔۔۔ اے خدا سب اولیا سب اصفیا کے واسطے
خاتمہ بالخیر فرما نامرا ایمان پر ۔۔۔ مغفرت کر نامری خیر الوریٰ کے واسطے
ہوں مسلمانانِ عالم کامیاب و کامران ۔۔۔ رحم فرما اولیا و اصفیا کے واسطے
تابشِ اسلام ضو افشاں ہو یارب دہر میں ۔۔۔ نورِ ایماں ہو عطا جانِ ضیا کے واسطے

مولانا ضیاء القادری بدایونی قدس سرہ

جل جلالہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عرض بحضور اللہ

اے مرے دل کی تڑپ کچھ کام کر فریاد کر — عرش کا پایا ادب سے تھام کر فریاد کر

عرض کر، ناچیز بندے کی ترے فریاد ہوں — سر بسر میں سرگزشتِ ہستی برباد ہوں

واسطہ دے میری جانب سے شہ لولاک کا — واسطہ دے نسبتِ سرکار حیدر پاک کا

ہاں بنا بھی لے وسیلہ میری معروضات کا — حضرتِ صدیق اکبر کی مبارک ذات کا

دے دہائی فاطمہ کے لاڈلوں کے نام کی — عرض کر دے سب کہانی سختیٔ ایام کی

عرض کر اک بندۂ ناچیز کی فریاد ہے — خود زبانِ حال جسکی حسرت روداد ہے

عرض کرنا یہ کہ اے مالک مرے داتا مرے — رحم فرما حال تو ٹوٹے دلوں کا دیکھ لے

اے خدا پوشیدہ تجھ سے کونسی ہے بات سن — تیرے بندے ہیں مسلمان انکی معروضات سن

زندگی کی سختیاں ہیں اور انکی ذات ہے — غم سراپا دن ہے انکا اور حسرت رات ہے

دیکھنے والا نہیں کوئی محبت سے انہیں — دوست رکھتے ہیں تو سب اپنی ضرورت سے انہیں

رخ ہوا کا پھیر دے رحمت سے اپنی اے خدا — جوڑ دے ٹوٹے ہوئے دل رحمت سے اپنی اے خدا

زندگی کی سختیاں دشواریاں سب دور کر — اور اس اندوہگیں ماحول کو مسرور کر

آرزو انکی اگر پوری نہ کی تو دیکھنا — قہقہہ زن دہریت مذہب پہ ہوگی دیکھنا

مولانا ضیاء القادری بدایونی صاحب قدس سرہ العزیز — جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالی عنہم

اللہ جل جلالہ
حق ہے

تصدق عیدِ میلاد النبی کے لطفِ رحمانی
عطا کر عاشقانِ مصطفےٰ کو عیش سامانی

مسلمانوں کو اپنا عشق دے اپنی محبت دے
رسولِ صاحبِ لولاک کی سچی عقیدت دے

عطا کر ذکرِ میلادِ حبیبِ پاک سے رغبت
رہے مصروفِ ثنائے رحمۃ للعلمیں امت

وہ امت جسکو خود خیر الامم تو نے بتایا ہے
وہ امت جسکا رتبہ تو نے دنیا سے بڑھایا ہے

یقیناً ہے ترے خیر البشر محبوب کی امت
اسے خود اَنتُمُ الاَعلَون کہکر تو نے دی عزت

یہ امت آہ یہ امت جہاں بھر میں پریشاں ہے،
جفائے دشمنانِ حق سے وقفِ یاس و حرماں ہے

تری شانِ کریمی سے کنارہ کر لیا جب سے
مسلمانوں کی نظریں پھر گئیں کچھ دین و مذہب سے

ترے محبوب کی امت زمانہ بھر میں رسوا ہے
ہے غافل دینِ حق سے مغربی فیشن پہ شیدا ہے

مسلماں دور بابِ مصطفےٰ سے ہوتے جاتے ہیں
ز خود محروم تیری ہر عطا سے ہوتے جاتے ہیں

قلوبِ اہلِ ایماں پھیر دے تقلیدِ مغرب سے
الٰہی کر عطا مسلم کو رغبت اپنے مذہب سے

ہدایت نیک دے الدّان ایماں فروشوں کو
بنا سچا مسلماں خود نما گیسو بدوشوں کو

الٰہی غیرتِ اسلام کو مسلم میں قائم رکھ
جہاں میں شوکت و شانِ مسلمانی کو دائم رکھ

الٰہی خوف اپنا ڈالدے مسلم کے سینہ میں
مئے توحید بھر دے اہلِ حق کے آبگینہ میں

ہمیں بے خوف خوفِ کثرتِ اغیار سے کر دے
ہمارے دل منور عرش کے انوار سے کر دے

حفاظت کر ہماری یورشِ اعدائے ملت سے
الٰہی رکھ ہمیں عالم میں آرام و راحت سے

بنا سچا فدائی دینِ حق کا اے خدا ہم کو
جہاں میں رکھ ہمیشہ جاں نثارِ مصطفےٰ ہم کو

صلہ دے عیدِ میلاد النبی کا ہم کو دنیا میں
عطا ہو اے خدا موقع خوشی کا ہم کو دنیا میں

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی قدس سرہ

حمد باری تعالیٰ

اے خداوندِ جہاں اے لم یزل اے لایزال
مالک و مختار تیری ذات ہے اے ذوالجلال

رازقِ مطلق ہے تو رزاق تیری ذات ہے
خالقِ برحق ہے تو خلّاق تیری ذات ہے

اے خطا پوشِ دو عالم تو ہے رحمٰن و رحیم
ہم گنہگاروں کے حق میں تو ہے غفار و کریم

تو عطا کرتا ہے دُنیا کے مریضوں کو شفا
تیری شانِ قہر کا ہے نام پیغامِ قضا

بیکسوں کا دلِ فگاروں کا ہے تو فریاد رس
ہم غریبوں کا یقیں اللہ بس باقی ہوس

ہم نکمے ہم بُرے ہم بے سروسامان ہیں
معصیّت پیشہ سہی، مولا۔ مگر انسان ہیں

سہو و عصیاں سے مرکب ذات ہے انسان کی
اسکی ہر مشکل الٰہی تُو نے خود آسان کی

تو گنہگاروں کی فرماتا ہے یا رب مغفرت
بخش دینا ہے خطا کاروں کا جرمِ معصیت

بخش دے میرے گناہوں کو مرے پروردگار
لاج رکھنا میری اے ستارِ گل روزِ شمار

اے خدائے دو جہاں صدقہ رسولِ پاک ﷺ کا
واسطہ نامِ محمد صاحبِ لولاک ﷺ کا

دے ابد آثار عزت ملتِ اسلام کو
کر فزوں ہر دم وقارِ امتِ اسلام کو

حضرتِ صدیقِ اکبر کا تصدق اے کریم
ملتِ برحق کی نصرت ہو براہِ مستقیم

واسطہ فاروقِ اعظم کا مرے پروردگار
امتِ خیر الوریٰ کا رکھ زمانہ میں وقار

صدقہ یارب عظمتِ عثمان ذوالنورین کا
ہر مسلماں کو عطا فرما شرف دارین کا

حضرتِ مشکل کشا مولیٰ علی کا واسطہ
فتح و نصرت کا دکھا مسلم کو یارب راستہ

واسطہ حسنین سبطینِ رسولِ پاک ﷺ کا
منہ اجالا رکھ جہاں میں امتِ غمناک کا

اہلِ بیتِ پاک و ازواجِ نبی کا واسطہ
صنفِ نازک کو حقیقی شرم و غیرت کر عطا

واسطہ جملہ ائمہ اولیاء کا اے کریم
کر عطا فوجِ مجاہد کو سدا فتحِ عظیم

مصر و ایران و مراکش میں خدائے ذوالجلال
دشمنانِ عزتِ اسلام کو کر پائمال

واسطہ غوثِ معظم خسروِ بغداد کا
اے خدائے دو جہاں یہ وقت ہے امداد کا

زغنہ اعدا میں ہے امت ترے محبوب کی
ہے چڑھائی ہر طرف اعدائے بد اسلوب کی

ہیں مسلمانانِ عالم بے کس و مظلوم اب
زور و زر والے ہیں دشمن ہے تجھے معلوم سب

دے پناہ دامانِ رحمت میں تو ہم کو اے خدا
امن و راحت کر جہاں میں ہر طرف ہم کو عطا

واسطہ خواجہ معین الدین و قطب الدین کا
واسطہ بابا فرید الدین با تمکین کا

اپنے محبوبِ الٰہی کا تصدق یا اللہ!
امتِ شاہِ رسل کو کر عطا اعزاز و جاہ

واسطہ مخدوم صابر کلیری کا اے کریم
دے مسلمانوں کو عشقِ صاحبِ خلقِ عظیم

دین و دنیا کی عطا کر ہم کو یارب نعمتیں
اپنی رحمت سے مسلمانوں کو دے سب نعمتیں

کر عطا ایمانِ صادق الفتِ اسلام دے
حق نگر چشم بصیرت ذہنِ نیک انجام دے

متحد کر دے مسلمانوں کا شیرازہ کریم
دور کر مسلم سے سب اعمال و عادات سقیم

عشقِ محبوبِ خدا دے ملتِ اسلام کو
کیفِ ایمانی عطا کر ہر دلِ ناکام کو

الفتِ اصحاب واہلِ بیت ہر مسلم کو دے
ہر مسلماں اولیاء کے عشق میں ڈوبا رہے

اپنی قدرت کا کرشمہ پھر ذرا دکھلا بھی دے
مصطفےٰ کے آستانہ تک ہمیں پہنچا بھی دے

شاعرِ آستانہ دہلی

جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حق اللہ

تضمین بر مناجات علامہ اقبال

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

اس بیکس و بیجس کو اعجازِ مسیحا دے ... قلبی کی مسرت دے نہ دولت دنیا دے
یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے ... شورش کے زمانہ میں اک جوشِ سراپا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر دیکھنے والوں کو تو دیدۂ بینا دے ... پھر ہر دلِ شیدا کو جلوؤں کی تمنا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے ... پھر نور کو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلا دے
پھر شوقِ تماشا دے پھر ذوقِ تقاضا دے

تنویر کے جویا کو پھر نور کی دنیا دے ... ظلمت کے مکینوں کو فانوسِ تجلا دے
محرومِ تماشا کو تو دیدۂ بینا دے ... پھر کور بصیرت کو تو شوق تماشا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

یہ جوشِ محبت کا ہرگز نہ ہو کم سے چل ... اے جذبۂ الفت تو پھر تیز قدم لے چل
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل ... پھر کوچۂ جاناں میں باوید ۂ نم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

دنیا میں محبت کے مسدود ہیں جتنے در
پھر اپنی عنائت سے وہ کھول دے سب مجھ پر
پھر ظرف تہی میرا لبریز بنا دے یا رب بھر
بیدار دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہدِ لیلیٰ کر

ہر عشق کے سوگی کو ہر طالبِ درماں کو
ہر بیکس و غمگیں کو ہر دیدۂ گریاں کو
ہر سوختہ قسمت کو ہر بے سروساماں کو
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

ذلت سے چھڑا ہم کو عزت کو سدا بالا کر
پستی میں پڑے ہیں ہم اب ہمیں اونچا کر
اس دورِ مصائب میں اب ہم کو نہ رسوا کر
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خودداری ساحل دے آزادیٔ دریا دے

ہر ایک سے آپس میں انداز اخوت ہو
نفرت نہ کبھی آئے پیدا نہ عداوت ہو
پھر دل کی لطافت میں پیدا نہ کدورت ہو
بے لوث محبت دے بیباک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے

خوگر تو ہمیں کر دے پھر کوشش و محنت کا
منظر نہ دکھا ہم کو تکلیف و مشقت کا
ہو دور ان آنکھوں سے پردہ بھی یہ غفلت کا
احساس عنائت کر تو درد و مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

خالی ہے محبت سے سینہ گلِ خنداں کا
یہ درد مرا یا رب محتاج ہے درماں کا
کوئی بھی نہیں پرساں احوالِ پریشاں کا
میں بلبلِ نالاں ہوں اس اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

• مولانا شفیق القادری صاحب

عرض بحضور اللہ

کہوں کیا خدا سے میں کیا مانگتا ہوں ہوں رحمت کا طالب، دعا مانگتا ہوں
نہیں کچھ بھی اس کے سوا مانگتا ہوں خدا سے ولائے خدا مانگتا ہوں

محمد کے در پر قضا مانگتا ہوں

مجھے عشق اپنا عطا یا خدا کر مجھے مرحمت الفتِ مصطفیٰ کر
عطا حبِّ اصحابِ خیر الوریٰ کر مجھے سرفروشی کا جذبہ عطا کر

ثباتِ شہِ کربلا مانگتا ہوں

مری سمت چشمِ کرم رکھ الٰہی جدا مجھ سے یاس و الم رکھ الٰہی
نہ پابندِ اہلِ ستم رکھ الٰہی جفاؤں پہ ثابت قدم رکھ الٰہی

مصیبت میں صبر و رضا مانگتا ہوں

نہیں مال و زر، قصر و ایواں کا طالب ہوں بس مرضیٔ ربِّ رحمٰن کا طالب
یہ سچ ہے کہ ہوں علم و عرفاں کا طالب مگر ہوں سدا ہوں ایماں کا طالب

فقط الفتِ مصطفیٰ مانگتا ہوں

ترے در پہ حاضر ہوں اے تاج والے ہیں تیرے ہی محتاج سب راج والے
چھپا مجھ کو دامن میں معراج والے مری لاج رکھ لے خلق کی لاج والے

اماں حشر سے بر ملا مانگتا ہوں

غریبی کی غربت مٹا مال و زر دے بھکاری کی جھولی مرادوں سے بھر دے
فلاکت مسلماں سے اب دور کر دے مرے نالۂ نارسا میں اثر دے

میں بیکس ہوں مولا دعا مانگتا ہوں۔

خیالِ غلامی دلوں سے مٹا دے — مسلماں کو اسلاف کا ولولہ دے
ہر اک نوجواں کو مجاہد بنا دے — مرے قلب میں زورِ شیرِ خدا دے
میں فاروق سا حوصلہ مانگتا ہوں

مٹا دے خدا خلق سے فتنہ و شر — جہنم کا ایندھن ہوں کذاب و خود سر
عطا راستی کا ہو مسلم کو جوہر — پئے صادق و بہرِ صدیقِ اکبر
میں جذبات صدق و صفا مانگتا ہوں

ہو پھر کاش تنظیم قوم مسلماں — بنے ہر رضا کار پھر مردِ میداں
میں یا رب ہوں لیں تنِ حق پہ قرباں — کروں نذرِ دیں مال میں مثلِ عثماں
وہ دولت وہ دستِ سخا مانگتا ہوں

نہیں مجھ کو جاہ و حشم کی ضرورت — نہ اصلا ہے دام و درم کی ضرورت
نہ مے کی نہ ہے جامِ جم کی ضرورت — ہے ساقی کی چشمِ کرم کی ضرورت
خمارِ شرابِ فنا مانگتا ہوں

ہوں مشتاقِ شہرِ نبی با خدا میں — کبھی ہوں نہ طیبہ سے دم بھر جدا میں
مدینہ کا شیدا ہوں خیر الوریٰ میں — مدینہ بلا لو کہ یا مصطفیٰ میں
مدینہ کی آب و ہوا مانگتا ہوں

ہوں آزاد یا رب مصائب سے مسلم — کہاں تک سہے جائیں جور و مظالم
جہاں سے مٹا جلد دورِ جرائم — خدا سے شب و روز غربت میں ہاشم
رہیں شاد مسلم دعا مانگتا ہوں

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جناب آلِ ہاشم بدایونی صاحب

تو اللہ حق تعالیٰ

اے خدا، اے مرے اللہ تو ہی ہے معبود — تیری قدرت کا کرشمہ ہے دو عالم کا وجود
خود ہی ہو جائے جو ہونا ہے کسی کو مردود — ورنہ ہے مدِ نظر تجھ کو جہاں کی بہبود
مرحمت کس کو ترے فیض کا ساماں نہیں
کون ہے جسکو ترے فضل کا ایقان نہیں

شکر صد شکر کہ اسلام کی دولت بخشی — تو نے مرے دلکو ایمان کی زینت بخشی
دیکر عرفانِ حقیقت مجھے رفعت بخشی — روح کو میری مئے عشق کی لذت بخشی
ہو گیا لطف و کرم مجھ کو میسّر تیرا

اُمّتی اسکا ہوں جو خاص ہے دلبر تیرا
تجھ پہ اسرارِ خفی اور جلی ہیں روشن — ہیں مقاصد ترے احکام کے سب مستحسن
تری رحمت کا تقاضا ہے کہ ہوں گرمِ سخن — ورنہ اس راہ میں ہر گام پہ ہیں رنج و محن
عرضِ گفتار کا بخشا ہے سلیقہ تو نے
اپنی مرضی کا سکھایا ہے طریقہ تو نے
ذات سے تیری ہے امید کریگا مقبول — تیرا فرمان ہے قرآں میں "اُجیبُ" منقول
شانِ مسلم تھی کبھی "اکرمکم" پر محمول — حیف ہے آج نہیں اسپہ توجہ مبذول
لگ گئی ہم کو نظر بارِ الٰہا کس کی
رونقیں ہو گئیں معدوم سی کچھ مجلس کی

تیرے محبوب نے جس دین کو کیا تھا اکمل — شرحِ کونین کی ہے جسکا ہر حکم مجمل
جسکی دنیا میں ابھی تک بھی ہے روشن مشعل — فیض ہے جسکے ہیں ہم اور امم سے افضل
آج اس دین میں ہوئی رخنہ طرازی پیدا
جسکی تکمیل کا جبریل کے سر ہے سہرا

قلبِ مومن میں ہوا خطرۂ باطل کا ظہور — سوزشِ گرمیٔ احساس ہوئی ہے کافور
تیرے احکام ہیں قرآن میں ابھی تک مسطور — دیکھنا ان کا مگر ہمکو نہیں ہے منظور
جوشِ پہلا سا دلوں میں نہ اثر ہے باقی
بجلیاں ختم ہوئیں خاکِ شرر ہے باقی

اے خداوند ہمیں دین کا عامل کر دے — غلبۂ عشق دے۔ توحید میں کامل کر دے
دور ہر راہ سے ہر اک فتنۂ باطل کر دے — اپنے عرفان کی آسان منازل کر دے
تیری دنیا میں رہیں ہم تو رہیں عزت سے
تیرے دربار میں آئیں تو بچیں ذلت سے
جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

جناب صدر الدین صاحب صدر
تلمیذ حضرت الم مظفر نگری

حق اللہ حق ہے

یہ گواہی میرا دلِ وقت دُعا دیتا ہے
مانگنے والے کو تو اور سوا دیتا ہے
تیری درگاہ میں جو سر کو جھکا دیتا ہے
اسکی ٹوٹی ہوئی تو آس بندھا دیتا ہے

شکر ہر حال میں واجب ہے خدایا ہم پہ
ہے شب و روز ترے فضل کا سایہ ہم پہ

کس کی یہ تاب کرے تجھ سے شکایات اپنی
ہے بجا حُسنِ طلب حسبِ ضرورت اپنی
تجھ پہ روشن ہے وہ جیسی کہ ہے حالت اپنی
ننگِ اسلاف ہوئی جاتی ہے نکبت اپنی

اک جمود اور تعطل سا مکیں ہے دِل میں
یعنی وہ جوش جو پہلے تھا نہیں ہے دِل میں

انقلابات ستم روز نیا ڈھاتے ہیں
ظلمتِ گردشِ ایام بڑھا جاتے ہیں
ہم نفس اور ہیں وہ راس جنہیں آتے ہیں
ہم پہ ناساز ہیں حالات قسم کھاتے ہیں

بات کہنے کی نہیں پھر بھی کہی جاتی ہے
ہم سے تعزیر نہیں اب یہ سہی جاتی ہے

شک نہیں اسمیں حقیقت سے گریزاں ہم ہیں
پہلے سے ہم میں اب ادعا بہت ہی کم ہیں
گڑ زمیں شرم سے اسواسطے سبکی خم ہیں
دِل ترے خوف سے لرزیدہ ہیں آنکھیں نم ہیں

قلب کو چین نہیں روح کو تسکین نہیں
کون ہے اپنے جو ماحول میں غمگین نہیں

نسخۂ [illegible] یہ آساں [illegible] ہے مشہور
جانتے ہیں سب مگر پھر ہیں عمل سے معذور
ہم کو توفیق عطا ہو کہ ہم حتی المقدور
تیرے احکام و فرامین کو بنا لیں دستور

کام اسلام کے جتنے ہیں وہ ہم بھول گئے
چلتے چلتے رہِ الفت میں قدم بھول گئے

جذبۂ عشق میں ہو جائے عطا وہ تاثیر
اپنی تخریب کی ہو اپنے ہی ہاتھوں تعمیر
اک حسیں خواب سہی اک حسیں ہو تعبیر
جتنی آفات ہیں ٹل جائیں اے رب قدیر

حوصلے پست ہوئے جاتے ہیں بدحالی سے
ہمنوا سہم گئے دین کی پامالی سے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

جناب صدر الدین احمد صاحب صدر

https://ataunnabi.blogspot.com/

ندا یا اللہ

حق

لازم ہے ذرا جب ہر شے کو پھر کس سے ہو رغبت یا اللہ
اک ذات ہے تیری لافانی دے اپنی محبت یا اللہ

قربان ہوں تجھ پہ جان و دل با شوقِ ارادت یا اللہ
توفیق سے تیری رہ جائے ایمان سلامت یا اللہ

عصیاں پہ مجھے اپنے بےحد ہوتی ہے ندامت یا اللہ
ہے شان مگر یہ بخشش کی ہوتی ہے جو رحمت یا اللہ

رفتارِ زماں ہے بے ڈھنگی، ہے خوف کا اک عالم طاری
ہو کس پہ بھروسہ ایسے میں لیں کس کی حمایت یا اللہ

ہے راہ جو سیدھی ایماں کی تو اپنے کرم سے دکھلا دے
آساں ہو منزل عرفاں کی، کر ہم پہ عنایت یا اللہ

ذہنوں پہ حقیقت چھا جائے اسلام سے سینے روشن ہوں
مدت سے یہ حسرت ہے دل میں ہو دین کی شہرت یا اللہ

میخانۂ عرفاں میں پیہم ہو رقص ان کا مستانہ
مستانِ ازل کی مستی میں فرمادے عنایت یا اللہ

تسبیح کا تیری ہو جذبہ تہلیل کا ہر دم دھیان رہے
صدقے میں رسولِ اکرم کے ہو جائے یہ حالت یا اللہ

حائل ہیں جو پردے غفلت کے اٹھ جائیں دلوں سے لوگوں کے
روشن ہو تجلی سے تیری ہر چشم بصیرت یا اللہ

تو چاہے اگر تو ہستی میں مجبور نہ ہوں مقہور نہ ہوں
پائیں نہ کسی سے عالم میں ہم کوئی اذیت یا اللہ

ہے صدرِ حزیں کی دل سے دعا ارباب وفا کی آس بندھا
بھٹکے ہوئے جتنے رہرو ہیں دے ان کو ہدایت یا اللہ

جناب صدر الدین صاحب صدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ

سُن لے پُر درد آہ یا اللہ
حالتیں ہیں تباہ یا اللہ

ہو گئی آہ زندگانی کی
بند ہر ایک راہ یا اللہ

ہے میسر نہ امن و عافیت
نہ سکون و پناہ یا اللہ

حالتِ بیقراریٔ دل کی
اشک ہیں سب گواہ یا اللہ

چھن گئی تیرے حق پرستوں سے
عزت و مال و جاہ یا اللہ

ہم پہ بیحد و بے حساب ہیں غم
رنج ہیں بے پناہ یا اللہ

تیر و نشتر ہمارے حق میں ہے
ہر بر و نوکِ کاہ یا اللہ

اپنے محبوب کے غلاموں کی
خستہ حالی نہ چاہ یا اللہ

رحم کر اے خدا کہ ہے تیرا
بحرِ رحمت اتھاہ یا اللہ

معذرت بندگی کی کر مقبول
بخش دے سب گناہ یا اللہ

صدقہ حسنین کا مدد کیلئے
بھیج دے پھر سپاہ یا اللہ

پھر بنا دے دلِ مسلماں کو
اپنی ہی جلوہ گاہ یا اللہ

ماسوا تیرے اور کون سُنے
قلبِ مسلم کی آہ یا اللہ

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جناب منظور حسین نامی (ایم اے علیگ)

ثنائے حق تعالیٰ

الٰہی نغمۂ مغموم سن لے — فغانِ بندۂ مغموم سن لے
پرستارِ وفا خو کی دعا ہے — یہ اک ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے
خدایا تجھکو دنیا کی خبر ہے — ہر اک پنہان و پیدا کی خبر ہے
تری درگاہ میں آکر سوالی — نہیں جاتا کسی صورت میں خالی،
ترے احسان ہیں اک اک قدم پر — بھروسہ ہے فقط تیرے کرم پر
حبیبِ پاک کے صدقے میں یارب — مصائب زندگی کے دور کر سب،
یہ بندہ گو کسی قابل نہیں ہے — تجھے تو کوئی بھی مشکل نہیں ہے
مسلمانوں کو راحت دے خوشی دے — فراغت کر عطا آسودگی دے
اماں ان کے لئے اصلا نہیں ہے — کوئی تیرے سوا ان کا نہیں ہے
رکے جو کام فرما انکو جاری — الٰہی دور کر بے روزگاری،
اٹھا دے یا خدا روندے ہوؤں کو — توانائی عطا کر بازوؤں کو
لگے منجدھار کی کشتی کنارے — سنبھل جائیں یہ سب آفت کے مارے
جو بیچارے ہیں انکا چارہ فرما — مرادیں سب مسلمانوں کی بر لا
انہیں اخلاص کی اکسیر دیدے — انہیں پھر عزت و توقیر دیدے

کر ایسی اُن کے اوپر مہربانی
بہ امن و عافیت ہو زندگانی

یہ بے حسی کی کیفیت بدل دے
مذاقِ علم دے ذوقِ عمل دے

وہی آجائے کرداروں میں نیکی
کریں باہم مدد اک دوسرے کی

تجھی سے لو لگے ہر ایک دل کی
سہارا غیر کا ڈھونڈے نہ کوئی

دلِ نامی کی ہیں پُر درد آہیں
رسائی کی عطا کر ان کو راہیں

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

جنابِ منظور حسین صاحب نامی کے (ایم، اے، علیگ)

یا اللہ

مسلماں سے تیری برگشتہ ہے تقدیر یا اللہ
نہیں ہے زندگانی کی کوئی تدبیر، یا اللہ

کسی ترکیب سے ہوتا نہیں امن و اماں حاصل
مخالف ہے زمیں دشمن ہے چرخِ پیر، یا اللہ

چلائی جا رہی ہیں دل کے اوپر روز و شب چھریاں
جگر پر آہ مارے جا رہے ہیں تیر، یا اللہ

نہیں افراد میں جوشِ تعلق اپنی ملت سے
شکستہ قومیت کی ہو گئی زنجیر، یا اللہ

اخوت کی عمارت میں ہزاروں پڑ گئے رخنے
یہ ہوتی جا رہی ہے منہدم تعمیر، یا اللہ

ترے احکام کی تبلیغ میں ہیں مشکلیں لاکھوں
ہوئی ہے جرم تیرے نام کی تشہیر، یا اللہ

عقوبت ہم پہ اتنی ہے کہ مشکل ہے بیاں کرنا
مصائب ہو گئے ناقابلِ تحریر، یا اللہ

نہ باقی ہے کوئی اب درد انگیز نالوں میں
نہ فریادوں کے اندر ہے کوئی تاثیر یا اللہ

وہی سر تشے ہمارے واسطے زہرِ ہلاہل ہے
زبرِ منکر کے حق میں ہے جو نسخہ اکسیر یا اللہ

رسولِ پاک کے صدقے میں آساں مشکلیں کر دے
کرم فرما تری رحمت ہے عالم گیر، یا اللہ

خطائیں بخش دے اے دامنِ بذلِ خاص سے اپنے
نہ فرما اپنے لطفِ عام میں تاخیر، یا اللہ

عطا ہتھیار بس حقانیت کا ایک فرما دے
نہیں ہے ہم کو شوقِ خنجر و شمشیر، یا اللہ

فضائیں گونج اٹھیں اللہ اکبر کی صداؤں سے
ہمیں وہ بخش دے آزادی تقریر، یا اللہ

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

حضوری میں کسی دن اپنی اذنِ باریابی دے
تڑپتی ہے بہت جانِ نامیؔ دلگیر یا اللہ

جناب منظور حسین نامی (ایم، اے علیگ)

اللہ

شوقِ تنہا

اے قادر و توانا پروردگارِ عالم اے بیکسوں کے مولا پروردگارِ عالم
پنہاں ہو یا ہو پیدا تجھ پر ہے سب ہویدا اے جزو و کل کے داتا پروردگارِ عالم
حالات زندگی کے کچھ ہو گئے ہیں ایسے مشکل ہوا ہے جینا پروردگارِ عالم
ہر سانس میں اذیّت ہر گام پر مصیبت چھوٹا ہر اک سہارا پروردگارِ عالم
خاموش آہ پر بھی پابندیاں ہیں ایسی دوبھر ہے سانس لینا پروردگارِ عالم
بربادیوں کے غم میں افلاک سے ستم ہیں دشمن ہوا زمانہ پروردگارِ عالم
حد سے بڑھا ہمارا احساس کہتری کا ہم ہیں ذلیل و رسوا پروردگارِ عالم
مسلم کے آشیاں پر گرتی ہے برق آ کر ہے رات دن کا دھڑکا پروردگارِ عالم
لے دے کے ہے یہ باقی اب کائنات اپنی ٹوٹی ہوئی تمنّا پروردگارِ عالم
اے عزّ و شان والے تیرے سوا بتا دے اب کون دے دلاسا پروردگارِ عالم
مسدود ہیں جہاں میں سب زندگی کی راہیں کوئی نہیں کشادہ پروردگارِ عالم
ہم کھو چکے ہیں غیرت مردہ ہوئی حمیّت اکھڑی ہوئی سراپا پروردگارِ عالم
طاعت گزار تیرے اور جاں نثار تیرے ان پہ ہو تنگ دنیا پروردگارِ عالم
بہرِ رسولِ اکرم کر دور رنج اور غم یَا وَاہِبَ الْعَطَایَا پروردگارِ عالم
ہم گر گئے اٹھا دے بگڑی ہوئی بنا دے دشوار ہے تجھے کیا پروردگارِ عالم

دے ہم کو سربلندی طالع کی ارجمندی — خلاقِ پست و بالا پروردگارِ عالم

پستی سے پھر اٹھا کر رفعت وہی عطا کر — اونچا ہے نام تیرا پروردگارِ عالم

اجڑا ہوا چمن ہے اور کفر خندہ زن ہے — ہم کو معاف فرما پروردگارِ عالم

بارِ الٰہ سن لے نامی کی آہ سن لے

کر دور دردِ دل کا پروردگارِ عالم

جنابِ منظور حسین صاحب نامی (ایم اے علیگ)

اللہ جل شانہٗ

خالقِ کردگار یا اللہ — سُن دلوں کی پکار یا اللہ
ہے تری ذات اپنے بندوں کی — مونس و غمگسار یا اللہ
تو ہی رزاق ہے اور ہے تو ہی — سب کا پروردگار یا اللہ
درد آگیں کہانیاں سُن لے — دیکھ لے حالِ زار یا اللہ
نام لیوا تمام ہیں تیرے — وقفِ صد انتشار یا اللہ
آرزو کا اجڑ گیا گلشن — لُٹ گئی ہے بہار یا اللہ
درپئے جانِ حق پرستاں ہے — گردشِ روزگار یا اللہ
رات دن دہشتوں میں کٹتے ہیں — ہیں وہ لیل و نہار یا اللہ
اِک حصارِ قیود و بند میں ہیں — تیرے طاعت گزار یا اللہ
ہیں غم و فکر اور اندیشے — بے حساب و شمار یا اللہ
ہیں ذلیل و حقیر ہر صورت — ہر طرح سے ہیں خوار یا اللہ
ہم نے جو کچھ بگاڑ ڈالا ہے — تو ہی اسکو سنوار یا اللہ
ناؤ منجدھار میں ہے آن پھنسی — کر عنایت سے پار یا اللہ
ہیں پرستار تیرے ہی آخر — ہم بُرے ہیں ہزار یا اللہ
ہر طرح سے دبے ہوئے ہیں ہم — تو کرم سے اُبھار یا اللہ
کر ہماری مدد کہ ہر شے پر — ہے تجھے اختیار یا اللہ
سر بسجدہ ترا مسلماں ہے — گو کہ ہے شرمسار یا اللہ

جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم

جناب منظور حسین صاحب نامی
ایم-اے علیگ

اللہ عزّ و جلّ

ہوا و حرص نے مجھ کو کیا ہے خوار یا اللہ
ہوئی ہوں نفسِ سرکش سے بہت لاچار یا اللہ

گناہوں کے سبب سے مبتلائے خوابِ غفلت ہوں
تو کر لطف و عنایت سے مجھے بیدار یا اللہ

تمنا ہے دمِ آخر مرے منہ سے بھی یہ نکلے
مرے آقا مرے مولا مرے ستّار یا اللہ

ترے در پہ جو آوے گا کبھی خالی نہ جاویگا
کرم کر سب سے افضل ہے تری سرکار یا اللہ

نہ کر نادم روبرو خلقت کے مجھ کو منفعل اس دم
کہ جب ہووے ہاتھ میں میرے مرا طومار یا اللہ

بڑی غفلت ہوئی توبہ زباں پر بھی نہ لائی میں
کیا میں نے کبھی دل سے نہ استغفار یا اللہ

شریعت اور طریقت کی حقیقت مجھ پہ ہو ظاہر
شرابِ معرفت سے مجھکو کر سرشار یا اللہ

سعادت اور سرافرازی کی صورت ہو اگر میری
زباں پر کلمہ طیّب ہو آخر کار یا اللہ

یہی باقی تمنا ہے مجھے پہنچا مدینے میں
طفیلِ مرتضیٰ و احمد مختار یا اللہ

مرے شعر و سخن کو کر عطا ایسی قبولیت
کہے عالم کہ ہے محبوب برخوردار یا اللہ

جلّ جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

محمد محبوب صاحب

۱

حرفِ اللہ حرفِ ثنا

یارب یہ ہمیں دولتِ بیدار عطا کر ‌ ‌ ہر دل کو غمِ احمدِ مختار عطا کر
جس سایہ پہ جھکتی ہیں فرشتوں کی جبینیں ‌ ‌ ہمکو بھی وہی سایۂ دیوار عطا کر
یوسف کو نظر میں نہ جہاں لائے زلیخا ‌ ‌ عشاق کو وہ رونقِ بازار عطا کر
باغات و محلات کے طالب تو ہزاروں ‌ ‌ انسان کی عظمت کے طلبگار عطا کر

ہم حق کے پرستار ہیں دنیا کو خبر ہے ‌ ‌ حکام ہمیں حق کے پرستار عطا کر
رزاق دو عالم بکرمِ رحمت و الطاف ‌ ‌ اے ربِ جہاں عظمتِ کردار عطا کر

اٹھتے نہیں جن بانجھ زمینوں سے مشاہیر ‌ ‌ صاحب نظر و مردمِ جرار عطا کر
اب حدِ نظر تک ہیں دھند لکوں کی چٹانیں ‌ ‌ دل بجھنے لگا تابشِ انوار عطا کر

تسخیر زباں میں ہے نہ تاثیر قلم میں ‌ ‌ اس عہد کو خوش فکرِ قلم کار عطا کر
یہ صنعتِ شعری تیرا انعام ہے لیکن ‌ ‌ سودا یہ دیا ہے تو خریدار عطا کر
عقدے ہیں ابھی نطق کے رشتوں میں ہزاروں ‌ ‌ موسیٰ کی طرح طاقتِ گفتار عطا کر

دولت کے پرستار ہیں خود پرور و خود بیں ‌ ‌ اس نخل کو قربانی و ایثار عطا کر،
اس آب و ہوا میں نہ خودی ہے نہ خدا ہے ‌ ‌ اس خاک کو سوزِ دلِ خود دار عطا کر
پھرتے ہیں نگاہوں کو لئے نیند کے بچھے ‌ ‌ اس بحر کو طوفان کے آثار عطا کر

کانٹوں کو کہاں تک کوئی تلووں کا لہو دے — اس دشت کو شادابیٔ گلزار عطا کر
درپیش ہے ناموس محمد کی حفاظت — مردانِ جنوں مند خرد کار عطا کر

شق جس سے ہو کہسار کا سینہ وہ نظر دے — فولاد کٹے جس سے وہ تلوار عطا کر
مزدور کو محنت کے پسینے کا صلہ دے — دہقاں کو پیراہنِ زرکار عطا کر

پسماندہ و پامال غریبوں کو سکوں بخش — یہ جھلسے ہوئے پھول ہیں مہکار عطا کر
کچھ اہلِ جنوں صاحبِ کردار ہیں درکار — کچھ اہلِ دل صاحبِ ایثار عطا کر

منہ زور تلاطم ہے ہوا گونج رہی ہے — جو گر گئی ہاتھوں سے وہ پتوار عطا کر
میں دوزخ و جنت کے لئے تنگ ہوں دانش
کس منہ سے کہوں دولتِ دیدار عطا کر

جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

جنابؒ احسان دانش

حمدِ اللہ حق تعالیٰ

کرم مجھ پہ ہو مالکِ کائنات
ہوں آساں سب امتحانِ حیات
بروزِ قیامت اے ربِّ جہاں
ترا فضل ہو مجھ پہ سایہ کناں

توہی بے کسوں کا مددگار ہے
توہی غم کے ماروں کا غمخوار ہے
ہے مخلوق ساجد تو مسجود ہے
ہے انساں عابد تو معبود ہے
جو ہے راہ سیدھی دکھا دے مجھے
اور اس راہ پر پھر چلا دے مجھے

جو ہے تیرے اخلاص مندوں کی راہ
کہ جو ہے ترے نیک بندوں کی راہ
دکھا دے انہی کی رہِ مستقیم
خدایا تو ہی ہے غفورٌ رحیم

ہو تابش کو یوں شادکامی عطا
کہ ہو دولتِ نیک کامی عطا
ہو پھر حجِ کعبہ کی دولت نصیب
مدینہ میں حضرت کی رؤیت نصیب

الٰہی بحقِ شہِ انبیاء
ہو مقبول تابش کی یہ التجا

جنابِ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری

حق اللہ
حق شاہ

وارث شاہ دی عاجزی من ربا دکھ درد گوا رنجور دا اے
وارث شاہ تے جملہ موماں نوں حصہ بخش توں اپنے نور دا اے

تیرے نام دے آسرے میں جیواں ربا ایہو ہے نت سوال میرا
ٹوریں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چا رکھیں گلوں غماں دا لاہ جنجال میرا
پڑھے لکھے سنے سو لئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول نبیتاں میرا
میرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا
وارث شاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر جل جلال میرا

جل جلالہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت وارث شاہ صاحب قدس سرہ

(از پیر وارث شاہ)

حمدِ اللہ

یارب نال طفیل ہدایت بخشیں اساں بُریاں   عفو کرم دیاں وچ دریاواں ساڑیاں سٹ کمیاں
نور ہدایت کریں عنایت خوف رجا وچ اکھیں   عشقوں کریں منور سینہ روشن دِل دیاں اکھیں
نال طفیل رسول اللہ دی یارب بخشیں اساں ہاں   رحمت تیری گھٹ قطرہ دھوویں دفتر بھرے گناہاں
حب نبی دی آل اصحاباں مقصد کریں ہمارا   دِل پُرنور کریں اس شوقوں جس بن اساں نہ چارا
زُہد دی توفیق اساں نوں دیویں پاک الٰہا   در اپنے دا رکھ سوالی ہر دم شاہنشاہا
قدم نبی دے پچھے سانوں یارب راہ چلائیں   اندر قوم نبیاں کیتا توں سرور جس تائیں
یارب جو کچھ میرے کولوں خطا گئی ہو کائی   اپنے فضل کرم تھیں بخشیں نہ ہووے رسوائی
یارب ہر اک مومن بندہ رہے نہ فضلوں خالی   بخش ربا میں عیبی بندہ آیا اک سوالی
فضل کریں تے بخشیں سانوں توں ہیں بخشنہارا   ماں پیو تے استاداں بھائیاں بخشیں امن چھٹکارا

سانوں فضل تیرے دی یارب آس دلاں وچ بھاری
دیہہ کلمہ توحید نزع وچ سانوں جاندی واری

بجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب عالم پوری قدس سرہ
(از قصص المحسنین)

حق اللہ

اے او مولیٰ میرے مولا تینوں شکر ہزاراں — جس ٹولے انساناں وچوں کیتا اوگنہاراں
میرے ورگے فاسق فاجر کر داخل انساناں — انسانیت والا جامہ پہنایا حیواناں
میں بندہ پر گندہ وڈا اوگنہارا بھارا — تیرے باجھوں ہور خدایا نہ کوئی بنے سہارا
نہ ہویا نہ ہے نہ ہوسی میں جیہا اوگنہارا — بخش کریما فضل تیرے دا نہ کوئی حد کنارا،
جھڑکاں نیریاں رحمت بھریاں خود گستاخ بناون — ورنہ کس نوں ہمت جرأت راہ اُڈّے جاون
توں مختاری عالم ساری قدرت تیری نیاری — کس نوں طاقت نافرمانی پر گستاخی بھاری

جل جلالہ

شعر مولنا محمد حبیب اللہ صاحب قدس سرہ مؤلف تفسیر نعمانیؒ

ھو اللہ حق

نغمۂ توحید

الجزء الثالث

صوفی محمد عبد الغفار ظفر صابری

جل جلاله

حمد الله بحمده الحمد لا ينبغی سواه

والصلوة التامة على

من اسرى به

الى مستواه

اما بعد

هو الاول والاخر

والظاهر والباطن

وهو بكل شیء علیم

حق حق اللہ

ہمہ پیغمبراں در جستجواند
خدا داند کہ تو در چہ مقامی

جامیؒ

حق اللّٰه حق

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شرف الدین بوصیری قدس سرہ

(قصیدہ بردہ شریف)

اللہ

حق حق حق

جہاں روشن است از جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!
دلم زندہ شد از وصالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ در وے بود قیل و قالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بصدق و صفا گشت بیچارہ جامی
غلامِ غلامانِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی
قدس سرہ السامی

یا اللہ

حق حق

آؤ مشتاقانِ محفل محفلِ میلاد میں — رحمتیں بےحد ہیں نازل محفلِ میلاد میں
عطر ملنا، بانٹنا شیرینی سلگانا بخور — ہیں یہ امت کے مشاغل محفلِ میلاد میں
ذکرِ حق نعتِ پیمبر، اجتماعِ مومنین — جمع ہیں یہ سب فضائل محفلِ میلاد میں
گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا — خود بدولت خود ہیں شامل محفلِ میلاد میں
قاریٔ میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام — سب اٹھے محفل کی محفل محفلِ میلاد میں
حیف اس پر جب کھڑے سب ہوں تو وہ بیٹھا رہے — ہو کے پابندِ سلاسل محفلِ میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدلؔ محفلِ میلاد میں

صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبد السمیع صاحب بیدل رامپوری قدس سرہ
مصنف انوارِ ساطعہ در بیانِ مولود و فاتحہ

عزّ اللّٰہ

نعت شریف

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا

یہی ہے اصلِ عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

صفِ ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن ان کی رحمت کا

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حق اللہ حق

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اچھوں سے اچھا سمجھیئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اونچوں سے اونچا سمجھیئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

اللہ عزوجل

نعت پاک

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے — نبی رازدارِ مَعَ اللہِ لِی ہے
وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا — رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کیلئے عرشِ اعظم — وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری — فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حَبِیبِی اَغِثنِی — اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تلاطم ہے کشتی میں طوفانِ غم کا — یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ — اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے
تیرے چاروں ہمدم ہیں یکجان و یکدل — ابوبکر و فاروق و عثمان و علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو سب سے آگاہ — دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالِمُ السِّر — کہ تجھ پہ میری حالتِ دل کھلی ہے
تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر — یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو — نہ کچھ قصد کیجے یہ قصدِ دلی ہے
مرے گرد ہاں ہے جبریل اعظم — ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ

مولیٰ تیرے بیکس کا سہارا اللہ

اللہ حق

نعتِ پاک

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمعِ عفو کے سودائی کی
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھائیے اُمّی تری دانائی کی

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپکی بینائی کی

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لئے وسعتِ عرش
بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

اللہ

حق

سلام

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو	سرورِ ہر دو سرا ہو	اپنے اچھوں کا تصدق	ہم بدوں کو بھی نبھا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم	گر تمہیں ہم کو نہ چاہو	بد کریں ہر دم برائی	تم کہو ان کا بھلا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
سب جہت کے دائرے میں	شش جہت سے تم ورا ہو	سب تمہارے در کے رستے	ایک تم راہِ خدا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
پاک کرنے کو وضو تھے	تم نمازِ جانفزا ہو	سب بشارت کی اذاں تھے	تم اذاں کا مدعا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
وہ درِ دولت پہ آئے	جھولیاں پھیلاؤ شاہو	کیوں رضا مشکل سے ڈریے	جب نبی مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

یا اللہ

الحمد للہ کہ زمیں جس مدحت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

جو یہ محبوب کے لیے سمجھے نہیں نقشے
ہمیں معلوم ہے بدولت تیری عادت تیری

تو ہے سب مُلکِ خدا کا مالک
درج تیرے زمانے میں حکومت تیری

تیرے بندے یہ کہتے ہیں کہ خالق تو تیری
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

جن کے سر میں ہو وحشتِ نبی کی رضوان
ان کے قدموں کی بھی ہے جنت تیری

موت آ جائے مگر آئے نہ دل کو آرام
دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

دیکھنے والے ہم کرتے ہیں مدینہ مدینہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

مجمع حشر میں گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن
تو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنت تیری

استاذِ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب
بریلوی قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حمدِ الٰہی

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اسکی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر کھلنے نہیں دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کیلئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا ان کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

حق اللہ حق

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لیکے مرادِ دل آئیں گے مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام الٰہی کا باب کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے
دیکھو خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رُخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ
کعبے کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو لہکی بیدم دل کی دُنیا مہکی
کُھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب بیدم وارثی صاحب قدس سرہ العزیز

عز اللہ حق نما

اجڑے ہوئے دیار کو عرشِ بریں بنائیں تو
ان پر فدا ہے دل مرا ناز سے دل میں آئیں تو

درد و الم کے مبتلا جن کی کہیں نہ ہو دوا
دیکھیں وہ شانِ کبریا آپ کے در پہ آئیں تو

کرتے ہیں کس پہ کچھ ستم کیوں ہو کسی کو رنج و غم
مولدِ مصطفیٰ کی ہم عید اگر منائیں تو

بد ہیں اگرچہ ہم حضور! آپ کے ہیں مگر ضرور
کس کو سنائیں حالِ دل تم کو نہیں سنائیں تو

آپ کے در پہ گر نہ آئیں کونسا در ہے جس پہ جائیں
سامنے کس کے سر جھکائیں آپ ہمیں بتائیں تو

حال مرا تباہ ہے نامہ مرا سیاہ ہے
ہیچ مرا گناہ ہے آپ اگر بچائیں تو

صدمۂ فراق و ہجر کے کس سے یہ غمزدہ کہے
تم ہی اگر کرم کرو دردِ بہائیں سنائیں تو

کرنے کو جان و دل فدا روضۂ پاک پر شہا
پہنچے نعیمِ بے نوا، آپ اگر بلائیں تو

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب
مرادآبادی قدس سرہ

اللہ حق نما

چاند سے اُن کے چہرے پر زلفیں ہیں مشک فام دو ۔ دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو
اُن کی جبینِ نور پر زلفِ سیاہ بکھر گئی ۔ جمع ہیں ایک وقت میں ضدین صبح و شام دو
ایک نبی کے ہاتھ سے ایک علی کے ہاتھ سے ۔ کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہمکو ملیں گے چار جام ۔ دستِ حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو
پی کے پلا کے میکشو ہمکو بچی کھچی ہی دو ۔ قطرہ دو قطرہ ہی سہی کچھ تو برائے نام دو
نامِ حبیب کی ادا سوتے ہوئے بھی ہو ادا ۔ نامِ محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو
ہاتھ پہ کان کو دھرو پا بادب سمیٹ لو ۔ دال ہے ایک ہا ہے ایک آخرِ حرف م دو
وسطِ مسجد پہ سرِ رکھئے انگوٹھے کا اگر ۔ نامِ اللہ ہے لکھا آتا ہے الف ہے لام دو

اب تو مدینے لو بلا گنبدِ سبز دو دکھا
حامد و مصطفٰے ترے ہند میں ہیں غلام دو

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز

ذاتِ حسن حسین ہے عینِ شبیہہِ مصطفٰے ۔ ذاتِ نبی کی ہے ایک ذات ہیں یہ اسی کے نام دو
نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں ۔ مُہرِ غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہم

حق اللہ

حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں
دل و جان اُن پر نثارا کروں میں

تری کفشِ پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اپنی بُہارا کروں میں

ترے قدموں پہ سر کو قربان کرکے
ترے سر سے صدقے اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمھاری ہی جانب اشارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر
دمِ واپسیں تو نظارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری
مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ جانشین اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

اللہ

حق

تو شمعِ رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

دل اپنے چمک اٹھیں ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

کیوں زلفِ معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں
ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہرِ معاصی کا یہ در ہی شفاخانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ ظالم سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

محبتِ صنمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

تھے پاؤں میں بیخود کے چھالے تو چلا سر سے
ہشیار ہے دیوانہ، ہشیار ہے دیوانہ

معمور اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ جانشین اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

صلی اللہ علیک وسلم
یا رسول اللہ

حق اللہ
حق

اج سک متراں دی ودھیری اے، کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے، اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں،
دو ابرو قوس مثال دِسن، جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن،
لباں لعل اکھاں کہ دُرّ یمن چِٹّے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں، جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں، جس شان تخییں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں، بے صورت ظاہر صورت تھیں،
بے رنگ دسے اس مورت تھیں، وچہ وحدت پھٹیاں جس گھڑیاں
دسّے صورت راہ بے صورت دا، توبہ راہ عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا، کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہہ صورت شالا پیش نظر، رہے وقت نزع تے روز حشر
وچہ قبر تے پل تھیں ہوسی گذر، سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
سبحان اللہ مَا اَجْمَلَكَ، مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء، گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ،

حق اللہ

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جنکی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

شب ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جنکی کھا رہے انہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
خدا کے فرمان پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

تمام دنیا ہے ملک جنکی ہے جو کی روٹی خوراک انکی
کبھی کھجوروں پر ہے گزارا کبھی چھوہارے ہی کھا رہے ہیں

پھنسا ہے بحر الم میں بیڑا پئے خدا ناخدا سہارا
اکیلا سالک ...... ہوا مخالف ہموم دنیا ستا رہے ہیں

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

حضرت حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خانصاحب بدایونی
گجراتی قدس سرہ العزیز

اللہ

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائیگا
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

یہ مانا خُلد بھی ہے دِل بہلنے کی جگہ لیکن
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

نشیمن باندھنا ہے شاخِ طوبیٰ پر مقدر کا
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمرِ ابد لیکر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

ٹھکانہ مل گیا ہے فاتحِ محشر کے دامن میں
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

فرازِ عرش سے اب کون اُترے فرشِ گیتی پر
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

دو عالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں
مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائے گا

نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفےٰ کی چاندنی دل میں
غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

حبیبِ کبریا کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوائے مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

مرے سرکار آ کر نقش کر دو اب کفِ پا کا
دلِ بیمار کا رہ رہ کے گھبرانا نہ جائے گا

پہنچ جائیگا ان کا نام لیکر خُلد میں ارشد
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب
بریڈفورڈ لندن (جمشید پور انڈیا)

جل جلالہ

حق اللہ

کیا ربیع الاوّل آیا ہے کے تحفہ نور کا
جس نے دیکھا ہو گیا وہ دل سے شیدا نور کا

بارھویں تاریخ کو چمکا جو تارا نور کا
مٹ گئیں تاریکیاں پھیلا اجالا نور کا

گلشن اسلام میں کیا پھول پھولا نور کا
جس کو دیکھو اب وہی پڑھتا ہے کلمہ نور کا

محفل میلاد پر ہے شامیانہ نور کا
کیوں نہ آنکھوں میں سمائے آستانہ نور کا

شمس ابھرا ڈوب کر، دیکھا کرشمہ نور کا
چاند دو ٹکڑے ہوا پا کر اشارہ نور کا

کیا کمی ہے نور کی اور کیا ہے توڑا نور کا
بٹ رہا ہے ہر طرف توڑے پہ توڑا نور کا

فیض احمد سے ملا محمود ورثہ نور کا
شکر ہے بخشا ہمیں تو نے گھرانا نور کا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب محمود صاحب

حق اللہ

ہُوا مالکِ کار سرور ہمارا ہُوا کام عُمدہ سراسر ہمارا
ہُوا کل کا سردار سرور ہمارا ہُوا لامحالہ اِرم گھر ہمارا
ہمارا ہُوا مدعا ہم کو حاصل گرا احمد کا در، اور ہو سر ہمارا
سدھارا محمد گلِ رُو۔ دِکھا کر لحد کا ہُوا گھر معطّر ہمارا
امامِ اُمم مالک ہر دو عالم وہ مولا ہمارا، وہ سرور ہمارا
ملا در، رسولِ مکرّم کا ہم کو سرِ گامِ احمد رہا سر ہمارا

دمِ مرگ مولا ملا ہم کو کامل
رہا درد دُکھ دُور ہو کر ہمارا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جنابِ کامل صاحب

حق یا اللہ

یہ بھی فیضانِ کرم ہے یہ بھی صدقہ نور کا
دامنِ دل میں لئے بیٹھا ہوں جلوہ نور کا

ہے کلام اللہ میں ایک ایک سورہ نور کا
نور کے پیکر پہ اُترا ہے صحیفہ نور کا

تھا حریم ناز میں بے پردہ جلوہ نور کا
نور سے مل کر ہوا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

میرے آقا میرے مولا کا ہے روضہ نور کا
حشر میں سایہ فگن ہوگا یہ قبہ نور کا

ہے درودِ سرورِ عالم وظیفہ نور کا
میں تو کیا اللہ بھی پڑھتا ہے کلمہ نور کا

میں دعا میں سے مانگتا ہوں ایک جلوہ نور کا
ماہ جس در پر کھڑا ہے لے کے کاسہ نور کا

میری شب کو بھی فروزاں کر بوصیری کی طرح
میں بھی لکھ کر لایا ہوں آقا قصیدہ نور کا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

ہ درود

جناب حافظ مظہر الدین صاحب مظہر

حق اللہ حق ہے

بارھویں کو اوڑھ کر نکلا دو شالہ نور کا
ہو گیا سارے جہاں میں پھر اجالا نور کا

ہو گیا سارے جہاں میں دور دورہ نور کا
فرش سے لیکے ہوا تا عرش شہرہ نور کا

دشمنانِ دیں مٹانا چاہتے ہیں نور کو
حشر تک یونہی رہے گا بول بالا نور کا

سرورِ عالم چلے معراج کو کس شان سے
نوریوں کی تھی برات اور آ گئے دولھا نور کا

مہد میں جب لیٹ جاتا تھا سراپا نور کا
آ کے نوری خود جھلا جاتے تھے جھولا نور کا

برق کی صورت گزر جائیگی امت جھوم کر
تہ بہ تسلیم ہو گا جب فرمان والا نور کا

ہو گیا ہمدم گلستانِ جہاں سب پُر بہار
جب عرب میں آ گیا وہ شان والا نور کا

حضرت مولانا حافظ مہر محمد خاں صاحب ہمدم
چھانگا مانگا ضلع لاہور۔

صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

اللہ
حق حق حق

سارے کونین کے چارہ گر آ گئے بے سہاروں کے سینہ سپر آ گئے
نورِ خالق بشکلِ بشر آ گئے، آمنہ بی کے نورِ نظر آ گئے

حق کے محبوب باعز و شان آ گئے، وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آ گئے
ساری مخلوق کے پاسباں آ گئے۔ مرحبا حاکمِ بحر و بر آ گئے

آج انساں کو رفعت عطا ہو گئی۔ ابنِ آدم کو عظمت عطا ہو گئی
ہر بشر کو یہ نعمت عطا ہو گئی، بزمِ انساں میں خیر البشر آ گئے

خلق کو رحمتِ دو جہاں مل گئی، بے زبانوں کو گویا زباں مل گئی
ظلم سے ظالموں کے اماں مل گئی، بزمِ انساں میں خیر البشر آ گئے

سارا عالم ہوا نور سے ضو فشاں جب جگمگانے لگے آج کون و مکاں
دھوم ہے فرش سے تا بہ عرشِ بریں، آج محبوبِ حق فرش پر آ گئے

رات جانے لگی دن نکلنے لگا، نور تاریکیوں سے ابھرنے لگا
رات بھی شاد ہے دن بھی مسرور ہے رحمتِ کل بوقتِ سحر آ گئے

عید کا دن ہے میلادِ سرکار ہے، ہر گدا آج بخشش کا حقدار ہے
صدقہ لینے سکندر شہہ حسن کا، قدسی عرش بھی فرش پر آ گئے

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

جناب سکندر لکھنوی صاحب

اللہ جل جلالہ

مری برباد بستی کو بسا دو یا رسول اللہ
کنارے پر مری کشتی لگا دو یا رسول اللہ

مرے تاریک دل پر نور کی برسات ہو جائے
مرے قلبِ سیاہ کو جگمگا دو یا رسول اللہ

یہ آنکھیں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رُخِ پُرنور سے پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ

گھرا ہوں بحرِ عصیاں میں گرفتارِ مصائب ہوں
مجھے اس قید سے للہ چھڑا دو یا رسول اللہ

رحیمِ بیکساں تم ہو حکیمِ دردمنداں ہو
طبیبِ مرضِ عصیاں ہو دوا دو یا رسول اللہ

زِ نورِ شوق سے بیدار ہیں عاشق مدینے کے
مجھے بھی خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

مرا مسکن مدینہ ہو، مرا مدفن مدینہ ہو
مرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رُخِ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ)

حضرت مولانا محمد منشا صاحب تابش قصوری
(خطیب مریدکے منڈی)

حز اللہ
حتے نما

نظر بیکسوں پر ذرا یا محمدؐ
کہ ہے تو حبیبِ خدا یا محمدؐ

امینِ رسالت، شفاعت، شہادت
نہیں کوئی تیرے سوا یا محمدؐ

میں بے بس ہوں صدقہ علی مرتضیٰ کا
کرو در گذر ہر خطا یا محمدؐ

یہ توصیفِ پنجتن میں شجر بھی حجر بھی
سبھی ہیں میرے ہمنوا یا محمدؐ

تیرا ذکر ہے روح کی اک طہارت
تیری یاد ہے کیف زا یا محمدؐ

نہ ادنیٰ نہ اعلیٰ نہ اصغر نہ اکبر
تیرے در کے ہیں سب گدا یا محمدؐ

اُسے اور در کی ضرورت کہاں ہے
تیرے در پہ جو آ گیا یا محمدؐ

خرافاتِ دنیا میں الجھا ہوا ہوں
مجھے ہر بلا سے بچا یا محمدؐ

غریبوں، یتیموں کی قسمت مقدّر
علی جیسا مشکل کشا یا محمدؐ

خدا سے گناہوں کو جو بخشوا دے
نہیں اور تیرے سوا یا محمدؐ

ڑ ہے گرداب میں کشتیٔ زندگانی
تو رحمت سے اپنی بچا یا محمد
تیرے شاد کا تو دم آخریں ہے
سکوں دے، سکوں کر عطا یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالستار شاد
فیصل آبادی

رضی اللہ عنہا

جو چاہو ملے ایسا در ہم سے پُوچھو
کہ جانِ جہاں ہے وہ گھر ہم سے پُوچھو

مٹے کفر و باطل گرے بُت اُکھڑ کر
اُٹھی جس طرف اک نظر ہم سے پُوچھو

فرشتے بھی انکے قدم چومتے تھے،
جو تھے آپ کے ہم سفر ہم سے پُوچھو

رسائی وہاں جبرائیل امیں کے
جہاں پر جلیں بال و پر ہم سے پوچھو

سجایا گیا جس پہ تاجِ نبوت
جو ختمِ رُسل تھا وہ سر ہم سے پُوچھو

تڑپتے بلکتے فراقِ نبی میں
گزرتی ہے شام و سحر ہم سے پُوچھو

چھپایا بڑا شاد نے دردِ دل کو
مگر نم بھی ہے چشمِ تر ہم سے پُوچھو

صلی اللہ علیہ وسلم

عبد الستار شاد فیصل آبادی :

اللہ حق تعالیٰ

جو پوچھو یہ مجھ سے کہ کیا چاہتا ہوں ۔ میں محبوبِ حق کی رضا چاہتا ہوں
ہو اے ماہِ انوار اُدھر اک تجلّی ۔ کہ میں اپنے دل کی جِلا چاہتا ہوں
ہے کہتا بھکاری نواسوں کا صدقہ ۔ کہ عشق اپنا کر دے عطا چاہتا ہوں
کھڑا ہے بھکاری لیے خالی دامن ۔ کرم سے ترے کچھ لیا چاہتا ہوں
مجھے آنکھ دے تو وہ اپنے کرم سے ۔ میں دیکھوں تجھے ہی سدا چاہتا ہوں
نہیں ہیں یہ کہتا کہ یہ مجھ کو دیجے ۔ ہو دارین میں اک بھلا چاہتا ہوں
مجھے موت آئے مدینے میں یارب ۔ یہ مقبول اپنی دعا چاہتا ہوں

دُعا ہے ظفر کی یہ دن رات یارب
رہوں اُن کے در کا گدا چاہتا ہوں

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

ظفر صابری

حق اللہ

نعت پاک

جہانِ نظم ہے برہم ہمارا یا رسول اللہ
عزیزوں نے کیا ہم سے کنارا یا رسول اللہ

نہیں جز آپ کے کوئی ہمارا یا رسول اللہ
سہاروں میں للہ سہارا یا رسول اللہ

بھنور میں ہے سفینہ اب ہمارا یا رسول اللہ
بچا لو ہر مصیبت سے خدارا یا رسول اللہ

دو عالم میں بھرم رکھنا ہمارا یا رسول اللہ
چمک جائے مقدر کا ستارا یا رسول اللہ

نہ تم جیسا حسین کوئی نہ پیارا یا رسول اللہ
تمہارے در کا سگ ہے رب کا پیارا یا رسول اللہ

تمہارے سر پہ آقا تاج ہے مشکل کشائی کا
جبھی تو آپ کو میں نے پکارا یا رسول اللہ

نہیں فرقت کا صدمہ اب گوارا یا رسول اللہ
دکھا دو روئے انور کا نظارا یا رسول اللہ

تمہیں ہو نورِ وحدت کا نظارا یا رسول اللہ
تمہیں ہو دونوں عالم کا سہارا یا رسول اللہ

خدارا یا رسول اللہ خدارا یا رسول اللہ
نہ دیکھے آپکی امت خسارا یا رسول اللہ
تمہیں ہو بحرِ وحدت کا کنارا یا رسول اللہ
تمہیں تو خوش نوا لی نے پکارا یا رسول اللہ
تمہارے در پہ بگڑی قسمتیں بنتی ہیں عالم کی
تمہیں نے کام ہر اک کا سنوارا یا رسول اللہ
سگِ سرکار فریاد ظفر کو اک دفعہ آقا
سگِ سرکار ہو کر ہوں تمہارا یا رسول اللہ

ظفر صابری[1]

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

[1] حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ

ازا اللہ
حفظ عنہما

نعت پاک

ہمیں دشمن کے نرغے سے بچاؤ یا رسول اللہ
ہمارے دل کی دنیا کو بساؤ یا رسول اللہ

پھنسی ہے کشتی امت بھنور میں بے طرح آقا
بفضلِ ایزدی اس کو ترا ؤ یا رسول اللہ

غم و آلام سے مجھ کو تنہا آزاد فرماؤ
مجھے اپنی ہی الفت میں گماؤ یا رسول اللہ

طفیلِ حضرتِ قرنی عطا ہو درد کی لذت
مجھے تم جامِ وحدت آ پلاؤ یا رسول اللہ

پڑا ہوں بحرِ عصیاں میں بہت مشکل ہوا بچنا
طفیلِ شاہِ کلیرؒ آ بچاؤ یا رسول اللہ

تمہارا ہی سگِ در ہوں، تمہارا ہی سگِ در ہوں
تم اپنے لطف سے مجھ کو نبھاؤ یا رسول اللہ

غم و آلام کا مارا تمہارے در پہ آیا ہوں
طفیلِ برقؔ دامن میں چھپاؤ یا رسول اللہ

غمِ دارین تم سے کو دوستو سب چھوڑ جائیں گے
ذرا جھوم کر پکارو گنگناؤ یا رسول اللہ

تمہیں نے بھولے بھٹکوں کو خدا کی راہ دکھلائی
ہمیں بھی راہ سیدھی پر چلاؤ یا رسول اللہ
درِ سردار احمد[2] کا ظفر جاروب کش خادم
جمالِ حق نما اس کو دکھاؤ یا رسول اللہ

ظفر صابری

[1] حضرت ڈاکٹر صوفی حبیب الرحمٰن صاحب بوقی قدس سرہ

[2] حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

نذرِ اللہ حق

کرم ہو کرم ہو کرم یا محمد ہو تم شاہِ عالی ہمم یا محمد
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمد تمہی شاہِ عرب و عجم یا محمد
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمد ہو تم بحرِ لطف و کرم یا محمد
کرم ہو کرم ہو کرم یا محمد نہ دیکھیں کبھی روئے غم یا محمد
سلماں ہوں آپس میں یکجان و یکدل کرم ہو طفیلِ ادھم یا محمد
نہ چھوڑوں گا در میں تمہارا کبھی بھی تمہارے ہی در کی قسم یا محمد
ہے لاریب وہ در تمہارا جہاں میں کہ سر ہیں سلاطیں کے خم یا محمد
بنی سجدہ گاہِ جہاں وہ جگہ ہے جہاں تم نے رکھا قدم یا محمد
یہ واللیل و والشمس تو زلف و رخ ہے کہ قرآں نے کھائی قسم یا محمد
مصائب کے بادل ہیں اُمت پہ چھائے چھٹا دو خدارا کرم یا محمد
جدھر اٹھ گئی اک نگاہِ کرم ہے وہیں آگیا دم میں دم یا محمد
قسم یاد فرمائی یوں ذاتِ حق نے ترے رب کی پیارے قسم یا محمد
تمہارا سگِ در ہوں واللہ تمہارا یہ فرماؤ تم بھی نعم یا محمد
برا ہوں یا اچھا تمہارا ہوں آقا کرم ہو ظفر پہ کرم یا محمد

تمہارا کفِ پا ہو سر ہو ظفر کا
یہ محشر میں یوں ہوں بہم یا محمد

ظفر عطاری

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ

حق اللہ

جو فہم جہاں سے ورا یا محمد
ہو عالم کے مشکل کشا یا محمد

دو عالم ہے تم پر فدا یا محمد
ہر اک دردِ دل کی دوا یا محمد

ہو تاریک دل کی ضیاء یا محمد
ہو لاریب بابِ خدا یا محمد

خدا کا ہو تم مدعا یا محمد
ہو تم ہی تو شانِ خدا یا محمد

میں ڈوبا ہوں بحرِ معاصی میں آقا
تو مجھکو خدارا بچا یا محمد

تمہاری ہی توصیف قرآن سارا
ہو لاریب سرِ خدا یا محمد

ظفرؔ صابری کی یہ ہر دم صدا ہے
تو دامن میں مجھ کو چھپا یا محمد

میں گھبرا گیا ہوں بچانا خدارا
ہے مسموم ساری فضا یا محمد

تمہارے ہی در پہ ہے بستر بچھایا
رکھو اپنے در کا گدا یا محمد

عطا شاہِ خیبر کا صدقہ عطا ہو
ہو تم ہی تو دستِ خدا یا محمد

گما دو مجھے اپنی الفت میں ایسا
نہ دیکھوں تمہارے سوا یا محمد

نواسوں کا صدقہ ظفرؔ کو عطا ہو
اُٹھے اب تو دستِ عطا یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

ظفرؔ صابری

حق اللہ حق ہے

ہم مبتلائے دردِ مسیحا حضورؐ ہیں
سو طور کا مرض ہو مداوا حضورؐ ہیں

اللہ کی وحی تھی یہ نطق حضور تھا
خود بولتا ہے جس میں صحیفہ حضور ہیں

کٹ جائے عمر شوق زیارت نصیب ہو
ہم رات ہیں وہ جس کا سویرا حضورؐ ہیں

وہ دیکھنے کو جس کے گئے طور پہ کلیم
اس ذات ہی کا نورِ تجلی حضور ہیں

روزِ ازل سے جس طرح موجود تھے جناب
اس طرح آج محوِ تماشا حضور ہیں

ارشاد میں خطاؤں کا پتلا ہوں روسیاہ
بخشش کا میری واحد ذریعہ حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر اسلم ارشاد
گورنمنٹ کالج فیصل آباد

حق اللّٰہ حق ہے

کیمیا پیدا کن از مشتِ گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

اقبالؒ

حق اللہ حق

بحضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عجب شان یا غوث تیری جلی ہے　　ترا نام لیتے ہی مشکل ٹلی ہے
ہے جس در کا سگ دیکھا شیروں پہ غالب　　وہ لاریب یا غوث تیری گلی ہے
ہے محصور اعداء میں بندہ تمہارا　　سنبھالو مجھے جان میری چلی ہے
ہو نظر کرم مجھ پہ یا غوث اعظم　　ترا جد امجد جناب علی ہے
مہ و سال در پہ ہیں تیرے سلامی　　تجھے مصطفیٰ سے یہ عظمت ملی ہے
ہے کندھوں پہ تیرے قدم مصطفیٰ کا　　ترے زیر سایہ جہاں کا ولی ہے
سخی اور سخیوں کی اولاد ہے تو　　ترے ہوتے یا غوث کیوں بیکلی ہے
مجھے اپنا ہی در دیا غوث دیدے　　نہ اس کے سوا اور عرض دلی ہے
مجھے کوئی ایسا دکھا دے تو دیکھوں　　سوا تیرے کس کو یہ رفعت ملی ہے
تری اک نگاہ کرم کا اثر ہے　　سیاہی میرے دل کی یکسر دھلی ہے
در شیخ پر جو مجھے موت آئے　　تو یہ جانئے میری قسمت بھلی ہے
در شیخ یا غوث میرا ہو مدفن　　تری بارگاہ میں یہ عرض دلی ہے

خدارا ظفر پر ہو یا غوث رحمت
کہ سر پر میرے ظل ہند الولی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ظفر صابری

حق اللہ حق

بحضور خواجۂ اعظم سلطان الہند غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السلام اے خواجۂ کل خواجگاں — السلام اے رہنمائے گمرہاں
السلام اے شارحِ آیاتِ حق — السلام اے کاشفِ اسرارِ حق
السلام اے رازدارِ کن فکاں — السلام اے پیشوائے چشتیاں
السلام اے سیدِ ہر انس و جاں — السلام اے واقفِ سرِ نہاں
السلام اے فضلِ ربِ ذوالمنن — السلام اے جانِ جانِ پنجتن
السلام اے ظلِ حق ظلِ نبی — السلام اے راحتِ جانِ علی
السلام اے خواجۂ بندہ نواز — السلام اے بیکسوں کے چارہ ساز
السلام اے قطبِ حق غوثِ زمن — السلام اے دافعِ رنج و محن
السلام اے ہادمِ دیر و کنشت — السلام اے روضہ ات باغِ بہشت
السلام اے تو نشانِ بے نشاں — اے توئی حاجت روائے بندگاں
السلام اے ربِ احمد کے حبیب — السلام اے مرضِ عصیاں کے طبیب
السلام اے منبعِ جود و سخا — السلام اے مخزنِ صدق و صفا
السلام اے نوشۂ بزمِ جناں — کردہ اجمیر را دار الاماں
السلام اے قطبِ دیں را پیشوا — نظرِ رحمت بہرِ حق بر من کشا
السلام اے نورِ چشمِ شہ غیاث — الغیاث الغیاث الغیاث
صد صلوٰۃ چشتیاں بر تو مدام — صد سلام عاشقاں ہر صبح و شام

میں نکمّا ہی سہی پر اے شہا
آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا

بہرِ حق بہرِ نبی بہرِ علیؓ
کرم دا اے دلبرِ عثماں دلی

اپنے بیگانے سبھی بیزار ہیں
مائلِ جور و ستم اغیار ہیں

غمزدوں کے آپ ہی غمخوار ہیں
بے مدد کا وقت ہم لاچار ہیں

بہرِ قطب دیں پئے گنج شکر
بہرِ حق بر ما غریباں یک نظر

از پئے مخدوم صابر اے شہا
یک نظر بر من فگن بہرِ خدا

آپ ہی مخلوقِ حق کے دادرس
آپ ہی ہم سب کے ہیں فریاد رس

ایک قطرہ جامِ وحدت سے پلا
بس یہی ہوں آپ سے میں چاہتا

آپ ہی ہر حال میں میرے معیں
یا مُغِیثُ یا مُجِیبُ یا مُعِیں

آپ کے در پر شہا صبح و مسا
ہیں پڑے پلتے فقیر و اغنیا

بہرِ چشتی لطفِ حق کا واسطہ
ماسوائے حق سے تو مجھ کو بچا

از پئے سرکار احمد پُر ضیا
نان افگن سوئے من یا سیدا

یادِ حق سے دل میرا بیدار ہو
سامنے میرے مرا سردار ہو

آپکا دربار ہے دار الشفا
ہوں مریضِ مرضِ عصیاں اے شہا

نفس و شیطاں نے ہے رہ روکا مرا
پنجتن کا واسطہ لیجو بچا

مشکلاتِ بے عدد داریم ما
شیئاً للہ شاہِ سنجر میرِ ما

اسمِ اعظم نامِ نامی آپ کا
ہو تمھیں محبوبِ حق جانِ وفا

آپ کی چوکھٹ ہو اور ہو سر مرا
جان جب تن سے مرے ہووے جدا

ہیں عزیز و اقربا اور دوستدار
دونوں عالم کی خوشی دے ذی وقار

ہو مرے ماں باپ پر لطفِ عطا
راحتِ دارین ہو اُن کو عطا

نامِ نامی اسمِ اعظم حرزِ جاں — دیجئے مجھکو اماں للہ اماں

آپ کا دربار ہے دارالاماں — الاماں اے الاماں، الاماں

ہے ظفر کی التجا خواجہ پیا

شیخ کے قدموں میں ہو مدفن میرا

جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم اجمعین

ظفر صابری

حق اللہ وحق

بحضور سرکار گنج شکر زہد الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السلام اے خواجۂ گنج شکر — اے امام اولیائے بحر و بر
السلام اے فرِ حق جانِ معین — السلام اے جانشین قطبِ دیں
السلام اے شہریارِ ملکِ چشت — السلام اے کوئے تو باغِ بہشت
السلام اے جانِ بزمِ اولیاء — السلام اے بر درت صابر گدا
السلام اے خواجۂ پاک پتن — دور کن از ما شہا رنج و محن
السلام اے حامیٔ دینِ متین — آپ کا طرزِ عمل حق الیقین
السلام اے مہرِ حق جانِ وفا — بر سگانِ کوئے تو جانم فدا
السلام اے منبعِ سوز و گداز — السلام اے صاحبِ راز و نیاز
السلام اے ملجاء و ماوائے ما — السلام اے قبلہ و کعبۂ ما
السلام اے مظہرِ ذات و صفات — السلام اے واقفِ سرِ حیات
السلام اے رازدارِ اسرارِ کُن — السلام اے مخزنِ علمِ لدن
السلام اے خضرِ پشتیبانِ چشت — السلام اے نوحِ کشتیبانِ چشت
السلام اے حاصلِ نسلِ عمر — بر غریباں یک نظر بہرِ عمر
اے تو زہد الانبیا عالی وقار — اے تو کی محبوبِ ربِ کردگار
اے تو زہد الانبیا شمسِ خُدا — یک نظر بہرِ علی سوئے گدا
از طفیلِ شاہ علاؤالدین ولی — بخش دو مجھ کو شہا زندہ دلی
از طفیلِ شاہ نظام الدین ولی — المدد! مرجھا گئی دل کی کلی

بہر میراں بھیکھ آقا بھیک دو
بھیک دو بابا مجھے اب بھیک دو

اے طفیلِ برقؔ[1] جو رب کے حبیب — غرق فی التوحید فرما دے نصیب
دھوم عالم میں مچی ہے یا فرید — یا فرید و یا فرید و یا فرید
صدقہ شانِ کریمی اے شہا
اپنے دامن میں ظفرؔ کو لو چھپا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ظفر صابری

[1] ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب برقؔ قدس سرہ

حق اللہ حق ہے

ملتا ہے اپنے مولا سے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آپہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں

جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یہ سمجھ
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو
ہے کن حقیقتوں کا اشارا نماز میں

تن کی صفائی، حق کی رضا، دل کی روشنی
اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں

پڑھ پڑھ کے نماز دُعا صدقِ دل سے مانگ
مقصود کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں

مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا
سُن مالکِ قضا کا تقاضا نماز میں

گر قبر اندھیری سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمتِ لحد کا اجالا نماز میں

یہ قبر میں انیس، یہ محشر میں ہو شفیع
عقبیٰ کا چین خلد کا وعدہ نماز میں

رکھتا ہے سربلند انہیں پاک بے نیاز
ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

بیدلؔ نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری قدس سرہ
مصنف انوارِ ساطعہ

حرزِ اللہ

حق سے حق

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحسان شہِ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر
اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم

ما خطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ انی غفور می زنی!

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم تو شکر دہی
خیر را دائم شر از گمرہی

اے خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ
چار یارِ پاک و آلِ باصفا

بہرِ مردانِ رہت اے بے نیاز
مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہرِ آبِ گریۂ تردامناں
بہرِ شورِ خندۂ طاعت کناں

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذرفتن ز ما کردن دعا

ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں
جز دعائے نیم شب اے مستعاں،

بلکہ کارِ تست اجابت اے صمد
ویں دعا ہم محض توفیقت شود

ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود
فضلِ تو دل داد اے ربِ ودود

تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہاں
اوست بس مارا ملاذ و مستعاں

کیست مولائی بہ از ربِ جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

(اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان)

نذرانہ بحضور

خواجۂ خواجگان شہنشاہِ ہند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حسنی حسینی صلی اللہ علی جدہ الکریم و علیہ وسلم

خواجۂ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیرِ طبع

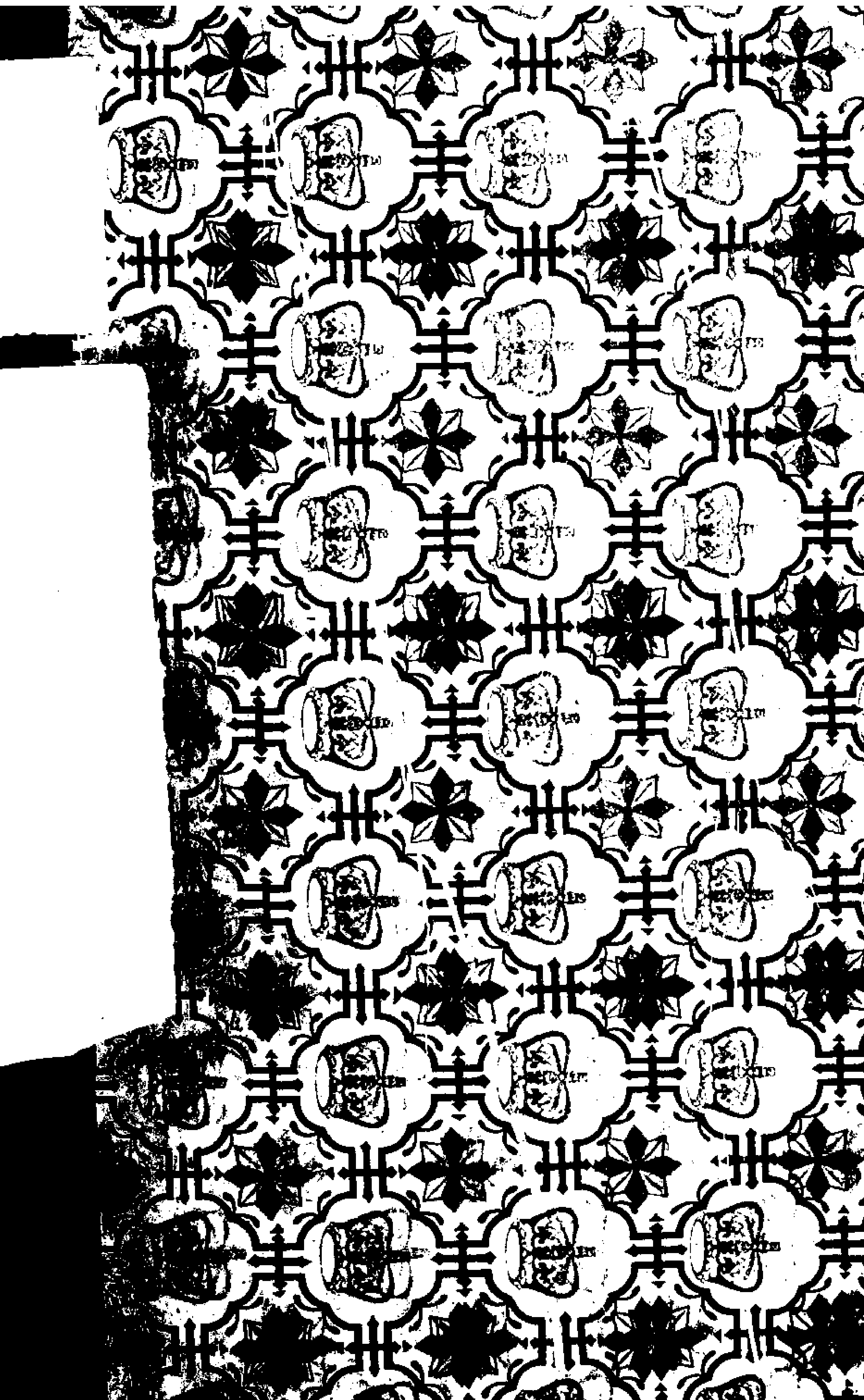
مؤلف محمد عبد الغفار ظہر صابری فیصل آبادی

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ

فہرست

ثناگویاں



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجود　حق اللہ حق　ھل تری الدیار فی دیر الشھود

نغمہ توحید

بدرگاہ

ربِّ محمد حمید

حمد باری تعالیٰ

مرتبہ

صوفی محمد عبد الغفار ظفر صابری رضوی

مکتبہ رضویہ　۱۱۱۔ اچنت گڑھ
انجن شیڈ　لاہور